بسلسلہ اشاعت قرآن حیدرآباد دکن

ماہِ محرم الحرام سنہ ۱۳۵۰ ہجری

جلد ۱ — نمبر ۱

ہندو اور عیسائیوں

کیلئے ایک کتاب

(مرتبہ)

ابو محمد مصلح کان اللہ لہ

(دفتر)

قرآنی تحریک حیدرآباد دکن

چندہ

سالانہ دس روپے۔ ماہوار پورے سٹ کی قیمت ایک روپیہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عیسائی اور ہندوؤں کیلئے ایک کتاب

خدا کا عقیدہ

جس طرح خدا کے عقیدے سے کوئی قوم اور کوئی ملک خالی نہیں۔ خلا اور ملا اور ماورائے خلا و ملا میں وہی وحدہ لاشریک جاری وساری ہے۔ اسی طرح مذہب بھی ہر انسان کے اندر ہے جس کو فطرت اور عقلِ سلیم کے نام سے یاد کیا جا سکتا ہے۔

مذہب

مذہب کی ضرورت سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔ دنیا میں مذہب کے ذریعہ بڑے بڑے کام انجام پائے ہیں۔ مذہب نے وہ راستے دکھائے جن پر چل کر انسانوں نے زندگی کو کامیاب زندگی بنایا اور اعلیٰ روحانی برکات سے مالا مال ہوئے۔

بلاخوفِ تردید کہا جا سکتا ہے کہ جو کامیابی مذہب کے ذریعہ سے ہو سکتی ہے وہ کسی اور طریقہ سے ناممکن ہے اور یہ ہر وقت دیکھا جا سکتا ہے کہ حقیقت میں مذہب نیکی کی طرف رہنمائی کرتا ہے یا نہیں۔

عقائد کی بلندی زندگی کا شاندار ہونا۔ اپنی اور ابنائے جنس کی فلاح و بہبود جس قدر

مذہب سے ممکن ہے وہ کسی اور طریقہ سے ناممکن ہے۔

مذہب انسان کی خمیر میں داخل ہے۔ مذہب کو انسان سے جدا کرنا ناخن سے گوشت کو جدا کرنا اور روح کو جسم سے علٰحدہ کرنا ہے۔

مذہبی و غیر مذہبی آدمی

مذہبی آدمی گئی گذری حالت میں بھی غیر مذہبی سے بہتر ہوتا ہے اور حقیقت تو یہ ہے کہ کوئی شخص چاہے کتنا ہی اپنے کو مذہب سے الگ کرنا چاہے لیکن مجبور ہے کہ مذہب اس سے خود کسی طرح الگ نہیں ہو سکتا۔

مذہب کے واسطے پر جو کچھ دنیا میں کیا جا سکتا ہے تاریخ اس پر شاہد ہے۔ برا بھی اور بھلا بھی۔ بھلا کرنے والوں نے بھلائی پھیلائی اور بُروں کے ذریعہ برائی پھیلائی مگر اس سے یہ بات ثابت ہے کہ جو کچھ مذہب کے نام پر کیا جا سکتا ہے۔ وہ کسی اور ذریعہ سے ممکن نہیں اس لئے اگر بھلے لوگ بھلائی کے لئے مذہب کی تبلیغ کریں اور بُروں کو بُرائی کے لئے اس کے استعمال کا موقع نہ دیں تو یقیناً مذہب کے ہمیشہ بھلے ہی نتائج برآمد ہوں۔

مذہب تہذیب و تمدن کی جان ہے۔ مذہب انسانوں کے پیدا ہونے کی غرض کو بتاتا ہے۔ اس کی تکمیل کرتا ہے۔ عبد سے معبود کے رشتے کو قائم کراتا ہے اور خدا تک پہنچاتا ہے۔

مذہب گرتے کو سنبھالتا۔ بے آسوں کو امیدیں دلاتا ہے۔ پستی سے نکال کر بلندی پر بٹھاتا اور صرف دین ہی نہیں بلکہ دنیا کے برکات سے بھی مالا مال کرتا ہے۔

مذہب غیر فانی بنا دیتا ہے

دنیا کی ہر چیز فانی اور چند روزہ ہے۔ خود انسان اور اس کے تمامی وسائل و ذرائع سب کا یہی حال ہے۔ مگر مذہب ہی ہے جو ان سب کو غیر فانی بنا دیتا ہے اور ایک دوسری دائمی زندگی اور دائمی نعمتیں دے کر اس خواہش کو پورا کرتا ہے جو ہر شخص کے اندر پائی جاتی ہے۔ صرف فرق اتنا ہے کہ انسان اس زندگی میں اس کا خواستگار ہوتا ہے جو پوری نہیں ہو سکتی۔ بلکہ اس کو مذہب نے آخرت کے لئے اٹھا رکھا ہے۔

مذہب کیا تعلیم دیتا ہے

حقیقی اور مکمل مذہب یہ تعلیم دیتا ہے کہ خدا کے سوا جو کچھ ہے وہ سب انسان کے لئے ہے اور انسان خدا کے لئے ہے۔ اس طرح پر گویا خدا بھی ان ہی کا ہے۔

مذہب کے اوامر و نواہی اور حرام و حلال کا جہاں اور منشاء ہے وہاں یہ بھی حکمت ہے کہ انسان کے لئے جب آسمان و زمین کی ہر چیز ہے تو اس کا ان میں سے کسی ایک کے لئے بھی ہو جانا اس کی شان کے خلاف ہے۔ اور اس کے نقصان اور خسارہ کا باعث کہیں ایسا نہ ہو کہ یہ ان میں سے کسی کا ہو جائے اس لئے سختی کے ساتھ اس معنیٰ کر کے دنیا اور دنیاداروں کی برائی کی گئی ہے ورنہ جب مذہب نے انسان کے لئے کائنات کے ہر ذرّے کو فائدہ مند بنا دیا ہے تو پھر کون سی ترقی ہے جو انسان نہیں کر سکتا کیونکہ یہ تو اس کا جائز حق ہے۔

مذہب ہر شعبہ زندگی میں انسان کی رہنمائی کرتا اور ترقی کے مدارج طے کراتا ہے ایک انسان مذہب کے ذریعہ سے جو ترقی کر سکتا ہے وہ دوسرے طریقہ سے ممکن نہیں۔ اس لئے مذہب کا عقیدہ اور مذہب کی تعلیم ایک انسان کے لئے لازمی اور حقیقی چیزیں ہیں یہ تو سب ہی کو ماننا پڑتا ہے کہ امن و چین کے لئے انسانوں کو اپنی انسانی ضروریات

پورا کرنے کے لئے ایک قانون ایک انتظام اور ایک حاکم کی ضرورت ہے جو با اختیار ہو اور جو حقدار کو حق دلا سکے۔ مجرم کو سزا دے سکے اور انسانوں کے سود و بہبود کا سامان فراہم کر سکے۔

مذہبی حکومت

اب اول تو یہ کہ اگر ایک انسانی حکومت یہ سب کچھ خدا کی نائب بن کر انجام دے۔ اور مذہب کے تحت ان سب ضروریاتِ انسانی کو پورا کرے تو اس کا اثر جو کچھ ہوگا اس میں اور خود انسانوں کی قائم کردہ خودسری کے قانون اور خودسری کی حکومت میں بہت فرق ہوگا۔ عام انسانوں کو اس کا تصور ہی کافی ہے کہ برابر کا ایک فرد ہم پر اپنے حکم نہیں چلا رہا ہے بلکہ وہ اور ہم جس خدا کے محکوم ہیں ہم اس کا قانون مان رہے ہیں۔ اس طرح پر وہ جذبات برتری اور حسد وغیرہ کا سدِ باب ہو جاتا ہے جو بغاوتوں پر منتج ہوتے ہیں اور سلطنتوں کے نظم و نسق کو ہمیشہ بدلتے رہتے ہیں۔

آخرت کا عقیدہ

دوسرا امر جو سب سے زیادہ قابلِ لحاظ ہے وہ یہ کہ آخرت کا عقیدہ جس پر ہر مذہب سے زیادہ زور دیتا ہے۔ سایہ کی طرح ہر وقت لپٹا رہتا ہے کسی وقت پیچھا نہیں چھوڑتا۔ بلکہ خون میں سرایت ہو کر اندھیرے اجالے۔ سوتے۔ جاگتے۔ اور ظاہر و باطن ہر جگہ کارفرما رہتا ہے۔ یہ شرف صرف مذہب کو ہی حاصل ہے۔ جو انسانوں کے دل و دماغ کو ظاہر و باطن ہر دو صورت میں برائیوں سے روکتا رہتا ہے

خدائی ضابطہ

مذہب انسانوں کو ایک عجیب خدائی ضابطے کے اندر مجبور و محصور کر کے رکھتا ہے وہ کہتا ہے کہ اے انسان تو اپنے اختیار سے پیدا نہیں ہوا اور نہ زندہ رہ سکتا ہے

ٹھیک اسی طرح تجھ کو اپنی من مانی زندگی بسر کرنے کا بھی اختیار نہیں۔ اسی لئے تیرے ساتھ مسئولیت لگی ہوئی ہے تو خدا کے یہاں اپنے ہر فعل کا جوابدہ ہے۔ تجھ کو جس نے پیدا کیا ہے۔ تجھ کو لازم ہے کہ اپنے پیدا کیے جانے کے متعلق اُس کے منشا کو معلوم کرے اور اسی کو اپنی زندگی کا مقصد قرار دے۔ اسی چیز کا نام مذہب ہے۔ گویا مذہب انسانی زندگی کے صحیح نصب العین کو قائم کرتا ہے اور ذہنیت کو تبدیل کر کے زندگی کے مقصد کو بدل دیتا ہے

اگر مذہب نہ ہوتا

اگر مذہب نہ ہوتا تو انسان تباہ و برباد ہو گیا ہوتا۔ ایک انسان کا نہ ہونا ہونے سے بہتر ہوتا۔ اگر مذہب نہ ہوتا تو انسان سراپا نقصان ہوتا اور مجسم رنج و تکلیف ہوتا

حق العباد حق اللہ

مذہبی آدمی اپنے پر رحم کرتا ہے اپنے کو ہلاک ہونے سے بچاتا ہے گویا اپنے پیدا ہونے کے حق کو پورا کرتا ہے اس کے بعد دوسروں کے حق کو بھی جس حسن و خوبی سے یہ ادا کرتا ہے دوسرا نہیں کر سکتا۔ مذہب ہی ہے جو حق العباد کے ساتھ حق اللہ کو بھی ہاتھ سے جانے نہیں دیتا۔

مذہب ایک فرض بن کر انسان کو مجبور کرتا ہے کہ وہ نیک بنے اور کسی کے ساتھ بدی نہ کرے وہ ابنائے جنس کے ساتھ بھلائی نہ کرنے کو ایک مجرمانہ فعل قرار دیتا ہے۔ گویا مذہب انسان کو فضول ہونے اور فضول کرنے سے ہی نہیں روکتا۔ بلکہ وہ ٹھیک ٹھیک بہتر سے بہتری کرنے کو لازمی قرار دیتا اور سراپا عمل کر کے چھوڑتا ہے۔

مذہبی زندگی کا لطف

زندگی کا لطف صرف یہ نہیں کہ انسان تمام دن عیش و عشرت میں بسر کرے اور رات کے وقت حیوانات کی طرح پڑ کر سو رہے۔ زندگی کا لطف تو روح کی لذتوں میں ہے اشیاء کے حقائق جاننے اور فائدہ اٹھانے میں ہے۔ اپنی ذات کی حقیقت سے آگاہ ہونے میں کہ کہاں سے آیا۔ کہاں آیا۔ اور پھر یہاں سے کہاں جائیگا۔ انسان کے واسطے برائی کس بات میں ہے۔ اور نیک بختی کون سے عمل میں ہے۔

خود انسان کا اپنی حقیقت سے آگاہ ہونا اور معرفت الہٰی کا حصول کیا کچھ مزیدار پتیز نہیں۔ اس پر اگر محکومیت کا لطف عبدیت کا مزا اور محبت الہٰی کی لذت حاصل ہو جائے تو پھر اس کے سامنے سارے مزے پھیکے ہیں یہی وہ چیزیں ہیں جنکو مذہب اور صرف مذہب دیتا ہے

مذہب روحانیت پسند بناتا ہے۔ حیات بعد الممات کا خیال دلا کر ایک نئی زندگی بخشتا ہے۔ اخلاقی حیثیت سے انسان کو بلند تر بناتا ہے اس کا نقش پائیدار ہوتا ہے۔ دنیا میں مذہب نے جب ترقی کی ہے تو مذہب کے ماننے والوں کو ضرور ترقی ہوئی ہے کیونکہ مذہب کا احیاء اپنے کو زندہ کرنے کے مترادف ہے۔

انسان ہر روز دیکھتا ہے کہ اسی کی نوع کا ایک شخص دنیا سے سدھارتا ہے اس کی بادشاہت۔ اس کے اختیارات اس کے مال و دولت اس کے احباب اور اس کے خویش و اقارب اور وہ جس کو وہ اپنا کہتا تھا اپنی جان سے بڑھ کر عزیز رکھتا تھا۔ ان میں سے کوئی بھی اس کے ساتھ نہیں جاتا۔ کوئی گھر کے دروازے تک اور کوئی قبر کے کنارے تک اس کو رخصت کرنے کو آتا ہے اور بس۔ مگر مذہب ہی ہے جو اس کا ساتھ نہیں چھوڑتا۔ اور مرنے کے بعد بھی اس کے کام آتا ہے۔

مذہبی دور

دنیا میں معاشری ہیجانات اور سیاسی انقلابات کا زمانہ بھی آیا گیا ہے۔ مگر دیکھا گیا ہے کہ ان کی ترقی اخلاقی پستی کا ہمیشہ سبب ہوا کی۔ مگر جب کبھی مذہبی دور آیا ہے تو اس نے انسانی اخلاق کو زمین سے اٹھا کر آسمان پر رکھ دیا ہے۔

مذہبی درس

قومیت اور وطنیت بھی سطحی چیزیں ہیں۔ ان کا بھی مذہب سے کوئی مقابلہ نہیں کم سے کم یہ اپنے برکات کو محدود کرتی ہیں اور ابنائے جنس کے درمیان قومیت اور وطنیت کا خلیج حائل کر کے عالمگیر اخوت کے حقوق کو دینا نہیں چاہتیں مگر مذہب تو وہ ہے جو انسان تو انسان حیوانات تک پر عام ہمدردی کا اعلان کرتا ہے۔ مذہب ایک بین الاقوامی درس کا حامل ہے اور ہر زمانے کے لئے ضروری ہے

مذہب انسان سے وہی فعل کراتا ہے جو خود اس کے لئے مفید ہوں یا اس کے ابنائے جنس کے لئے مگر در اصل اس کا ثواب بھی اُسی کو ملتا ہے تو گویا ایک انسان حقوق العباد کو ادا کرے یا حق اللہ کو۔ ان سب کا فائدہ وہ خود حاصل کرتا ہے۔

مذہب اور اخلاق

مذہب اخلاق سکھاتا ہے اس لئے مذہب سے اخلاق کو الگ نہیں کیا جاسکتا مذہبی تعلیم کو اخلاقی تعلیم سمجھنا چاہیئے۔ اگر مذہب سے جدا کر کے اخلاق کی کوئی قسم قائم بھی کیجائے تو وہ فائدہ مترتب نہ ہوگا۔ جو مذہب کے رنگ میں مذہبی عقیدے کے ساتھ دی جائے۔ تو مطلب یہ ہوا کہ مذہبی اخلاق اور اخلاقی مذہب ایک ہی چیزیں ہیں دو نہیں۔

مذہبی تعلیم

جس طرح اوپر کہا گیا ہے کہ قانونِ الہٰی اور حکومتِ الہٰی انسانوں کے لئے

زیادہ مفید زیادہ پائیدار اور اصلی چیزیں ہیں۔ اسی طرح تعلیم کا بھی حال ہے۔ چونکہ مذہبی تعلیم فطری چیز ہے۔ اس لئے جس شوق اور جس آسانی سے یہ اپنا اثر کرتی ہے کوئی اور تعلیم نہیں۔ اسلئے ہر طالب علم کو مطالبہ کرنا چاہیئے کہ اُس کے لئے مذہبی تعلیم ہی اصل چیز ہے۔ مذہبی تعلیم دل کے سکون اور قلب کے اطمینان کا سرچشمہ اور دنیا کے اندر امن و سلامتی کی ضمانت ہے۔ دوسرے قسم کی تعلیم کی غرض بھی مذہبی ترقی کی خدمت ہونی چاہیئے کیونکہ مذہبی تعلیم کے علاوہ کوئی تعلیم مستقل حیثیت نہیں رکھتی۔ اگرچہ ایک کا راستہ مشکل اور دوسری کا آسان ہے مگر پہلی کا پھل دائمی مسرّت اور دوسری کا لذّتِ نفسانی ہے جو اسی زندگی میں ختم ہو جاتی ہے۔

مذہب خدا کی طرف سے آتا ہے

مذہب خدا کی طرف سے آتا ہے۔ اس سے برائیاں مٹتی اور نیکیوں کی جڑ مستحکم ہوتی ہے۔ اس لئے اس کی تعلیم کا تعلق گویا خدا کے یہاں سے ہے، جس کا پھل بھی ایسا ہی میٹھا اور جس کا نتیجہ بھی ایسا ہی شاندار ہوگا۔

کائنات کی تخلیق سے خدا کا منشا کیا ہے؟ انسان پیدا کس لئے کیا گیا ہے؟ انسانی جد و جہد کا مقصد کیا ہے؟ یہ وہ سوالات ہیں جن کا تشفی بخش جواب صرف مذہب ہی دے سکتا ہے اور کون کہہ سکتا ہے کہ انسان کے لئے اس سے زیادہ اہم بھی کوئی سوال و جواب ہو سکتا ہے۔

انسان کو انسان مذہب ہی بناتا ہے عقلِ سلیم مذہب ہی دیتا ہے اور انسانی زندگی کے مقصد کو صرف مذہب ہی پورا کر سکتا ہے۔

حکومت جو حقیقت میں خدا ہی کی حکومت ہو سکتی ہے اور قانون جو خدا ہی کے

قانون کو کہا جا سکتا ہے اُس کا احترام مذہب ہی کرانا ہے۔ شانِ عبودیت بھی پیدا کرتا ہے اور جان و مال کے ساتھ خدا کی محبت کا پرستار بنجانے کو مذہب ہی سے سیکھا جا سکتا ہے۔

مذہب انسان کو یکسو کر دیتا ہے۔ صراطِ مستقیم کا مسافر بنا دیتا ہے۔ اور شاہدِ مقصود کو سامنے کر دیتا ہے۔

جملہ بُرائیوں سے مذہب ہی اجتناب کرنے کو کہتا ہے اور ہر قسم کی خوبیوں سے آراستہ ہونے کے لئے مذہب ہی آمادہ کرتا ہے۔

حقیقی عزت۔ حقیقی مسرت۔ اور حقیقی دولت بھی مذہب ہی کے ذریعہ ممکن ہے۔

مذہب کے سوا کوئی دوسری چیز نہیں۔ جو خدا کے اعلیٰ ترین ذات کا تصور کرا سکے اُس کا باقی ہونا۔ غیر متغیر ہونا۔ اُس کا لامتناہی ہونا۔ ناممکن البیان ہونا اور اُس کا ابدی و ازلی اور مختارِ مطلق ہونا وغیرہ ایسی باتیں ہیں جو فلسفۂ الٰہیات کی جان ہیں۔ مگر اس کی اصل کنجی مذہب ہے اور بس۔

مذہب بے لاگ محبت کی تعلیم دیتا ہے۔ عالمگیر محبت کی زنجیروں میں جکڑتا ہے اور اس طریقے پر حسن ازل کا جلوہ دکھا کر خدا سے واصل کر دیتا ہے۔

مذہب شریف الخیال بناتا ہے۔ ظاہر و باطن کو ایک کرتا ہے۔ قول و فعل میں مطابقت بخشتا ہے۔

حق و باطل کی تمیز۔ مستحق و غیر مستحق کی پہچان مذہب سے ہی آتی ہے کیونکہ مذہب وہ ہے جس کو وجدان پسند کرتا ہو۔ اس لئے اشیاء اور افعال ٹھیک ٹھیک مذہب کے سامنے ظاہر ہو جاتے ہیں۔

ہر طرف مذہب ہے

مذہب کے اختیار کرنے کے ثبوت در و دیوار سے ظاہر ہیں۔ ذرات ارضی اور اجرام سماوی ایک ایک کر کے اس بات کے قائل ہیں کہ مذہب کا اختیار کرنا انسان کے لئے ناگزیر ہے۔ اس میں سراسر فائدے ہیں۔ تاہم مذہب کو اس یقین کے ساتھ اختیار کرنا چاہیئے کہ وہ مذہب ہے۔ مذہب زندہ جاوید خدا کا پیغام ہے۔ اسلئے خود بھی زندہ ہے اور دوسروں کو بھی زندہ کرتا ہے مذہب کا فلسفہ کبھی مردہ اور بے جان نہیں ہو سکتا۔

در و دیوار پر جس طرف نگاہ ڈالو مذہب کی ضرورت نظر آئے گی اور آسمان و زمین کی جس چیز کو دیکھو مذہب کی دعوت دیتی نظر آئیگی۔

امن و سلامتی

ایک مذہب والے دوسرے مذہب والوں سے کشت و خون کرتے نظر آئیں تو سمجھ لینا چاہیئے کہ وہ غلطی پر ہیں اس لئے کہ مذہب تو امن و سلامتی کے لئے ہے نہ کہ فساد فی الارض کے لئے اور اپنے ابنائے جنس کے حق میں شیطان اور درندہ صفت بن جانے کے لئے۔

توحید

اس میں ہر مذہب والے برابر کے شریک ہیں۔ گویا توحید وہ گراں مایہ جنس ہے جو سب مذہب والوں کا واحد مقصد ہے اب غور کرو تو صاف معلوم ہو جائے گا کہ اس کے علاوہ سارے جھگڑے بے بنیاد اور جہل پر مبنی ہوں گے۔

ہندو وہ چاہے کروڑوں خدا کو پوجیں مگر یہ نہیں کہہ سکتے کہ وہ توحید کے قائل نہیں۔ اور عیسائی اگرچہ تثلیث پرست ہوں مگر اس کو بھی توحید ہی کے نام سے

یاد کرتے ہیں۔ اسی طرح سے اور دوسرے مذاہب کو بھی لے لو وہاں بھی ایک خدا کا تصور پایا جائے گا۔

دوسرا نمبر رسالت کا ہے ہر مذہب والے اپنے مذہبی پیشوا کا نام لیتے ہیں اور ان ہی میں سے کوئی رسول ہوں گے اور کوئی نبی۔ ان پیغمبران وقت کے بعثت کی پہلی غرض توحید کی دعوت و تبلیغ یعنی انسانوں کی زندگی کی حقیقی غرض بتانا اور عبد و معبود کے رشتے کو قائم کرانا ہے۔ یہ مقدس ہستیاں ایک غرض کے لئے ایک خدا کی طرف سے جب آئیں تو پھر ان میں سے ایک کو ماننا اور دوسرے کو نہ ماننا بھی نادانی ہے مطلب یہ ہے کہ جب خدا کو مانا تو اس کے ہر پیامبر کو ماننا چاہئے یہ نہیں کہ جس کو جی چاہا مانا اور جس کو جی نہ چاہا نہ مانا۔

تیسری چیز آسمانی کتاب اور اُس کی تعلیمات ہیں۔ ان کا بھی یہی حال ہے۔ اُن کے اندر بھی اصلی وہی چیز ہے جس کا نام توحید ہے۔ اور جس کے بغیر کوئی مذہب سچا مذہب ہو ہی نہیں سکتا۔ اس سلسلے میں بھی یہی کہنا پڑتا ہے کہ ایک خدا کے ایک پیام پر ایمان لانا اور دوسرے سے انکار پر اصرار مذہبی جہل اور مذہبی تعصب کے سوا کچھ نہیں۔ غرض یہ ہے کہ یہ چیز بھی اتفاق کی ہے اختلاف کی نہیں۔ چوتھی چیز پیغمبروں اور آسمانی کتابوں کی تعلیمات یعنی عبادات اور معاملات ہیں۔ یہاں تیر اکر اختلافات ہر طرف سے برس پڑتے ہیں۔ اگرچہ حرام و حلال اور اخلاقی تعلیمات پھر بھی زیادہ تر ایک ہیں یا ملتے جلتے ہیں تاہم آج جھگڑے کا گھر ضرور بنے ہوئے ہیں۔

آگے چل کر جیسا کہ میں ہندو اخلاقیات، عیسائی اخلاقیات اور اسلام

اخلاقیات کو پیش کروں گا۔ اور بتاؤں گا کہ یہ کس درجہ عام انسانوں کے لئے یکساں طور پر مفید ہیں۔ نیز ان ہر سہ مذاہب میں کس درجہ اشتراک ہے کہ جی نہیں چاہتا کہ ان کے ماننے والے ایک نہ ہو جائیں۔

غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ جملہ مذاہب کے بنیادی اصول خدا کے حکموں پر بے چون و چرا سرِ تسلیم خم کر دینے پر موقوف ہیں تو ان سب مذاہب کا متفرق نام سے یاد کیا جانا کوئی معنی نہیں رکھتا۔ بلکہ عقلِ سلیم ایک نام سے یاد کرنا چاہتی ہے جو دل کو لگتا ہو اور خدا کے سامنے بھی وہی نام مقبول ہو۔

یہودی حضرت موسیٰؑ کے پیرو اور توریت کے ماننے والے ہیں مگر نام یہودی اور یہودیت کہتے ہیں ہندو وید کے ماننے والے۔ کرشن جی مہاراج اور راجہ رام چندر جی مہاراج کے نام لیوا ہیں مگر کہتے اپنے کو ہندو ہیں گویا ہندوئیت ایک مذہب ہے جس کے یہ پیرو ہیں۔ حالانکہ ایسا نہیں

ان کے علاوہ دوسرے مذاہب والے ایک قسم میں اور بھی آتے ہیں۔ جیسے عیسائی وغیرہ مگر اس سے بھی اس کے سوا اور کچھ نہیں معلوم ہوتا کہ انھوں نے یا تو عقیدتمندی سے اس کو ایک مذہب کا نام دیدیا۔ یا پھر یہ کہ اس کو وہ ایک خاص مذہب سمجھتے ہیں جس کی تعلیم کو حضرت عیسیٰ علیہ السّلام آئے تھے اور پھر اس کے علاوہ جس قدر مذہب ہیں وہ منسوخ ہیں یا غلط ہیں۔ حالانکہ ایسا نہیں ہو سکتا خود حضرت عیسیٰ علیہ السّلام نے فرمایا ہے "یہ نہ سمجھو کہ میں توریت یا نبیوں کی کتابوں کو منسوخ کرنے آیا ہوں۔ منسوخ کرنے نہیں بلکہ پورا کرنے آیا ہوں"

اس بحث سے میرا مدعا یہ ہے کہ مذاہب کی تقسیم یہاں تک کہ مذہبوں کے

جدا جدا نام بھی ایک غلطی کا نتیجہ ہیں جو کسی غرض کے تحت یا مذہبی تعصب یا جہل کی وجہ سے رکھ لئے گئے اور آج اُن کے نام پر لڑائیاں لڑنے کو ثواب سمجھا جانے لگا ہے۔

میرا ایمان ہے کہ دنیا میں سچا مذہب صرف ایک ہی ہو سکتا ہے اور اس کی غرض بھی ایک کے سوا دوسری نہیں ہو سکتی۔ جو بلا امتیاز رنگ و ملک اور زبان کے عام انسانوں کے لئے ایک راہ کو متعین کرتا۔ ایک منزل پر پہنچاتا اور ایک مقصد کو حاصل کراتا ہے اور اس کتاب کے پڑھنے والوں کو اوپر کے دلائل اسی نتیجہ تک پہنچائیں گے۔ جس کو اخیر میں نتیجہ کے طور پر پیش کیا گیا ہے اور الحمد للہ کہ میں جس کو اپنے لئے حق الیقین کے درجے تک پاتا ہوں۔

اللہ اللہ، مذہبی تعصب، جہل اور خود غرضیوں نے کیا سے کیا کر کے رکھ دیا ہے کہ ایک خالق کی مخلوق ایک خدا کے بندے ایک نوع کے افراد باوجود مذاہب کی ایک غرض کے پیغمبران اور آسمانی کتابوں کی ایک تعلیم کے۔ اس قدر الگ ہیں کہ انھوں نے مذاہب کی غرض اور خدا کے منشاء کو ہی بدل کر رکھ دیا ہے۔ تماشہ تو یہ ہے کہ مذہب کے علاوہ یہ دنیا کے ہر کاروبار میں ایک دوسرے سے تعاون کر رہے ہیں۔ حالانکہ حقیقی تعاون کی چیز تو مذہب ہو سکتا ہے لیکن یہاں آکر ایک دوسرے سے فرق محسوس کرتا ہے اور ایک عجیب قسم کی بیگانگی کا اظہار کرتا ہے جو آگے چل کر فتنہ و فساد تک کا موجب بنتی ہے۔ یہ وہ مصیبت ہے جس کے دور کرنے میں روئے زمین کے ہر مذہب والوں کو حصہ لینا چاہئے اور میں اس کتاب کے مطالعہ کرنے والوں سے

خاص طور پر استدعا کروں گا کہ وہ اپنے لئے اس کو ضروری سمجھیں اور کوشش کریں کہ دوسروں میں بھی یہ نیک عقیدہ سرایت کرے۔

جملہ مذاہب کو ایک ہونا چاہیئے

ایک ایسے گروہ کے پیدا ہونے کی شدید ضرورت ہے جو سختی کے ساتھ اس عقیدہ پر ایمان رکھتی ہو کہ جمیع ادیان و مذاہب کا ایک ہونا ضروری ہے اور کسی حال میں بھی مذہب کے نام پر خرابیاں نہیں پھیلائی جا سکتیں۔

ایک بین الاقوامی مذہب کا تخیل بہترین تخیل ہے اور اگر اس کے پیرو پیدا ہو جائیں تو اس کو فال نیک سمجھنا چاہیئے دنیا اگر رہنے کے قابل بن سکتی ہے تو اسی صورت میں کہ نوع انسان اپنی انسانیت کا ثبوت دے۔

میں خود ایک مذہب کا پیرو ہوں اور میرا اس مذہب پر ایمان ہے اور اس ایمان کو ایسا درجہ حاصل ہے کہ دوسرے کسی خیال کی سمائی ناممکن ہے تاہم میں سچ کہتا ہوں کہ میری ہمت اتنی بلند اور میرا ظرف اتنا وسیع ہے کہ میں دنیا کے ہر مذہب و ملت والوں سے اُس اشتراکِ عمل کے لئے ہر وقت طیار ہوں جس کا بیان کیا جا رہا ہے۔

میں نے یہ جو کچھ کہا وہ اپنے اور دوسرے غرض مذہب کی حقانیت کی اجازت سے کہا ہے۔ قرآن مجید جو اسلام کا دوسرا نام ہے وہ اعلانیہ انہیں تعلیمات اور انہیں اعتقادات کو پیش کرتا ہے۔ قرآن مجید میں ہے۔ یَآ اَھلَ الکِتٰبِ تَعَالَوا اِلیٰ کَلِمَۃٍ سَوَاءٍ بَینَنَا وَ بَینَکُم اَلَّا نَعبُدَ اِلَّا اللّٰہَ۔ اے اہل کتاب آؤ ہم تم اُس کلمۂ توحید میں متفق ہو کر جمع ہو جائیں۔ جو ہمارے تمہارے درمیان

مشترک ہے یعنی ہم تم سوا اللہ کے اور کسی کی پرستش کریں۔

میرا ایمان ہے کہ ہر مذہب کی کتاب اپنے پیروؤں کو اسی امر کی تعلیم دینے والی ہے۔ اگر اس میں اختلاف ہو تو سمجھ لینا چاہیئے کہ وہ سچا مذہب نہیں ہے۔

رہا انبیا و رسل کا معاملہ تو یہ بھی کوئی اختلاف کی چیز نہیں جس کام کے لئے حضرت موسیٰؑ تشریف لائے اسی کام کے لئے حضرتِ عیسیٰؑ اور حضرت محمدؐ بھی۔ اور ہندو اگر کرشن مہاراج کو مانتے ہیں تو راجہ رام چندر جی کو بھی پھر کوئی وجہ نہیں کہ یہ بھی حضرت عیسیٰؑ اور حضرت محمدؐ کو نہ مانیں۔

میں نے ابھی جو کچھ کہا وہ بھی اپنی طرف سے نہیں بلکہ یہ بھی قرآن مجید سے ہی ہے۔ ارشاد ہے کہ کوئی قریہ ایسا نہیں جس میں رسول نہ بھیجے گئے ہوں یہ بھی ارشاد ہے۔ رسلاً قد قصصنٰھم علیک و رسلاً لم نقصصھم علیک۔ لہٰذا یہ قطعاً غلطی ہے کہ جب ہم ایک رسول کو مانتے ہیں تو پھر دوسرے کو کیوں نہیں مانتے۔

آسمانی کتابوں کو بھی اسی پر قیاس کرنا چاہیئے۔ کوئی مذہبی کتاب ایسی نہیں جو نیکی کی تعلیم نہ دیتی ہو۔ اخلاق کو درست نہ کرتی ہو۔ یہی سبب ہے کہ قرآن مجید اپنے آسمانی کتاب ہونے پر دعویٰ کرتا ہے اور گویا خود ہی اس کا ثبوت بھی پیش کرتا ہے اس نے کسی پیغمبر کی تکذیب نہیں کی۔ اور کسی آسمانی کتاب کو منسوخ نہیں کیا۔ بلکہ جملہ انبیاء و رسل کی معصومیت پر مہر لگائی اور جمیع کتب سماوی کی تصدیق کی۔ مسلمانوں کو حکم ہے کہ وہ جس طرح قرآن مجید پر ایمان لائیں اسی طرح اس سے پچھلی کتابوں پر ایمان لائیں ورنہ متقی نہیں ہو سکتے۔ متقی کی تعریف میں ہے۔

یومنون بما انزل الیک وما انزل من قبلک متقی وہ ہیں جو قرآن پر ایمان لائیں اور اس سے قبل کی کتابوں پر بھی۔

تعصب۔ تنگ دلی۔ بیجا حمایت جہل اور اندھی تقلید سے باز آنا چاہئے۔ اور حوصلہ کرکے اُس مقام پر فائز ہونا چاہئے۔ جو بہت اعلیٰ و ارفع اور نہایت عظیم الشان ہے اور میں کہوں گا کہ جملہ مذاہب والے جو کچھ زیادہ سے زیادہ اپنے اپنے مذہب کے لئے کر رہے ہیں اُس سے اس کا مرتبہ یقیناً بلند ہے۔

مذہب کی بڑائی کا یہ بھی ایک بڑا ثبوت ہے کہ مذہب کے نام پر بڑے سے بڑی مذہبی شخصیتیں سختی کے ساتھ متعصب نظر آتی ہیں۔ اگرچہ ان کا یہ تعصب بیجا ہے اور فائدے سے خالی مگر کچھ تو ہے جو ان سے مذہب کی اس محبت کا اظہار کراتا ہے۔

مذہبی تعصب نے یہاں تک ترقی کی ہے۔ یا شاید مدغم ہو جانے کے خیال نے یہ دن دکھایا ہے کہ ایک مذہب والا دوسرے مذہب والے کی مذہبی کتاب کو پڑھنا بھی گناہ سمجھتا ہے اور ضرورت تو قطعی نہیں سمجھتا۔ کوئی کوئی اگر پڑھتے بھی ہیں تو ایک دوسرے پر اعتراض کرنے، عیب نکالنے اور نکتہ چینی کے لئے۔

تقلیدی مذہب

عادت ایک ایسی چیز ہے کہ بغیر ارادے کے بھی اپنا اثر کرتی ہے اور اگر ایک بار غلط عادت پڑ گئی تو پھر صحیح سے صحیح بات بھی جلد اثر نہیں کرتی۔ بلکہ سچائی بھی بھیانک، اور ہمیشہ کے لئے مذموم و ناقابل سماعت چیز بن جاتی ہے۔

عادت یا تعصّب کا سب سے بڑا استعمال مذہب اور مذہب والوں کے اندر

رائج ہے وہی بات جو ایک مسلمان کے مذہب کے اندر ہے اگر اس کا وعظ کوئی عیسائی یا ہندو کہتا ہے تو اس کا اثر کچھ اور ہوتا ہے اور مسلمان کی زبان سے کچھ اور یہی حال ہندو اور عیسائی کا بھی ہے۔ کہ وہ حق کو دوسرے مذہب والوں کی زبان سے سننا بھی پسند نہیں کرتے۔

یہ مذہبی عادت اور مذہبی تعصب عام طور پر تقلیدی ہے۔ اس لئے اب اس کی ایجاد پر غور کرنا چاہیئے۔ اور یہ دریافت کرنا چاہیئے کہ اس کا سرچشمہ کہاں سے پھوٹا جس میں عوام اور خواص سب ہی بہے جاتے ہیں اور پھر اس رخنہ کو بند کرنے کی فکر کرنی چاہیئے۔

اپنا مذہب

لفظ "اپنا" کے اندر جو منفی طبیعی اثر ہے وہ کسی سے پوشیدہ نہیں "اپنا مذہب" "اپنی مذہبی کتاب" اور "اپنے مذہبی پیشوا" کا جادو ایسا نہیں جو سر پر چڑھ کر نہ بولے۔ اب اس تصور نے ایسا خلیج حائل کیا کہ جو چیز عین انسانیت کا لازمہ قرار پاتی اور یکجہتی و اتحاد کے تحت دلوں میں محبت کا بیج بوتی۔ وہی سب سے زیادہ جنگ و جدال اور بغض و عناد کا سبب ہے۔ اور ایک دوسرے کے اندر ایمانی و قلبی مغائرت پیدا کر دینے والی۔

سوچنے کی چیز ہے کہ یہ کیونکر ہو سکتا ہے کہ خدا ایک ہو اور مذاہب مختلف اور پھر ان کا اختلاف بھی اتنا شدید ہو کہ مذہب کی غرض ہی بدل جائے اور ایک دوسرے کے مٹا دینے کی ٹھان ہے۔

مذہب کے نام پر

مذہب کے نام پر جو دنیا میں برائیاں پھیلیں یا اب اس کا احتمال یا یقین باقی ہو اُس کے اندر بھی ایک چیز غور کرنے کی ہے وہ یہ کہ اس سے بھی مذہب کی بڑائی اور موثر ہونا ثابت ہے ورنہ ظاہر ہے کہ دوسروں کے مقابلے میں آخر یہ حربہ کیوں زیادہ کارگر ہے۔ اس سے زیادہ تر کیوں کام لیا گیا۔ یہ بات اور ہے کہ وہ کام اچھا ہو۔

تبلیغی مذہب

میں جو کہتا ہوں کہ مذہبی طور پر دنیا کو ایک ہونا چاہئے۔ یہ کوئی نئی بات نہیں تبلیغی مذہب کا یہی منشاء ہے، ہر مذہب رکھنے والا یہی چاہتا ہے۔ ہندویت جس کو کہا جاتا ہے کہ یہ تبلیغی مذہب نہیں۔ ہندوستان سے اس غرض سے کہیں باہر پاؤں نہیں نکالا اور نکالتا بھی کیونکہ وہ خود بھی اپنے مذہب سے نکلجانے کا معترف تھا مگر آج کسی وجہ سے بھی شدھی کو رواج دینا پڑا اور صدیوں کے اصول کو تبدیل کرنا پڑا۔

ذرا اس جذبہ کو بھی دیکھنا چاہئے کہ عیسائیت کے اندر داخل کر لینے کے لئے عیسائی مشنریاں کس درجہ بیقرار ہیں۔ عام طور پر یورپ کے متعلق یہ کہا جاتا ہے کہ اُس کو مذہب سے کوئی سروکار نہیں۔ تاہم اپنی بقا کے لئے مذہب کی بقا کو ضروری سمجھتا ہے اور مذہب کو پالش کر کے اس لئے پیش کرتا ہے کہ بغیر اس کے اس کی حکومت قائم نہیں رہ سکتی۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اگرچہ فرما دیا تھا کہ یہ نہ سمجھو کہ میں توریت یا نبیوں کی کتابوں کو منسوخ کرنے آیا ہوں۔ منسوخ کرنے نہیں بلکہ پورا کرنے آیا ہوں۔ مگر آج جس قدر عیسائیت کے لئے کوششیں ہیں اور بے دریغ روپیہ جس قدر خرچ کیا جارہا

اور خواہش یہ ہے کہ تمام دنیا عیسائیت کا جامہ پہن لے۔ آخر یہ کیوں ہے۔
رہے مسلمان تو ان کا دعویٰ ہے کہ دنیا کی رہنمائی کے لئے صرف یہی ہیں اور صرف مذہب اسلام ہے جو مذہب کہے جانے کا مستحق ہے۔ آخری پیغمبر، آخری کتاب اور آخری مذہب کے آجانے کے بعد دوسرے دوسرے مذہب پر قوموں کا جمے رہنا گمرہی وضلالت ہے۔ زبان ہو یا تلوار جس سے ممکن ہو بہرحال دنیا کو اسلام میں تبدیل کر دینا چاہیئے۔
میں پوچھتا ہوں کہ آخر ایسا کیوں ہے اور ایسا کیوں کیا جا رہا ہے کیا انہیں یہ خواہش نہیں پائی جاتی کہ ہر مذہب والا دوسرے مذہب کو اپنے اندر ضم کر لینا چاہتا ہے اور روئے زمین پر ایک مذہب اور ایک قوم کی بقا کا خواستگار ہے۔
میں کہتا ہوں کہ جب ایسا ہے تو آؤ سر جوڑ کر بیٹھو اور نیک دلی کے ساتھ ایک ہو جانے کے ذرائع اور وسائل پر غور کر کے ایک دفعہ فیصلہ کر لو کہ حق ایک ہی ہو سکتا ہے۔ اور صرف اُسی کو باقی رہنے کا حق ہے۔

عام اور لازمی مذہبی تعلیم

حقیقی مذہبی تعلیم ایسی چیز ہے جس کو عام اور لازمی ہونا چاہیئے کیونکہ حقیقی معنوں میں اگر کوئی تعلیم ہو سکتی تھی تو آسمانی کتابوں کی۔ ضرورت تھی کہ مدارس میں اس کو لازمی قرار دیا جاتا بلکہ ہر انسان کے لئے پہلی بات یہ تھی کہ وہ جملہ مذہبی کتابوں کا مطالعہ کرتا۔ مگر تعجب کرنا چاہیئے کہ سررشتہ تعلیم نے انسانوں کی تالیف و تصنیف کو ہی سب کچھ سمجھ رکھا ہے۔ مذہبی کتاب سے لازمی طور پر اعتنا نہیں۔ مگر ایسا اس لئے بھی نہیں کیا جاتا کہ مذہب کی وہ وقعت باقی نہیں رہی اور مذہبی کتابوں کا وہ فائدہ

نہیں سمجھا جاتا۔

بہرحال میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ ہر آسمانی کتاب کے اندر اخلاقیات کی تعلیم ہے عقلمندی کی باتیں ہیں۔ نیکیوں کا تذکرہ ہے اور بری باتوں سے بچنے کی تاکید ہے۔ پھر کیا سبب ہے کہ ان کا مطالعہ نیک دلی کے ساتھ نہ کیا جائے۔ طبیعت میں کیوں انقباض رکھا جائے۔ نفرت و حقارت کی کیوں پرورش کی جائے اور بیگانگی کو عزیز ترین چیز کیوں سمجھا جائے۔

کیا تماشہ ہے کہ یہی مذہبی امور جب معاندانہ طور پر پیش کئے جاتے ہیں تو دلچسپی کے ساتھ پڑھے جاتے ہیں یا ایک دوسرے پر حملے کرنے ہوں تو توڑ مروڑ کر غلط مبحث پیدا کرنے کے لئے بھیس بدل کر سبقاً سبقاً پڑھتے ہیں۔ افسوس ہے کہ انسان کس قدر بدعت پسند ہے۔

دماغوں پر ایک غلط خیال مستولی ہے۔ ایک طرح کا ہوّا ہے جو ہر دم پیش نظر ہے۔ کچا دھاگا یا شیشہ کا برتن ہے جو ٹھیس لگی اور چور چور ہوا۔ یعنی یہی حال ایک مذہب والوں کو دوسرے مذہب والوں کی کتاب پڑھنے کے متعلق ہے۔

بڑا خوف یہ ہوتا ہے کہ کہیں اس کتاب کا اثر نہ ہو جائے اور کہیں دوسرے مذہب میں بے اختیار تبدیل نہ ہو جانا پڑے۔ یہ وہم ہے جو سب کچھ پڑھتے پڑھانے کو کہتا ہے مگر دوسرے مذہب والوں کی کتابوں کے پڑھنے کو گناہ قرار دیتا ہے۔

میں بار بار جو دوسرے مذہب اور دوسرے مذہب کی کتابوں کے الفاظ کو دہرا رہا ہوں۔ بدقسمتی سے مجبوری کا سامنا ہے۔ ورنہ میں تو ہر آسمانی کتاب اور ہر سچے مذہب کو ایک کتاب اور ایک مذہب کہنے پر مصر ہوں۔

بنتی نہیں ہے شیشہ و ساغر کہے بغیر

یہ بہت ممکن ہے کہ انہیں مذہبی کتابوں میں صرف ایک کتاب اس قدر مکمل دستیاب ہو جائے جو دوسری کتابوں سے بے نیاز کر دینے والی ہے۔ مگر اس وقت بحث اس کی نہیں بلکہ سوال تو اس کا ہے کہ مذہب جو خدا کی طرف سے ہے ر و ہ انسانوں کو ایک کیوں نہیں ہونے دیتا۔ تو بہر حال ان اسباب کو تلاش کرنا چاہئے اور ان روڑوں کو راستے سے الگ کرنا چاہئے۔

میرا اس بات پر اصرار ہے کہ سچے مذہب والے ایک ہو سکتے ہیں آسمانی کتابوں کی سچی تعلیم ایک کر سکتی ہے اس لئے اس نیت سے ہر مذہب کا مطالعہ کیا جا سکتا ہے اور اس مبارک مقصد کے حصول کے لئے ہر مذہبی کتاب کا درس لیا جا سکتا ہے۔

حکومت کے مٹ جانے کا خیال آباؤ اجداد کی روایات کی پاسداری ملک وزبان اور قومیت کی عصبیت روکتی ہے اور قوموں اور ملک وغیرہ کے جیل خانے میں بند کر کے تنگ نظری کے لئے مجبور کرتی ہے۔ مگر آخر تا کجے۔ میں ایسے قلوب سے اپیل کروں گا۔ اور ایسے انسانوں سے امید رکھوں گا۔ اور ایسے وقت کا منتظر رہوں گا۔ اور مذہب کے خدا پیغمبروں کے مبعوث کرنے والے اور آسمانی کتابوں کے نازل فرمانے والے سے التجا کروں گا کہ اے خالقِ کُل اے معبودِ مطلق تو ہم سب کو ایک مقصد پر متحد فرما دے۔

میں نے کئی مذہبی کتابوں کا مطالعہ کیا اور فائدہ اُٹھایا ہے اور میرے دل میں ہر قوم ہر ملک اور ہر مذہب والے اور اُن کی مذہبی کتاب سے اس لئے محبت پیدا

ہوگئی ہے کہ اِن سب کا اصول ایک ہے اور قرآن اِن سب کی تصدیق کرتا ہے
مجھے حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے اگر محبت ہو تو اسلئے کہ وہ سراپا روحانیت ہیں اور راجہ
رام چندرجی سے اس لئے عقیدت ہے کہ وہ والدین کے فرماں بردار اور دنیاوی
بادشاہت کو ہیچ سمجھنے والے تھے۔

اسی لئے میں چاہتا ہوں کہ جس طرح میں نے ایک نیک خیال قائم کیا ہے
دیگر مذاہب عالم کی موجودہ جدو جہد سے الگ کر ایک عالمگیر روشنی کو دیکھا ہے دوسرے
بھی اس میں برابر کے شریک ہوں۔

بین الاقوامی مذہبی تبلیغ کی ضرورت

اگرچہ اس قسم کی تالیف وتصنیف اور اس قسم کے خیالات کی تبلیغ ہر ملک
اور ہر زمانہ کے لئے مفید اور ضروری ہے مگر آج کی دنیا اس کی بہت محتاج ہے
اجسام پرستی اور مادہ پرستی کی دنیا آباد ہے۔ روحانیت اور حق پرستی کی بستی برباد ہے
جہل کو علم اور علم کو جہل سمجھا جا رہا ہے۔ ترقی کو پستی اور پستی کو ترقی سے تعبیر کیا جا رہا
فانی زندگی کے لئے سب کچھ ہے مگر دائمی زندگی کی پروا نہیں۔ دنیا کے حصول
کے لئے دنیا والے مضطرب اور بے چین ہیں مگر عاقبت کی طرف سے یکسر غافل
اور تہی دامن۔

در و دیوار پر جس طرف نگاہ ڈالو دعوت الی اللہ کا سماں نظر آئے گا آسمان
و زمین کی جن چیزوں کو دیکھو خدا کی طرف بلاتی نظر آئیں گی۔ مگر اس طرف سے کانوں
میں انگلیاں ٹھونس لی گئی ہیں اور آنکھوں پر پردے ڈال لئے گئے ہیں۔
بے چینی اور خوف کس ملک اور کس قوم میں نہیں۔ امن و سکون کس قوم

اور کس ملک میں ہے۔ علم و حکمت جس چیز کا نام رکھا جاتا ہے۔ کیا حقیقت میں بغیر معرفتِ الٰہی کے اُس کے اندر کوئی دانائی کا حصہ ہے۔ مال و دولت والی قوم جنکو کہا جاتا ہے اصطلاحی طور پر کے در اصل کیا ان کا شمار مفلسوں میں نہیں۔

شیطان پوری طور پر آزاد ہے۔ جہنم کی جاگیریں شوق سے خریدی جا رہی ہیں، جس غرض کے لئے صحفِ سماوی نازل ہوا کئے جس مطلب کے لئے انبیا و رسل کی بعثت ہوا کی اور جس لئے مذاہب کی بنیادیں پڑیں وہ خود ان حاملین کتب نام نہاد پیروانِ انبیا و رسل اور بدنام کنندگانِ مذاہب کے ہاتھوں زبانِ حال سے فریاد کناں ہیں۔

"حق" انتہائی مظلومی کی حالت میں ہے یہاں تک کہ مذہبی مسائل اور عبادات نے بھی حق رسی سے جواب دیدیا ہے کیونکہ ان کی غرض و غایت بدل چکی ہے۔

یقیناً انسانوں کا خدا ایک ہے۔ حقیقتہً انبیا و رسل کی تعلیمات کا ایک ہی مقصد ہے۔ لاریب کہ جملہ آسمانی کتابوں کا ایک ہی مطلب ہے۔ اور اس میں کوئی شک نہیں کہ تمامی مذاہب ایک ہیں اور ایک ہی حقیقی غرض کو پیش کرتے ہیں۔ مگر خود غرض انسانوں نے غفلت شعار آدمیوں نے جھوٹے لوگوں نے اپنے اپنے رنگ پر ڈھال کر طرح طرح کے خوفناک چولے پہنا دئے ہیں اور آج ہر مذہب جدا اور ہر مذہب والے الگ ہیں۔ قوم و ملک اور رنگ و نسل نے اپنے اپنے خدا بھی علیٰحدہ علیٰحدہ قرار دے لئے ہیں۔

خدا جو سب سے زیادہ یقینی چیز ہے اور جو ہر جگہ ہر وقت اور ہر آن اپنی

ذات اور اپنے جملہ صفات کے ساتھ موجود ہے۔ وہ نہ کلیساؤں میں ہے نہ خانقاہوں میں مسجدوں میں ہے نہ مندروں میں۔ ان میں سے جہاں کہیں بھی جاؤ وہاں سب کچھ ملیگا مگر آہ! کہ نہیں ملیگا تو خدا۔

انسانوں نے اپنے پیدا کرنے والے کو فراموش کر کے اپنے پیدا کئے جانے کی غرض کو بھلا دیا ہے۔ ان کی ذہنیت کا ملتا دوسری طرف منتقل ہو گئی ہے۔ تدبیر و تفکر، جدّ و جہد، کد و کاوش۔ دماغی و ذہنی رجحانات تعلیم و تلقین صنعت و حرفت۔ تجارت و ملازمت؛ الغرض ان کی ہر جنبش اور ہر حرکت ایک ایک کر کے دنیاوی اور سطحی ہو کر رہ گئی ہے۔ خدا اور خدا شناسی کے لئے کوئی بھی نہیں۔

انسان جس کے لئے سب کچھ تھا وہ خود ان سب کا بندہ بن گیا ہے اور آج یہ اپنی اشرف المخلوقات کی قدر کرنے کو بھی تیار نہیں۔

انسان جس کو صرف خدا کے لئے ہونا تھا وہ اس کو پسند نہیں کرتا بلکہ یہ اپنا آپ بھی بننا نہیں اچاہتا۔ غور کر کے دیکھو تو دن رات یہ اپنی دشمنی میں مشغول ہے اور یہی ہونا بھی تھا۔ کیونکہ جب یہ اپنے ساتھ دوستی نہیں کریگا تو دشمنی ہی کریگا جب اپنا نہ ہوگا تو خدا کا بھی نہ ہوگا سچ ہے جو اعلیٰ کو اختیار نہیں کرتا اُس کی قسمت میں ادنےٰ کے سوا کچھ بھی نہیں ہوتا۔

آج ہر جگہ اس کے چرچے ہو رہے ہیں کہ مذہب نے دنیا کو نقصان پہنچایا۔ یہ ترقی کے راستے میں حارج ہے اس لئے اِس کو دنیا سے مٹا دو صرف قومیت اور وطنیت کی ضرورت ہے۔ یہ بھی اس لئے کہ ان کی عارضی زندگی عیش و عشرت میں گذرے۔

دہریت نے ایک قدم اور آگے بڑھایا ہے اور بدقسمت انسان "اینٹی گارڈ" (مخالف خدا) پارٹی قائم کرانے پر آمادہ ہو گیا ہے۔

شاید اس کے بعد آسمان و زمین آپس میں ٹکرا جائیں گے۔ دریا ل جائیں گے پہاڑ پاش پاش ہو جائیں گے اور وہ دن جس کا قیامت نام ہے آنے ہی کو ہے اور اگر یہ نہیں تو رات کی انتہائی تاریکی اس بات کا ثبوت ہے کہ صبح صادق نمودار ہو گی۔ آفتاب عالمتاب طلوع ہو گا اور ہر چیز اپنے اپنے اصلی رنگ میں چمک اُٹھے گی۔

میں سمجھتا ہوں کہ آج سے زیادہ مذہب کے حقیقی منادوں کی کبھی ضرورت نہ ہوگی اور اگر ہوئی بھی تو حال کو استقبال سے کیا نسبت۔ سوال اس کا ہے کہ ہم نے کیا کیا؟

ہمارا پیدائشی تعلق ہندوستان سے ہے جس طرح ایشیاء مذاہب اور پیغمبروں کی بعثت کا گہوارہ ہے اسی طرح ہندوستان مختلف مذہب والوں کا مجموعہ ہے ہندو اور مسلمان یہاں کی دو بڑی قومیں ہیں۔ عیسائیت کا تعلق بھی قائم ہو چکا ہے اس ملک میں تنازع للبقا کا مسئلہ چھڑا ہوا ہے ایسے وقت میں صحیح مذہب کا تخیل پیش کر کے انسانیت کے حصول کی دعوت دینے کو۔ میں نے اپنا فرض سمجھا ہے۔

"عیسائی اور ہندوؤں کے لئے ایک کتاب" سے میری غرض قرآن ہے مگر میں "ہندو اخلاقیات" "عیسائی اخلاقیات" کے کچھ حصے شروع میں پیش کروں گا اس کے بعد قرآن مجید کی اخلاقی تعلیم کے سمندر سے چند قطرے دیئے جائیں گے

دئے جائیں گے تاکہ یہ ہر سہ قومیں ایک دوسرے سے شناسائی پیدا کر کے مانوس ہوں اور موجودہ تنگ خیالی کے دائرے سے نکل کر ایک مقصد اور ایک منزل کے بلند مقام کو حاصل کریں۔

نام کے لئے تو یہ عیسائی اور ہندوؤں کے لئے ایک کتاب ہے مگر ہندوستان کی مختلف مذہبی جماعتیں مثلاً پارسی، سکھ، وغیرہ بھی اس میں برابر کے شریک ہیں اپنی اپنی جگہ پر یہ بھی اسی تعلیم کے دائرے میں آئیں گی جس طرح میں نے عیسائیوں کی کتاب کو پڑھا اور فائدہ اٹھایا۔ جس طرح میں نے ہندوؤں کی مختلف کتابوں کی اخلاقیات کا مطالعہ کیا اور اچھے نتیجہ تک پہنچا۔ اسی طرح میں ان قوموں سے بھی کہنا چاہتا ہوں کہ وہ بھی اسی اسپرٹ میں قرآن مجید کو پڑھیں۔

میں نے اپنی خواہشات کا اظہار واضح طور پر کر دیا ہے۔ میں یہ چاہتا ہوں کہ انسان سارے تفرقات کو مٹا کر ایک خیال کا ہو جائے۔ اپنی نوع میں کسی قسم کا مذہبی امتیاز باقی نہ رکھے۔ موجودہ قید و بند کے تار و پود کو بکھیر کر رکھ دے اعلیٰ حوصلگی کا ثبوت دے۔ بہرحال مذہب کے نام پر تنگ خیالی کا اظہار نہ کرے اور فساد فی الارض کا مرتکب نہ ہو۔

یہ تخیل بھی قابلِ قدر ہے کہ دنیا ایک رنگ میں رنگ جائے اور ایک خیال کی ہو جائے یہ تمنا بھی بھلی معلوم ہوتی ہے کہ قوموں کے اختلافات مٹ جائیں اور یہ آرزو بھی پیاری ہے کہ انسانیت ایک خدا کی ایک شکل میں پرستار نظر آئے۔ سب کا راستہ ایک ہو۔ سب ایک منزل کے مسافر ہوں اور سب ایک شاہد۔ مقصود کی رضامندی کی تلاش کریں۔

سب کا مطالعہ مذہب ہو۔ سب مذہبی تو انین کی پابندی کا دم بھریں۔
سب مذہب کے جھنڈے کو بلند کریں۔ اور خدائی حکومت کا دور دورہ کریں
انسانوں کی زندگی کا اصلی مقصد حکومت الٰہی۔ عبدیتِ الٰہی محبتِ الٰہی
کے سوا دوسرا کچھ بھی نہ ہو۔ (ابو محمد مصلح)

ہندو اخلاقیات

وید

معرفتِ الٰہی مجھے وہ معرفت عطا کر جس کو بزرگ اور برگزیدہ روحیں
تلاش کرتی رہی ہیں۔

دعا ارحم الراحمین! تو تمام طاقت کا سرچشمہ ہے، ہم سے بدی اخلاقی
کمزوری، ناعاقبت اندیشی، سرد مہری، نفرت، بدخواہی اور تمام خرابیوں کو
دور کر۔ (رگ)

نیک اعمال اے چشمۂ نور۔ ہماری قوتوں کو نیک اعمال کی راہ پر لگا (یجر)
اے عالم افروز! مجھے نیکی کے عہد پر قائم رہنا ہے مجھے اس کی قوت
بخش، مجھے ظلمت کے طبقات سے نکال کر نورانی فضا میں داخل ہونے دے۔
میں غیر صدق کو چھوڑ کر صدق کو اختیار کروں (یجر)

خیرات اے قادرِ مطلق! ایک بخیل کو بھی خیرات کرنے کی توفیق دے اور
اسے نیک مزاج بنا۔ (رگ)

دولت کا مصرف مال اور لوگ بھکاریوں کو کھلائیں، دولت ایک دوڑنے والی گاڑی کے پہیوں کی لیک کی طرح ہے یہ کبھی ایک کے پاس آتی ہے اور کبھی دوسرے کے پاس (رگ)

بنی نوع انسان کی بھلائی اے لوگو! اپنی قوتیں کل بنی نوع انسان کی بہبودی کو بڑھانے میں لگا دو۔ محبت اور یگانگت تمہارے آپس کے تعلقات کی خاص خصوصیتیں ہوں، تمہارے دل کی حرکت تمام انسانی قلوب کی حرکت کے ساتھ ہم آہنگ ہو۔ (رگ)

مہمان نوازی پہلے مستحق مہمان کو دے لو، اس کی مہمان نوازی کر لو تب خود کھاؤ۔ (اتھر)

اطاعت بیٹا اپنے والدین کا مطیع ہو، بیوی اپنے خاوند سے ہمیشہ نرم اور لطف آمیز الفاظ میں ظاہر کرے (اتھر)

مساوات میں ہر بشر سے محبت کروں خواہ وہ شریف ہو یا رذیل (اتھر)

صداقت جان آفرین صادق القول کو عزت کے اعلیٰ ترین مقام پر متمکن کرتا ہے۔ (اتھر)

خواہ میں زمین پر ہوں یا آسمان پر، خدا کرے، صداقت کا فرشتہ میرا ہمیشہ نگہبان ہو۔ (رگ)

اپنشد

حکومت الٰہی کائنات پر کس کی حکومت ہے۔ اس کو ایک ضابطہ کے اندر کون

رکھتا ہے۔ اور اس کی ترتیب کا کام کون انجام دیتا ہے۔ وہ سامع السامعین قلب القلوب اور بصیر الابصار ہے۔ اولو العزم اس کی حقیقت کی کنہ کی بدولت خیر و برکت حاصل کرتے ہیں (کینو نیشد)

علم | علم زندگی جاوید بخشتا ہے۔ (کینو نیشد)

راستی | ہم کو راستی کی راہ پر لے چل (ایشوب نیشد)

دولت کی محبت | دولت کی محبت ہماری نظروں سے حق کو اوجھل کر دیتی ہے اس پردہ کو ہٹا دو تا کہ ہم حقیقی نیکی کو سمجھ لیں۔ (ایشوب نیشد)

دانشمند لوگ | دو راستے ہیں ایک نیکی کا دوسرا عیش کا۔ ممکن ہے کہ پہلا راستہ شروع میں دشوار گزار ہو۔ لیکن آخر کار یہ مسرت کی طرف پہنچا دیتا ہے لذات نفسانی کا راستہ ابتدا میں بیشک خوشگوار ہے۔ لیکن اس کا انجام تباہی ہے۔ دانشمند لوگ پہلے راستہ کو اختیار کرتے ہیں۔ (کٹھو نیشد)

خوشی | خوشی صرف اُن لوگوں کے حصہ میں آتی ہے جو بے لوث اور پاک زندگی بسر کرتے اور حق کی عزت کرتے ہیں۔ (پراس نو نیشد)

عقل | ہر چیز کا مدار عقل پر ہے (اسے نیرا نیشد)

حق کی فتح | صرف حق کی فتح ہوتی ہے نا حق کی نہیں۔ (منڈک نیشد)

منو کے اصول اخلاق

مذہب | مذہب وہ ہے جس کو وجدان پسند کرتا ہو۔

مسرت | جو مسرت کے جویا ہیں انہیں چاہیئے کہ قانع ہوں۔ قناعت

مسرت کی بنیاد ہے۔ ادنیٰ درجہ کی خواہشات مصیبتیں لاتی ہیں۔

آزادی | دست نگری یا غلامی بدبختی ہے۔ آزادی مسرت بخشتی ہے۔

گناہ کبیرہ | کسی عالِم کو قتل کرنا۔ شراب پینا۔ دوسروں کے مال پر تصرف بیجا۔ اور بیوی یا استاد کے ساتھ بے دقری سے پیش آنا۔ گناہ کبیرہ ہیں ان سے بچنا چاہئے۔

توبہ | بالفرض کوئی بُرا فعل دانستہ یا نادانستہ طور پر لاعلمی کی وجہ سے سرزد ہو گیا ہو تو یہ ایک گناہ ہے، اس کے بار سے نجات پانے کا صرف یہ طریقہ ہے کہ اس فعل کو دوبارہ نہ کیا جائے۔ کسی پچھتاوے کے بعد یہ عزم بالجزم کرنا کہ ایسے کام کو دوبارہ ہرگز نہ کروں گا۔ آدمی کو گناہوں سے پاک کرتا ہے۔

حسن سلوک | ممکن ہے کہ ایک نیک آدمی کے گھر میں کوئی چیز نہ ہو لیکن کم از کم یہ چیزیں ضرور موجود ہوں گی۔ یعنی بیٹھنے کے لئے زمین کا ایک قطعہ، اچھا پانی اور نرمی کی بات چیت۔

نجات | جو شخص تمام مخلوقات کو محبت کے لائق اور اپنی ذات کے برابر سمجھتا ہے جس کے خیالات اور رایوں میں سارے سنسار کی سمائی ہے، وہی نجات حاصل کرتا ہے۔

مہابھارت

خُدا | خدا حاضر و ناظر اور عالم الغیب ہے وہ رحیم اور رب العالمین ہے ہم سب خدا کے عکس ہیں۔ ہمیں قلب اور گفتار کی صفائی کے حاصل کرنے کی سعی

کرنی چاہیئے۔ ہمارے بُرے افعال ہم کو اُس سرچشمۂ خیر و برکت سے دور نہ ہٹائیں۔ ہم کو ہزار جان سے اُس سے محبت کرنی چاہیئے۔

مذہب کی پیروی کرنی چاہیئے اِس لئے نہیں کہ اس میں کوئی فوری منفعت نظر آتی ہے بلکہ اس یقین کے ساتھ کہ نیکی صرف نیکی کی غرض سے کرنی چاہیئے۔

نیک اعمال تمام ذی حس ہستیوں سے محبت کرو، سچ بولو، عجز اختیار کرو، اپنے جذبات پر قابو رکھو۔ بادشاہ ہو تو رعایا کی سود و بہبود کے لئے کام کرو۔ بزرگوں اور والدین کی رضاجوئی کرو۔ غرور کو چھوڑ دو۔ قول فعل میں پاکیزگی اختیار کرو۔ کہ اس کے بغیر کوئی ریاضت ہو ہی نہیں سکتی۔ ولی وہ ہے جو دانائی کے ساتھ بولتا اور دانائی کے ساتھ عمل کرتا ہے۔ نیکی کی لو لگاؤ۔ ایماندار اور دلیر بنو۔

(۲) راست کرداری اور صداقت کی زندگی جنت اور مسرت کی کنجی ہے۔

(۳) سب سے بہتر دولت علم ہے۔

(۴) قناعت میں بہترین راحت ہے۔

(۵) رحم ہزاروں نیکیوں کی ایک نیکی ہے۔

(۶) نیک لوگوں کی صحبت اختیار کرنی چاہیئے۔

(۷) جس شخص میں انانیت اور خود غرضی نہیں ہوتی اُس کو سب لوگ عزیز رکھتے ہیں۔

(۸) حرص کے چھوڑ دینے سے انسان خوش رہتا ہے۔

(۹) سب کی بھلائی چاہنا رحم ہے۔

(۱۰) اچھا آدمی وہ ہے جو رات دن دوسروں کے ساتھ نیکی کرنے کی

فکر میں رہتا ہے۔

(۱۱) مذہب کا علم دانائی ہے۔ خدا سے بے خبر رہنا جہالت ہے دوسروں کی بدگوئی ظلم ہے۔

(۱۲) وہ شخص دوزخ میں ڈالا جائے گا جو دولت رکھ کر اس کا جائز استعمال نہیں کرتا۔

(۱۳) کوئی شخص محض ویدوں کے مطالعہ سے، اونچے گھر میں پیدا ہونے سے برہمن نہیں بن جاتا۔ برہمن صرف نیک چلنی سے برہمن بنتا ہے اگر کسی کا رویہ نیک کرداری کے اصول کے مطابق نہیں ہے تو خواہ وہ ویدوں کا عالم متبحر ہی کیوں نہ ہو لیکن شودر سے بدتر ہے۔

وِدوُر

(۱) مذہب ابدی ہے۔ خوشی اور رنج سریع الزوال ہیں۔ روح ابدی ہے لیکن جسم چند روزہ ہے ابدی چیزوں کا زیادہ خیال کرو۔ قناعت کی زندگی بسر کرو۔ قناعت دائمی نعمت کے برابر ہے۔

(۲) زندگی ایک دریا ہے نیکی اشنان گھاٹ ہے۔ سچائی اس کا پانی ہے۔ اخلاقی جرأت اس کا کنارہ ہے۔ رحم اس کی لہریں ہیں۔ اچھے لوگ ایسے ہی دریا میں غوطہ لگاتے ہیں۔

(۳) کئے ہوئے کام، کہے ہوئے الفاظ، سوچے ہوئے خیالات، ان سب کی ذمہ داری انسان پر عائد ہوتی ہے پس صرف نیک اعمال کرو اور اسی کا خیال کرو

(۴) جو ہمیشہ دوسروں کی بھلائی کی فکر کرتا ہے۔ اور کبھی ان کی جانب سے بدی کے خیالات اپنے دل میں نہیں آنے دیتا۔ جو راستباز اور نرم مزاج ہے اور اپنے دماغ پر قابو رکھتا ہے وہ بہترین قسم کا انسان ہے۔

(۵) جوانی میں ایسے کام کرو جن سے بڑھاپے میں تم کو خوشی حاصل ہو اپنی زندگی بھر وہ کام کرو جو مرنے کے بعد بھی تمھاری راحت کا باعث ہوں۔

(۶) مذہب کی حفاظت حق گوئی سے ہوتی ہے۔ علم ذہن کی یکسوئی سے پائدار ہوتا ہے۔ حسن باقاعدہ شست وشو سے قائم رہتا ہے اور خاندان نیک اعمال سے بنا رہتا ہے۔

(۷) دوزخ میں جانے کے یہ تین دروازے ہیں۔ (۱) شہوت (۲) غصہ۔ (۳) حرص بس ان سے بچو۔

(۸) راستبازی عرش پر جانے کا زینہ ہے۔ یہ مثل ایک کشتی کے ہے جو اس بحر مصیبت سے پار لے جاتی ہے۔

(۹) رحم کی صفت کل کائنات پر حکومت کر سکتی ہے۔

چانکیا

(۱) جب تک یہ جسم تندرست ہے اور موت کے آنے میں کچھ دن باقی ہیں نیک کام کئے جاؤ۔ پیرانہ سالی کسی کام کے کرنے کے قابل نہیں رکھتی۔

(۲) آدمی کو کسی واقعی خطرے کے پیش آنے سے قبل خوف زدہ نہیں ہونا چاہئے اور جب ایک مرتبہ پیش آجائے تو بہادری کے ساتھ ان مشکلات سے نکلنے کی سعی کرنی چاہئے

(۳) بدی اسے قریب سے زیادہ وبری کوئی بیماری نہیں ہے۔ جہالت سے بڑا کوئی دشمن

نہیں غصہ کے مانند کوئی آگ نہیں۔ اور حصولِ علم سے بہتر کوئی راحت نہیں۔

(۴) اگر تم قید و بند سے آزادی اور مسرت کامل چاہتے ہو تو عفو، رحم، پاکیزگی اور سچائی اختیار کرو۔ اے دوست! کبھی اپنے جذبات کا غلام نہ بن۔

(۵) ایک حریص آدمی کو روپیہ دے کر رام کر سکتے ہو۔ ایک احمق کو اس کی مرضی کے موافق کام کر کے راضی کر سکتے ہو۔ ایک متکبر کو اپنی نرمی سے مطمئن کر سکتے ہو لیکن ایک دانشمند صرف صداقت سے خوش ہوتا ہے۔

دولت نہیں چاہئے جو دوسروں کو ایذا پہنچا کر انصاف کی خلاف ورزی کرنے سے حاصل ہوتی ہو۔

(۷) اپنے نفس کو پہچانو زندگی کی ماہیت پر نظر کرو۔ ذرا دیکھو کہ گنے میں شکر دودھ میں گھی اور پھول میں خوشبو ہوتی ہے۔

شنکراچاریہ

(۱) یہ سمجھ کر کہ موت تمہاری طرف تیزی سے بڑھتی چلی آتی ہے۔ اور عمر تھوڑی ہے نیک اور مستحسن اعمال کرنے کی کوشش کرو۔

(۲) نیکی کے بغیر کوئی راحت حاصل نہیں ہو سکتی۔

(۳) قتل، چوری، بہتان، بیرحمی، فریب، شرانگیزی اور مخاصمانہ جذبات کو ترک کرو۔

بھگوت گیتا

(۱) اپنے تمام فرائض کو اس طرح بغیر خواہش کے انجام دو۔ گویا تم صفائی قلب کے

ساتھ ہستیٔ برتر کے سامنے اپنی محبت کی نذر پیش کر رہے ہو۔

(۲) زیادہ تر فعل کا خیال کرو۔ انجام کے متعلق شبہات میں پڑ کر عمل سے غافل نہ ہو۔

(۳) دانائی سے زیادہ مقدس کوئی شے نہیں۔

بودھ

(۱) سچ بولو، مغلوب الغضب نہ ہو جاؤ، سوال کرنے پر دو، ان تین مدارج سے تم مقدس بن جاؤ گے۔

(۲) تم کو ایسی کوئی چیز کھانی یا پینی نہیں چاہیئے جو نشہ پیدا کرتی ہے۔

(۳) عریانی، الجھی ہوئی جٹا، راکھ، فاقہ کشی، زمین پر لیٹنا، بھبھوت ملنا، بے حس و حرکت بیٹھنا۔ یہ سب چیزیں اس انسان کو پاک نہیں کر سکتیں جس نے خواہشات نفس کو مغلوب نہیں کیا ہے۔

(۴) اس آدمی پر دیوتا بھی رشک کرتے ہیں جس کے حواس کو تو ان کے اچھے سکھے ہوئے گھوڑوں کی مانند قابو میں ہوتے ہیں، جو تکبر سے بری اور خواہشات نفس سے پاک ہے۔

(۵) لگن بقا کا راستہ ہے اور بے خیالی موت کا، جن کو طلب صادق ہے وہ مرتے نہیں اور جو بے پرواہیں انہیں پہلے ہی مردہ سمجھنا چاہیئے۔

بھرتری ہری

(۱) حرص سے بڑی کوئی بدی نہیں۔ بد باطنی سے کوئی بڑا گناہ نہیں۔ راست کرداری سے

بڑی کوئی ریاضت نہیں۔ قلب کی پاکیزگی ہی زیارت کی واحد قسم ہے۔ نیک طینتی سب سے بڑی طاقت ہے۔ شہرت سے زیادہ خوبصورت کوئی زیور نہیں۔ کوئی دولت علم کے برابر نہیں۔ اور ذلت کی زندگی سے بدتر کوئی موت نہیں۔

(۲) اگر تم میں عفو کا مادہ ہے تو کسی زرہ کی ضرورت نہیں۔ اگر تم میں غصہ موجود ہے تو اس سے بڑا کوئی دشمن نہیں۔ اگر تم میں اخوت کا جذبہ ہے تو پھر کوئی چیز حتیٰ کہ آگ بھی تم کو ضرر نہیں پہنچا سکتی۔ اگر تم مہربان دوست رکھتے ہو تو کسی اور دوا کے محتاج نہیں ہو۔ اگر تم بدباطن لوگوں سے گھرے ہوئے ہو تو سمجھ لو کہ وہ زہریلے سانپ سے بھی زیادہ بُرے دشمن ہیں۔ جب تم تعلیم یافتہ ہو تو پھر دولت کی ہوس کیوں کرتے ہو اگر تم باحیا ہو تو کسی زیور کے حاجت مند نہیں ہو۔ اور اگر تم میں وجدانی جذبات موجود ہیں تو پھر ایک بادشاہت بھی تمہارے لئے کچھ زیادہ سودمند نہیں۔

(۳) شریف ترین لوگ وہ ہیں جو اپنے اقارب اور بیگانوں پر مہربان ہوتے ہیں۔

عیسائی اخلاقیات

نیا عہد نامہ

(۱) مبارک ہیں وہ جو غمگین ہیں۔ کیونکہ وہ تسلی پائیں گے۔ مبارک ہیں وہ جو حلیم ہیں کیونکہ وہ زمین کے وارث ہوں گے۔ مبارک ہیں وہ جو راست بازی کے بھوکے اور پیاسے ہیں۔ کیونکہ وہ آسودہ ہوں گے۔ مبارک ہیں وہ جو رحم دل ہیں کیونکہ اُن پر رحم کیا جائے گا۔ مبارک ہیں وہ جو پاک دل ہیں۔ کیونکہ وہ خدا کو

دیکھیں گے۔ مبارک ہیں وہ جو صلح کراتے ہیں کیونکہ وہ خدا کے کہلائیں گے۔ مبارک ہیں وہ
جو راست بازی کے سبب ستائے گئے ہیں۔ کیونکہ آسمان کی بادشاہت اُن ہی کی ہے۔ (لوقا)

(۲) تم زمین کے نمک ہو لیکن اگر نمک کا مزہ جاتا رہے تو وہ کس چیز سے نمکین
کیا جائے گا۔ پھر وہ کسی کام کا نہیں سوائے اس کے کہ باہر پھینکا جائے اور آدمیوں
کے پاؤں کے نیچے روندا جائے۔

تم دنیا کے نور ہو۔ جو شہر پہاڑ پر بسا ہوا ہے وہ چھپ نہیں سکتا اور چراغ روشن کر کے
پیمانے کے نیچے نہیں۔ بلکہ چراغ دان پر رکھتے ہیں تو اُس سے گھر کے سب
لوگوں کو روشنی پہنچتی ہے۔ اسی طرح تمہاری روشنی آدمیوں کے سامنے چمکے تاکہ وہ
تمہارے نیک کاموں کو دیکھ کر تمہارے خدا کی جو آسمان پر ہے بڑائی کریں۔ (لوقا)

(۳) تم سن چکے ہو کہ اگلوں سے کہا گیا تھا کہ خون نہ کریں۔ اور جو کوئی خون
کرے گا وہ عدالت کی سزا کے لائق ہوگا۔ لیکن میں تم سے یہ کہتا ہوں کہ جو کوئی اپنے
بھائی پر غصہ ہوگا وہ عدالت کی سزا کے لائق ہوگا۔ جو کوئی اپنے بھائی کو پاگل کہے گا
وہ صدر عدالت کی سزا کے قابل رہیگا اور جو اُس کو احمق کہے گا وہ آگ کے جہنم کا سزاوار
ہوگا۔ پس تو اگر قربان گاہ پر اپنی نذر گزرانتا ہو اور وہاں تجھے یاد آئے کہ میرے
بھائی کو مجھ سے کچھ شکایت ہے۔ تو وہیں قربان گاہ کے آگے اپنی نذر چھوڑ دے اور
جا کر پہلے اپنے بھائی سے ملاپ کر تب آ کر اپنی زندگی گزران۔

جب تک تو اپنے مدعی کے ساتھ راہ میں ہے اُس سے جلد صلاح کر لے کہیں
ایسا نہ ہو کہ مدعی تجھے منصف کے حوالہ کر دے۔ (لوقا)

(۴) تم سن چکے ہو کہ کہا گیا تھا کہ زنا نہ کرو۔ لیکن میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ

جس کسی نے بری خواہش سے کسی عورت پر نگاہ کی وہ اپنے دل میں اس کے ساتھ زنا
کر چکا۔ پس اگر تیری داہنی آنکھ تجھے ٹھوکر کھلائے تو اسے نکال کر اپنے پاس سے
پھینک دے۔ کیونکہ تیرے لئے یہی بہتر ہے کہ تیرے اعضاء میں سے ایک جاتا رہے
اور تیرا سارا بدن جہنم میں نہ ڈالا جائے۔ اگر تیرا داہنا ہاتھ تجھے ٹھوکر کھلائے تو اس کو
کاٹ کر اپنے پاس سے پھینک دے کیونکہ تیرے لئے یہی بہتر ہے کہ تیرے اعضاء میں
سے ایک جاتا رہے اور تیرا سارا بدن جہنم میں نہ جائے۔ (لوقا)

(۵) اگر تم اپنے محبت رکھنے والوں ہی سے محبت رکھو تو تمہارے لئے کیا اجر ہے؟
کیا محصول لینے والے بھی ایسا نہیں کرتے۔ اور اگر تم فقط اپنے بھائیوں کو ہی سلام کرو
تو کیا زیادہ کرتے ہو؟ کیا غیر قوموں کے لوگ بھی ایسا نہیں کرتے؟ پس چاہئے کہ تم
کامل ہو جیسا کہ تمہارا آسمانی باپ کامل ہے۔ (لوقا)

(۶) خبردار اپنے راستبازی کے کام آدمیوں کے سامنے دکھانے کے لئے
نہ کرو۔ نہیں تو تمہارے باپ کے پاس جو آسمان پر ہے تمہارے لئے کچھ اجر نہیں ہے۔

(۷) جب تو خیرات کرے تو اپنے آگے نرسنگا نہ بجوا۔ جیسا ریاکار عبادت خانوں
اور گلیوں میں کرتے ہیں تاکہ لوگ ان کی بڑائی کریں۔ میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ وہ
اپنا اجر پا چکے۔ بلکہ جب تو خیرات کرے تو جو تیرا داہنا ہاتھ کرتا ہے اسے تیرا بایاں
ہاتھ نہ جانے۔ تاکہ تیری خیرات پوشیدہ رہے۔ اس صورت میں تیرا خدا جو پوشیدگی
میں دیکھتا ہے تجھے بدلا دیگا۔ (لوقا)

(۸) اپنے واسطے زمین پر مال جمع نہ کرو۔ جہاں کیڑا اور زنگ خراب کرتا ہے
جہاں چور نقب لگاتے اور چراتے ہیں۔ بلکہ اپنے لئے آسمان پر مال جمع کرو۔ جہاں نہ

زنگ خراب کرتا ہے۔ اور نہ وہاں چور نقب لگاتے اور چراتے ہیں۔ کیونکہ جہاں تیرا مال ہے وہیں تیرا دل بھی لگا رہے گا۔ (لوقا)

(۹) عیب جوئی نہ کرو۔ کہ تمھاری بھی عیب جوئی نہ کیجائے۔ کیونکہ جس طرح تم عیب جوئی کرتے ہو اُسی طرح تمھاری بھی عیب جوئی کیجائے گی۔ اور جس پیمانے سے تم ناپتے ہو اسی سے تمھارے واسطے ناپا جائیگا۔

تو کیوں اپنے بھائی کی آنکھ کے تنکے کو دیکھتا ہے اور اپنی آنکھ کے شہتیر پر غور نہیں کرتا۔ اور جب تیری ہی آنکھ میں شہتیر ہے تو تو اپنے بھائی سے کیونکر کہہ سکتا ہے کہ لا۔ تیری آنکھ سے تنکا نکال دوں۔ اے ریاکار پہلے اپنی آنکھ میں سے تو شہتیر نکال پھر اپنے بھائی کی آنکھ میں سے تنکے کو اچھی طرح دیکھ کر نکال سکیگا۔

(۱۰) مانگو تو تمھیں دیا جائے گا۔ ڈھونڈھو تو پاؤ گے۔ دروازہ کھٹکھٹاؤ تو تمھارے واسطے کھولا جائے گا۔ کیونکہ جو کوئی مانگتا ہے اُسے ملتا ہے جو ڈھونڈھتا ہے وہ پاتا ہے اور جو کھٹکھٹاتا ہے اُس کے واسطے کھولا جاتا ہے۔

تم میں ایسا کون سا آدمی ہے۔ کہ اگر اُس کا بیٹا اس سے روٹی مانگے تو اُسے پتھر دے؟ یا اگر مچھلی مانگے تو اُسے سانپ دے؟ پس جبکہ تم بُرے ہو کر اپنے بچوں کو اچھی چیزیں دینی جانتے ہو تو تمھارا باپ جو آسمان پر ہے اپنے مانگنے والوں کو اچھی چیزیں کیوں نہ دے گا۔

جو کچھ تم چاہتے ہو کہ لوگ تمھارے ساتھ کریں وہی تم بھی ان کے ساتھ کرو کیونکہ توریت اور نبیوں کی تعلیم یہی ہے۔ (لوقا)

(۱۱) ہر ایک اچھا درخت اچھا پھل لاتا ہے۔ اور بُرا درخت بُرا پھل لاتا ہے

اچھا درخت بُرا پھل نہیں لا سکتا۔ نہ بُرا درخت اچھا پھل لا سکتا ہے۔ جو درخت اچھا پھل نہیں لاتا وہ کاٹا اور آگ میں ڈالا جاتا ہے۔ (لوقا)

(۲) جو کوئی میری یہ باتیں سنتا اور اُن پر عمل کرتا ہے وہ اس عقلمند آدمی کی مانند ٹھہرے گا جس نے چٹان پر اپنا گھر بنایا اور مینھ برسا اور پانی چڑھا اور آندھیاں چلیں اور اس گھر پر ٹکریں لگیں لیکن وہ نہ گرا۔ کیونکہ اس کی بنیاد چٹان پر ڈالی گئی تھی۔ اور جو کوئی میری یہ باتیں سنتا ہے اور ان پر عمل نہیں کرتا۔ وہ اس بیوقوف آدمی کی مانند ٹھہرے گا۔ جس نے اپنا گھر ریت پر بنایا۔ اور مینھ برسا اور پانی چڑھا اور آندھیاں چلیں اور اس گھر کو صدمہ پہنچایا اور وہ گر گیا۔ اور بالکل برباد ہو گیا۔

قرآنی اخلاقیات

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ہو سکتا تھا کہ جس طرح عیسائی اور ہندو اخلاقیات کا مختلف حیثیتوں سے مواد پیش کیا گیا ہے۔ اسی طرح اسلامی اخلاقیات کے اسلامی مشاہیر وغیرہ کی تالیف و تصنیف سے اقتباسات دیے جاتے۔ مگر اس سے ہمارا انشاء پورا نہ ہوتا۔ کیونکہ میں تو اسلام کی اصل اصول چیز قرآن مقدس سے دنیا کو وابستہ کرنے کا خواہشمند ہوں۔ (مصلح)

اللہ

اَللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ اَلْحَیُّ الْقَیُّوْمُ لَا تَاْخُذُہٗ سِنَۃٌ وَّلَا

نَوْمٌ ؕ لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ ؕ مَنْ ذَا الَّذِیْ یَشْفَعُ عِنْدَهٗۤ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ؕ یَعْلَمُ مَا بَیْنَ اَیْدِیْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ ۚ وَلَا یُحِیْطُوْنَ بِشَیْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖۤ اِلَّا بِمَا شَآءَ ۚ وَسِعَ كُرْسِیُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ ۚ وَلَا یَـُٔوْدُهٗ حِفْظُهُمَا ۚ وَهُوَ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ

اللہ تعالیٰ ایسا ہے کہ اُس کے سوا کوئی عبادت کے قابل نہیں۔ زندہ ہے جس کو کبھی موت نہیں آتی۔ سنبھالنے والا ہے تمام عالم کا نہ اُس کو اونگھ دبا سکتی ہے اور نہ نیند دبا سکتی ہے۔ اسی کے مملوک ہیں سب جو کچھ بھی آسمانوں میں موجودات ہیں اور جو کچھ زمین میں ہیں ایسا کون شخص ہے جو اُس کے پاس بغیر اُس کی اجازت کے کسی کی سفارش کر سکے۔ وہ جانتا ہے موجودات کے تمام حاضر و غائب حالات کو اور وہ موجودات اُس کے معلومات میں سے کسی چیز کو اپنے احاطہ علمی میں نہیں لا سکتے مگر جس قدر علم دینا وہی چاہے اُس کی کرسی اتنی بڑی ہے کہ جس نے سب آسمانوں اور زمین کو اپنے اندر لے رکھا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کو ان دونوں آسمان و زمین کی حفاظت کچھ گراں نہیں گزرتی اور وہ عالیشان عظیم الشان ہے۔

مالک الملک

قُلِ اللّٰهُمَّ مٰلِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِی الْمُلْكَ مَنْ تَشَآءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَآءُ ۫ وَتُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ ؕ بِیَدِكَ الْخَیْرُ ؕ اِنَّكَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ۝ تُوْلِجُ الَّیْلَ فِی النَّهَارِ وَتُوْلِجُ النَّهَارَ فِی الَّیْلِ ۫ وَتُخْرِجُ الْحَیَّ مِنَ الْمَیِّتِ وَتُخْرِجُ الْمَیِّتَ مِنَ الْحَیِّ ۫ وَتَرْزُقُ مَنْ تَشَآءُ بِغَیْرِ حِسَابٍ ۝

اے محمد صلعم آپ اللہ تعالیٰ سے یوں کہئے کہ اے اللہ مالک تمام ملک کے تو ملک کو جس کو چاہتا ہے دیتا ہے اور جس کے قبضہ سے چاہتا ہے ملک کا حصّہ لے لیتا ہے اور جس کو تو چاہے غالب کر دیتا ہے اور جس کو چاہتا ہے پست کر دیتا ہے۔ تیرے ہی اختیار میں ہے سب بھلائی بلاشُبہ تو ہر چیز پر پوری قدرت ہر طرح رکھنے والا ہے۔

تو رات کو دن میں داخل کرتا ہے اور دن کو رات میں داخل کرتا ہے تو جاندار چیز کو بیجان سے نکالتا ہے۔ اور بیجان چیز کو جاندار سے نکالتا ہے اور تو جس کو چاہتا ہے بیشمار رزق دیتا ہے۔

خَالِقُ الْحَبِّ وَالنَّوٰی

اِنَّ اللّٰہَ فَالِقُ الْحَبِّ وَالنَّوٰی ؕ یُخْرِجُ الْحَیَّ مِنَ الْمَیِّتِ وَ مُخْرِجُ الْمَیِّتِ مِنَ الْحَیِّ ؕ ذٰلِکُمُ اللّٰہُ فَاَنّٰی تُؤْفَکُوْنَ ۝ فَالِقُ الْاِصْبَاحِ ج وَجَعَلَ الَّیْلَ سَکَنًا وَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ حُسْبَانًا ؕ ذٰلِکَ تَقْدِیْرُ الْعَزِیْزِ الْعَلِیْمِ ۝ وَ ھُوَ الَّذِیْ جَعَلَ لَکُمُ النُّجُوْمَ لِتَھْتَدُوْا بِھَا فِیْ ظُلُمٰتِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ ؕ قَدْ فَصَّلْنَا الْاٰیٰتِ لِقَوْمٍ یَّعْلَمُوْنَ ۝ وَ ھُوَ الَّذِیْ اَنْشَاَکُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَۃٍ فَمُسْتَقَرٌّ وَّ مُسْتَوْدَعٌ ؕ قَدْ فَصَّلْنَا الْاٰیٰتِ لِقَوْمٍ یَّفْقَھُوْنَ ۝ وَ ھُوَ الَّذِیْ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً ج فَاَخْرَجْنَا بِہٖ نَبَاتَ کُلِّ شَیْءٍ فَاَخْرَجْنَا مِنْہُ خَضِرًا نُّخْرِجُ مِنْہُ حَبًّا مُّتَرَاکِبًا ج وَمِنَ النَّخْلِ ... مُشْتَبِھًا وَّ غَیْرَ مُتَشَابِہٍ ؕ اُنْظُرُوْا اِلٰی ثَمَرِہٖٓ اِذَآ اَثْمَرَ وَیَنْعِہٖ

اِنَّ فِیْ ذٰلِکُمْ لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یُّؤْمِنُوْنَ ہ

بیشک اللہ تعالیٰ پھاڑنے والا ہے دانہ کو اور گٹھلیوں کو وہ جاندار چیز کو بیجان چیز سے نکال لاتا ہے اور وہ بیجان چیز کو جاندار چیز سے نکالنے والا ہے اللہ یہ ہے جس کی ایسی قدرت ہے۔ تم اس کی عبادت چھوڑ کر کہاں غیراللہ کی عبادت کی طرف اُلٹے چلے جا رہے ہو۔ وہ اللہ صبح صادق کا رات میں سے نکالنے والا ہے اور اس نے رات کو راحت کی چیز بنائی ہے۔ اور سورج اور چاند کی رفتار کو حساب سے رکھا ہے۔ یہ حساب سے اُن کی رفتار کا ہونا ٹھہرائی ہوئی بات ہے۔ ایسی ذات کی جو کہ قادر مطلق ہے بڑا علم والا ہے۔ اور وہ اللہ ایسا ہے جس نے تمھارے فائدے کے لئے ستاروں کو پیدا کیا۔ تاکہ تم اُن کے ذریعہ سے رات کے اندھیروں میں خشکی میں بھی اور دریا میں بھی رستہ معلوم کر سکو۔ بیشک ہم نے یہ دلائل توحید و انعام کو خوب کھول کھول کر بیان کر دیے ہیں مگر نفع انہیں کو پہنچیگا جو بھلے برے کی تمیز رکھتے ہیں۔

اور وہ اللہ ایسا ہے جس نے تم سب کو اصل میں ایک شخص سے کہ آدم علیہ السلام ہیں پیدا کیا پھر آگے کو توالد و تناسل کا اس طرح سلسلہ جاری چلا آرہا ہے کہ تم میں سے ہر شخص کے لئے مادہ میں ایک جگہ زیادہ رہنے کی ہے۔ یعنی ماں کا رحم اور ایک جگہ چندے رہنے کی ہے۔ یعنی باپ کی پشت بے شک ہم نے یہ دلائل بھی توحید و انجام کے خوب کھول کھول کر بیان کر دیئے۔ مگر عام طور پر ان کا نفع بھی مثل سابق کے ان ہی لوگوں کے لئے ہوگا۔ جو سمجھ بوجھ رکھتے ہیں۔

اور وہ اللہ ایسا ہے جسنے آسمان کی طرف سے پانی بارش کا برسایا۔ پھر ہم نے

اُس پانی کے ذریعہ سے مختلف قسم کے نباتات کو زمین سے نکالا۔ اور یہ بھی عجیب بات ہے کہ بعض حالات میں جس کو سوئی یا کھونٹی کہتے ہیں اور رنگ میں زرد ہوتی ہے سبز شاخ نکالی کہ اُس شاخ سے ہم اوپر تلے دانے چڑھے ہوئے نکالتے ہیں۔ اور کھجور کے درختوں سے یعنی ان کے گپھوں میں سے خوشے نکلتے ہیں جو مارے بوجھ کے نیچے کو لٹکے جاتے ہیں اور اسی پانی سے ہم نے انگوروں کے باغ پیدا کئے۔ اور زیتون و انار کے درخت پیدا کئے جو کہ بعضے انار اور بعضے زیتون پھل کی صورت شکل کو مقدار و رنگ و مزے کے اعتبار سے ایک دوسرے سے ملتے جلتے نہیں ہوتے۔ ذرا ہر ایک پھل کو تو دیکھو جب وہ پھلتا ہے کہ اُس وقت بالکل کچا بدمزہ ناقابل انتفاع ہوتا ہے اور پھر اس کے پکنے کو دیکھو کہ اُس وقت سب اوصاف میں کیسا کامل ہو گیا۔ یہ بھی خدا کی قدرت کا ظہور ہے ان امور میں بھی دلائل توحید کے موجود ہیں اور گو یا باعتبار تبلیغ کے سب کے لئے ہیں۔ مگر انتفاع کے اعتبار سے اُن ہی لوگوں کے لئے ہیں جو ایمان لانے کی فکر رکھتے ہیں۔

اللہ کی نعمتیں

اَللّٰہُ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَاَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَخْرَجَ بِہٖ مِنَ الثَّمَرٰتِ رِزْقًا لَّکُمْ ۚ وَسَخَّرَ لَکُمُ الْفُلْکَ لِتَجْرِیَ فِی الْبَحْرِ بِاَمْرِہٖ ۚ وَسَخَّرَ لَکُمُ الْاَنْھٰرَ ۚ وَسَخَّرَ لَکُمُ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ دَآئِبَیْنِ ۚ وَسَخَّرَ لَکُمُ الَّیْلَ وَالنَّھَارَ ۚ وَاٰتٰکُمْ مِّنْ کُلِّ مَا سَاَلْتُمُوْہُ ؕ وَاِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَتَ اللّٰہِ لَا تُحْصُوْھَا ؕ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَظَلُوْمٌ کَفَّارٌ ۚ

اللہ ایسا ہے جس نے آسمانوں کو اور زمین کو پیدا کیا اور آسمان سے پانی برسایا
پھر اس پانی سے پھلوں کی قسم سے تمہارے لئے رزق پیدا کیا اور تمہارے نفع
کے واسطے کشتی اور جہاز کو اپنی قدرت سے مسخر بنایا تاکہ وہ خدا کے حکم سے دریا میں
چلے اور تمہاری تجارت اور سفر کی غرض حاصل ہو اور تمہارے نفع کے واسطے نہرونکو
اپنی قدرت سے مسخر بنایا تاکہ اُس سے سیراب ہو اور آبپاشی کرو اور اُس میں
کشتی چلاؤ اور تمہارے نفع کے واسطے سورج اور چاند کو اپنی قدرت سے مسخر بنایا
جو ہمیشہ چلتے ہی رہتے ہیں تاکہ تم کو روشنی اور گرمی وغیرہ کا فائدہ حاصل ہو
اور تمہارے نفع کے واسطے رات اور دن کو اپنی قدرت سے مسخر کیا تاکہ تم کو معیشت
اور آسائش کا نفع حاصل ہو اور جو جو چیز تمھاری ضرورت کی تھی اور وہ تمہارے حسب
حال تھی۔ تم کو دی اور اشیائے مذکورہ ہی کیا منحصر ہے۔ اللہ تعالیٰ کی نعمتیں تو اس قدر
بیشمار ہیں کہ اگر اُن کو شمار کرنا چاہو تو شمار میں نہیں لا سکتے۔ مگر سچ یہ ہے کہ آدمی
بہت ہی بے انصاف بڑا ہی ناشکر ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کی قدر اور شکر نہیں
کرتا بلکہ اور بالعکس کفر و معصیت کرنے لگتا ہے۔

لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ

طٰهٰ ۚ مَآ اَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْقُرْاٰنَ لِتَشْقٰٓى ۙ اِلَّا تَذْكِرَةً
لِّمَنْ يَّخْشٰى ۙ تَنْزِيْلًا مِّمَّنْ خَلَقَ الْاَرْضَ وَالسَّمٰوٰتِ الْعُلٰى
اَلرَّحْمٰنُ عَلَى الْعَرْشِ اسْتَوٰى ۙ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ
وَمَا بَيْنَهُمَا وَمَا تَحْتَ الثَّرٰى ۙ وَاِنْ تَجْهَرْ بِالْقَوْلِ فَاِنَّهٗ يَعْلَمُ
السِّرَّ وَاَخْفٰى ۙ اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۭ لَهُ الْاَسْمَاۗءُ الْحُسْنٰى ۙ

ہم نے آپ پر قرآن مجید اس لئے نہیں اتارا کہ آپ تکلیف اٹھائیں بلکہ ایسے شخص کی نصیحت کے لئے اتارا ہے جو اللہ سے ڈرتا ہو یہ اُس ذات کی طرف سے نازل کیا گیا ہے جس نے زمین کو اور بلند آسمان کو پیدا کیا ہے اور وہ بڑی رحمت والا عرش یعنی تخت سلطنت پر قائم و جلوہ فرما ہے اور وہ ایسا ہے کہ اُس کی ملک ہیں جو چیزیں آسمانوں میں ہیں اور جو چیزیں زمین میں ہیں اور جو چیزیں ان دونوں کے درمیان میں ہیں اور جو چیزیں تحت الثریٰ میں ہیں اور اُس کے علم کی یہ شان ہے کہ تم پکار کے بات کہو یا چپکے سے کہو یا اس سے بھی زیادہ خفی بات کہو۔ یعنی جو دل میں ہے اُس کو بھی جانتا ہے وہ اللہ ایسا ہے کہ اُس کے سوا کوئی معبود ہونے کا مستحق نہیں۔ اُس کے سب نام اچھے ہیں جو اوصاف و کمالات پر دلالت کرتے ہیں سو قرآن ایسی ذات مستجمع الصفات کا نازل کیا ہوا ہے اور یقینی حق ہے۔

قادر و منعم

وَهُوَ الَّذِي أَنْشَأَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْأَبْصَارَ وَالْأَفْئِدَةَ قَلِيلًا مَا تَشْكُرُونَ ۝ وَهُوَ الَّذِي ذَرَأَكُمْ فِي الْأَرْضِ وَإِلَيْهِ تُحْشَرُونَ ۝ وَهُوَ الَّذِي يُحْيِي وَيُمِيتُ وَلَهُ اخْتِلَافُ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ أَفَلَا تَعْقِلُونَ ۝ اور وہ اللہ ایسا قادر و منعم ہے جس نے تمہارے لئے کان اور آنکھیں اور دل بنائے کہ آرام بھی حاصل کرو۔ اور دین کا بھی اور اک کرو۔ لیکن تم لوگ بہت ہی کم شکر کرتے ہو کیونکہ اصلی شکر یہ تھا کہ اس منعم کے پسندید دین کو قبول کرتے اور اُسکی قدرت علی البعث کا انکار نہ کرتے اور وہ ایسا ہے جس نے

زمین میں پھیلا رکھا ہے اور تم سب قیامت میں اسی کے پاس لائے جاؤ گے اس وقت اس
کفرانِ نعمت کی حقیقت معلوم ہو گی۔ اور وہ ایسا ہے جو جلاتا ہے اور مارتا ہے اور اسی کے
اختیار میں ہے رات اور دن کا گھٹنا، بڑھنا سو کیا تم اتنی بھی بات نہیں سمجھتے کہ یہ دلائل
قدرت توحید اور بعث دونوں پر دال ہیں۔ مگر پھر بھی مانتے نہیں۔

فطرت

قُلْ لِّمَنِ الْاَرْضُ وَمَنْ فِيْهَآ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝ سَيَقُوْلُوْنَ لِلّٰهِ ؕ قُلْ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ۝ قُلْ مَنْ رَّبُّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ ۝ سَيَقُوْلُوْنَ لِلّٰهِ ؕ اَفَلَا تَتَّقُوْنَ ۝ قُلْ مَنْ بِيَدِهٖ مَلَكُوْتُ كُلِّ شَيْءٍ وَّهُوَ يُجِيْرُ وَلَا يُجَارُ عَلَيْهِ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝ سَيَقُوْلُوْنَ لِلّٰهِ ؕ قُلْ فَاَنّٰى تُسْحَرُوْنَ ۝ آپ پوچھیے

کہ اچھا یہ بتلاؤ کہ یہ زمین اور جو اس پر رہتے ہیں یہ کس کے ہیں اگر تم کو کچھ خبر ہے وہ
ضرور یہی کہیں گے کہ اللہ کے ہیں تو اُن سے کہئے کہ پھر کیوں نہیں غور کرتے کہ قدرت
علی البعث اور توحید دونوں کا تم کو ثبوت ہو جائے اور آپ یہ بھی کہئے کہ اچھا یہ بتاؤ
کہ ان سات آسمانوں کا مالک اور عالیشان عرش کا مالک کون ہے اس کا بھی وہ ضرور
یہی جواب دیں گے کہ یہ بھی سب اللہ کا ہے آپ اس وقت کہئے کہ پھر تم اس سے
کیوں نہیں ڈرتے کہ اُس کی قدرت اور آیاتِ بعث کا انکار کرتے ہو اور آپ اُن سے
یہ بھی کہئے کہ اچھا وہ کون ہے جس کے ہاتھ میں تمام چیزوں کا اختیار ہے اور وہ جس کو
چاہتا ہے پناہ دیتا ہے اور اُس کے مقابلے میں کوئی کسی کو پناہ نہیں دے سکتا۔ اگر تم کو
کچھ خبر ہے تب بھی جواب میں وہ ضرور یہی کہیں گے کہ یہ سب صفتیں بھی اللہ ہی کی ہیں آپ

اُس وقت کہئے کہ پھر تم کو کیا ہو گیا ہے کہ ان سب مقدمات کو مانتے ہو۔ اور نتیجہ کو کہ توحید و بعث کا اعتقاد ہے نہیں مانتے۔

خَیْرُ الرّٰحِمِیْنَ

فَتَعٰلَى اللّٰهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ ج لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ج رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيْمِ ۝ وَمَنْ يَّدْعُ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ لَا بُرْهَانَ لَهٗ بِهٖ فَاِنَّمَا حِسَابُهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الْكٰفِرُوْنَ ۝ وَقُلْ رَّبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰحِمِيْنَ ۝ اللہ تعالیٰ بہت ہی عالیشان ہے جو کہ بادشاہ ہے اور بادشاہ بھی حقیقی ہے اُس کے سوا کوئی بھی لائق عبادت نہیں اور وہ عرش عظیم کا مالک ہے اور جو شخص اس امر پر دلائل قائم ہونے کے بعد اللہ کے ساتھ کسی اور معبود کی بھی عبادت کرے۔ کہ جس کے معبود ہونے پر اُس کے پاس کوئی بھی دلیل نہیں ہو اس کا حساب اس کے رب کے یہاں ہوگا۔ جس کا لازمی نتیجہ یہ ہے کہ یقیناً کافروں کو فلاح نہ ہوگی۔ بلکہ ابد الآباد معذب رہیں گے۔ اور جب حق تعالیٰ کی یہ شان ہے تو آپ اور دوسرے لوگ بدرجۂ اعلیٰ یوں کہا کریں کہ اے میرے رب میری خطائیں معاف کر اور ہر حالت میں مجھ پر رحم کر۔ معاش میں بھی توفیق طاعات میں بھی نجاتِ آخرت میں بھی عطائے جنت میں بھی اور تو سب رحم کرنے والوں سے بڑھ کر رحم کرنیوالا ہے۔

نُوْرٌ عَلٰى نُوْرٍ

اَللّٰهُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۝ مَثَلُ نُوْرِهٖ كَمِشْكٰوةٍ فِيْهَا مِصْبَاحٌ فِيْ زُجَاجَةٍ اَلزُّجَاجَةُ كَاَنَّهَا كَوْكَبٌ دُرِّيٌّ يُّوْقَدُ مِنْ شَجَرَةٍ مُّبٰرَكَةٍ زَيْتُوْنَةٍ لَّا شَرْقِيَّةٍ وَّلَا غَرْبِيَّةٍ

يَكَادُ زَيْتُهَا يُضِيْٓءُ وَلَوْ لَمْ تَمْسَسْهُ نَارٌ ؕ نُوْرٌ عَلٰى نُوْرٍ ؕ يَهْدِي اللّٰهُ لِنُوْرِهٖ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَيَضْرِبُ اللّٰهُ الْاَمْثَالَ لِلنَّاسِ ؕ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ۙ اللہ تعالیٰ نورِ ہدایت دینے والا ہے آسمانوں میں رہنے والوں کا اور زمین میں رہنے والوں کا۔ اس کے نورِ ہدایت کی حالت عجیبہ ایسی ہے جیسے فرض کرو کہ ایک طاق ہے اور اُس میں ایک چراغ رکھا ہے اور وہ چراغ خود طاق میں نہیں رکھا بلکہ ایک قندیل میں ہے اور قندیل طاق میں رکھا ہے اور قندیل ایسا صاف و شفاف ہے جیسا ایک چمکدار ستارہ ہو اور وہ چراغ ایک نہایت مفید درخت کے تیل سے روشن کیا جاتا ہے کہ وہ زیتون کا درخت ہے جو کسی آڑ کے نہ پورب رُخ ہے اور نہ کسی آڑ کے پچھم رُخ ہے۔ یعنی ہر وقت دھوپ میں رہنے والا درخت ہے جس کا روغن بہت لطیف، صاف اور روشن ہوتا ہے اور اُس کا تیل اس قدر صاف اور سلگنے والا ہے کہ اگر اس کو آگ بھی نہ چھوئے تاہم ایسا معلوم ہوتا ہے کہ خود بخود روشن ہو جائیگا۔ اور جب آگ بھی لگ گئی تب تو نورٌ علیٰ نور ہے یعنی ایک تو اُس میں خود قابلیت نور کی اعلیٰ درجہ کی تھی اور پھر اوپر سے نار کے ساتھ اجتماع ہو گیا۔ غرض نورِ ہدایت الٰہیہ کی یہ مثال ہے اور اللہ تعالیٰ اپنے اس نورِ ہدایت تک جس کو چاہتا ہے راہ دیدیتا ہے۔

دلائل توحید و الوہیت

اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ يُسَبِّحُ لَهٗ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَالطَّيْرُ صٰٓفّٰتٍ ؕ كُلٌّ قَدْ عَلِمَ صَلَاتَهٗ وَتَسْبِيْحَهٗ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِمَا يَفْعَلُوْنَ ۝ وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ

وَإِلَى اللَّهِ الْمَصِيرُ ۝ أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللَّهَ يُزْجِي سَحَابًا ثُمَّ يُؤَلِّفُ بَيْنَهُ
ثُمَّ يَجْعَلُهُ رُكَامًا فَتَرَى الْوَدْقَ يَخْرُجُ مِنْ خِلَالِهِ وَيُنَزِّلُ
مِنَ السَّمَاءِ مِنْ جِبَالٍ فِيهَا مِنْ بَرَدٍ فَيُصِيبُ بِهِ مَنْ يَشَاءُ
وَيَصْرِفُهُ عَنْ مَنْ يَشَاءُ يَكَادُ سَنَا بَرْقِهِ يَذْهَبُ بِالْأَبْصَارِ
يُقَلِّبُ اللَّهُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَعِبْرَةً لِأُولِي الْأَبْصَارِ
وَاللَّهُ خَلَقَ كُلَّ دَابَّةٍ مِنْ مَاءٍ فَمِنْهُمْ مَنْ يَمْشِي عَلَىٰ
بَطْنِهِ وَمِنْهُمْ مَنْ يَمْشِي عَلَىٰ رِجْلَيْنِ وَمِنْهُمْ مَنْ يَمْشِي
عَلَىٰ أَرْبَعٍ يَخْلُقُ اللَّهُ مَا يَشَاءُ إِنَّ اللَّهَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ

اے مخاطب کیا تجھ کو دلائل اور مشاہدہ سے معلوم نہیں ہوا کہ اللہ کی پاکی بیان کرتے
ہیں سب جو کچھ کہ آسمانوں اور زمین میں ہیں مخلوقات میں خواہ قالاً جو بعض مخلوقات میں مشاہدہ
بھی ہے خواہ حالاً جو کل مخلوقات میں بدلالت عقل معلوم ہے اور بالخصوص پرندے بھی جو پر پھیلائے
ہوئے اڑتے پھرتے ہیں کہ ان کی دلالت علی وجود الصانع اور زیادہ عجیب ہے کہ باوجود
ان کے ثقل اجسام کے پھر بین المحیط والمرکز رکے ہوئے ہیں اور سب پرندوں کو اپنی اپنی
دعا اور التجا اللہ سے اور اپنی تسبیح و تقدیس کا طریقہ الہام سے معلوم ہے اور باوجود
ان دلالت کے بھی بعضے توحید کو نہیں مانتے تو اللہ تعالیٰ کو ان لوگوں کے سب افعال کا
پورا علم ہے۔ اس انکار و اعراض پر ان کو سزا دیگا۔ اور اللہ ہی کی حکومت ہے آسمانوں
اور زمین میں اب بھی اور انتہا میں بھی چنانچہ اللہ ہی کی طرف سب کو لوٹ کر جانا ہے

اے مخاطب کیا تجھ کو یہ بات معلوم نہیں کہ اللہ تعالیٰ ایک بادل کو دوسرے بادل کی
طرف چلتا کرتا ہے اور پھر اس بادل کے مجموعہ کو باہم ملا دیتا ہے پھر اس کو تہ بتہ کرتا ہے پھر

تو بارش کو دیکھتا ہے کہ بادل کے بیچ میں سے نکل نکل کر آتی ہے۔ اور اُسی بادل سے یعنی اس کے بڑے بڑے حصّوں میں سے اولے برساتا ہے اور پھر ان کو جس کی جان پر یا مال پر چاہتا ہے گراتا ہے اور جس سے چاہتا ہے اس کو ہٹا دیتا ہے اور اس بادل میں سے بجلی بھی پیدا ہوتی ہے اور ایسی چمکدار ہے کہ اس کی چمک سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ گویا اس نے اب بینائی لی۔ نیز اللہ تعالیٰ رات اور دن کو بھی بدلتا رہتا ہے سو یہ سب منجملہ تصرفات کے ہیں۔ ان سب مجموعہ میں اہلِ دانش کے لئے استدلال کا موقعہ ہے جس سے توحید اور خدا کی وسیع بادشاہت پر استدلال قائم ہے اور اللہ ہی کا یہ بھی تصرف ہے کہ اس نے ہر چلنے والے جاندار کو برّی ہو یا بحری پانی سے پیدا کیا ہے پھر ان جانوروں میں بعضے تو وہ جانور ہیں جو اپنے پیٹ کے بل چلتے ہیں جیسے سانپ، مچھلی اور بعضے ان میں وہ ہیں جو دو پیروں پر چلتے ہیں جیسے انسان اور پرندے جبکہ ہوا میں نہ ہوں اور بعضے ان میں وہ ہیں جو چار پیروں پر چلتے ہیں جیسے مواشی اسی طرح بعضے زیادہ پر بھی۔ اصل یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ جو چاہتا ہے بناتا ہے۔ بیشک اللہ تعالیٰ ہر چیز پر پورا قادر ہے۔ اس کو کچھ بھی مشکل نہیں۔

سایہ

اَلَمْ تَرَ اِلٰی رَبِّكَ كَيْفَ مَدَّ الظِّلَّ ۚ وَلَوْ شَآءَ لَجَعَلَهٗ سَاكِنًا ۚ ثُمَّ جَعَلْنَا الشَّمْسَ عَلَيْهِ دَلِيْلًا ۙ ثُمَّ قَبَضْنٰهُ اِلَيْنَا قَبْضًا يَّسِيْرًا ۝ وَهُوَ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الَّيْلَ لِبَاسًا وَّالنَّوْمَ سُبَاتًا وَّجَعَلَ النَّهَارَ نُشُوْرًا ۝ وَهُوَ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ الرِّيٰحَ بُشْرًاۢ بَيْنَ يَدَيْ رَحْمَتِهٖ ۚ وَاَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً طَهُوْرًا ۙ

نُحْيِـيَ بِهٖ بَلْدَةً مَّيْتًا وَّ نُسْقِيَهٗ مِمَّا خَلَقْنَآ اَنْعَامًا وَّ اَنَاسِيَّ

كَثِيْرًا ۔ اے مخاطب کیا تو نے اپنے پروردگار کی اس قدرت پر نظر نہیں کی کہ اُس نے سایہ کو کیونکر پھیلایا ہے اور اگر وہ چاہتا تو اس کو ایک حالت پر ٹھہرایا ہوا رکھتا پھر ہم نے آفتاب کو اس پر علامت مقرر کیا پھر ہم نے اُس کو اپنی طرف آہستہ آہستہ سمیٹ لیا اور وہ ایسا ہے جس نے تمھارے لئے رات کو پردہ کی چیز اور نیند کو راحت کی چیز بنایا اور دن کو زندہ ہونے کا وقت بنایا ۔ اور وہ ایسا ہے کہ اپنی باران رحمت سے پہلے ہواؤں کو بھیجتا ہے ۔ کہ وہ بارش کی امید دلا کر دل کو خوش کر دیتی ہیں اور ہم آسمان سے پانی برساتے ہیں جو پاک صاف کرنے کی چیز ہے تاکہ اس کے ذریعہ سے مردہ زمین میں جان ڈال دیں اور اپنی مخلوقات میں سے بہت سے چارپایوں اور بہت سے آدمیوں کو سیراب کریں ۔ اور ہم اُس پانی کو بقدر مصلحت ان لوگوں کے درمیان تقسیم کر دیتے ہیں تاکہ لوگ اس تصرفات پر غور کریں ۔ کہ کسی بڑے قدرت والے کے ہیں اور وہی مستحق عبادت ہے

مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ

وَهُوَ الَّذِىْ مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ هٰذَا عَذْبٌ فُرَاتٌ وَّ هٰذَا مِلْحٌ اُجَاجٌ ۚ وَجَعَلَ بَيْنَهُمَا بَرْزَخًا وَّحِجْرًا مَّحْجُوْرًا ۔ وَهُوَ الَّذِىْ خَلَقَ مِنَ الْمَآءِ بَشَرًا فَجَعَلَهٗ نَسَبًا وَّصِهْرًا ۗ وَكَانَ رَبُّكَ قَدِيْرًا ۔ اور وہ ایسا ہے جس نے دو دریاؤں کو صورۃً ملایا جن میں ایک کا پانی تو شیریں تسکین بخش ہے اور ایک کا پانی شور تلخ ہے اور باوجود اختلاط صوری کے حقیقۃً اُن کے درمیان میں اپنی قدرت سے ایک حجاب اور اختلاط حقیقی سے ایک مانع قوی رکھ دیا

جو خفی غیر محسوس ہے۔ مگر اس کا اثر یعنی امتیاز دونوں پانی کے مزے میں محسوس ہے
ان دو دریاؤں سے وہ مواقع مراد ہیں جہاں شیریں ندیاں اور نہریں بہتے بہتے سمندر
آگرگری ہیں۔ وہاں باوجود اس کے کہ اوپر سے دونوں کا سطح ایک معلوم ہوتا ہے لیکن
قدرتِ الٰہیہ سے اُن میں ایک ایسی حدِّ فاصل قائم ہے کہ ملتقی کے ایک جانب سے پا
لیا جائے تو شیریں اور دوسری جانب سے جو کہ جانب اول سے بالکل قریب ہے پا
لیا جائے تو تلخ ہے

نورانی چاند

تَبَارَكَ الَّذِیْ جَعَلَ فِی السَّمَآءِ بُرُوْجًا وَّجَعَلَ فِیْهَا سِرَاجًا
وَّقَمَرًا مُّنِیْرًا ۝ وَهُوَ الَّذِیْ جَعَلَ الَّیْلَ وَالنَّهَارَ خِلْفَةً لِّمَنْ اَرَادَ
اَنْ یَّذَّكَّرَ اَوْ اَرَادَ شُكُوْرًا ۝ وہ ذات بہت عالیشان ہے جس نے آسمان
بڑے بڑے ستارے بنائے اور اُن ستاروں میں سے دو بڑے نورانی اور فائدہ بخش
ستارے آفتاب اور ماہتاب بنائے اور وہ ایسا ہے جس نے رات اور دن ایک دوسرے
پیچھے آنے جانے والے بنائے اور یہ سب کچھ اس شخص کے سمجھنے کے لئے ہیں جو
چاہیے یا شکرگزار بندہ بننا چاہیے۔ ورنہ

اگر صد باب حکمت پیش نادان بخوانی آیدش بازیچہ در گوش

خطبہ

کیا اللہ کے سوا کوئی اور ہے؟

قُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسَلٰمٌ عَلٰی عِبَادِهِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی ط آٰللّٰهُ
خَیْرٌ اَمَّا یُشْرِكُوْنَ ۝ اَمَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَاَنْزَلَ

مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَنۡۢبَتۡنَا بِهٖ حَدَآئِقَ ذَاتَ بَهۡجَةٍ ۚ مَا كَانَ لَكُمۡ اَنۡ تُنۢبِتُوۡا شَجَرَهَا ؕ ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ؕ بَلۡ هُمۡ قَوۡمٌ يَّعۡدِلُوۡنَ ۝ اَمَّنۡ جَعَلَ الۡاَرۡضَ قَرَارًا وَّجَعَلَ خِلٰلَهَاۤ اَنۡهٰرًا وَّجَعَلَ لَهَا رَوَاسِىَ وَجَعَلَ بَيۡنَ الۡبَحۡرَيۡنِ حَاجِزًا ؕ ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ؕ قَلِيۡلًا مَّا تَذَكَّرُوۡنَ ؕ اَمَّنۡ يَّهۡدِيۡكُمۡ فِىۡ ظُلُمٰتِ الۡبَرِّ وَالۡبَحۡرِ وَمَنۡ يُّرۡسِلُ الرِّيٰحَ بُشۡرًاۢ بَيۡنَ يَدَىۡ رَحۡمَتِهٖ ؕ ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ؕ تَعٰلَى اللّٰهُ عَمَّا يُشۡرِكُوۡنَ ؕ اَمَّنۡ يَّبۡدَؤُا الۡخَلۡقَ ثُمَّ يُعِيۡدُهٗ وَمَنۡ يَّرۡزُقُكُمۡ مِّنَ السَّمَآءِ وَالۡاَرۡضِ ؕ ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ؕ قُلۡ هَاتُوۡا بُرۡهَانَكُمۡ اِنۡ كُنۡتُمۡ صٰدِقِيۡنَ ۝

کہو کہ تمام تعریفیں اللہ ہی کے لئے سزاوار ہیں۔ اور اس کے ان بندوں پر سلام نازل ہو جن کو اس نے منتخب فرمایا۔ کیا کمالات اور احسانات میں اللہ بہتر ہے یا وہ چیزیں بہتر ہیں۔ جن کو وہ عبادت میں شریک ٹھہراتے ہیں۔ یعنی یہ بات ظاہر اور مسلّم ہے کہ اللہ ہی بہتر ہے۔ پس مستحق عبادت بھی وہی ہوگا۔ اچھا خدا تعالیٰ کے کمالات میں غور کرکے بتلاؤ کہ بت بہتر ہیں یا وہ ذات بہتر ہے جس نے آسمان اور زمین کو بنایا۔ اور اس نے آسمان سے پانی برسایا۔ پھر اس پانی کے ذریعہ سے ہم نے رونق دار باغ اگائے ورنہ تم سے تو ممکن نہ تھا کہ تم ان باغوں کے درختوں کو اگا سکو۔ یہ سنکر اب بتلاؤ کہ کیا اللہ کے ساتھ شریک عبادت ہو سکنے کے لائق کوئی اور معبود ہے مگر مشرکین پھر بھی نہیں مانتے بلکہ یہ ایسے لوگ ہیں کہ دوسروں کو خدا کے برابر عبادت میں ٹھہراتے ہیں۔ اچھا پھر اور کمالات سنکر بتلاؤ کہ یہ بت بہتر ہیں یا وہ ذات جس نے زمین کو مخلوق کی قرارگاہ بنایا۔ اور اس کے درمیان درمیان نہریں بنائیں اور اس زمین کے ٹھہرانے کے لئے پہاڑ بنائے اور

دو دریاؤں کے درمیان ایک حد فاصل بنائی۔ یہ سنکر اب بتاؤ کہ کیا اللہ کے ساتھ شریک عبادت ہونے کے لائق کوئی اور معبود ہے۔ مگر مشرکین نہیں مانتے بلکہ ان میں زیادہ تر اچھی طرح سمجھتے بھی نہیں۔ اچھا پھر اور کمالات سُنکر بتلاؤ کہ یہ بت بہتر ہیں یا وہ ذات جو بیقرار آدمی کی سُنتا ہے جب وہ اس کو پکارتا ہے اور اس کی مصیبت کو دور کر دیتا ہے اور تم کو زمین میں صاحب تصرف بنا تا ہے۔ یہ سنکر اب بتاؤ کہ کیا اللہ کے ساتھ شریک عبادت ہونے کے لائق کوئی اور معبود ہے۔ مگر تم لوگ بہت ہی کم یاد رکھتے ہو۔ اچھا پھر اور کمالات سُن کر بتاؤ کہ بُت بہتر ہیں یا وہ ذات جو تم کو خشکی اور دریائی تاریکیوں میں راستہ بتلاتا ہے اور جو کہ ہواؤں کو بارش سے پہلے بھیجتا ہے جو بارش کی امید دلاکر دلوں کو خوش کر دیتی ہیں۔ یہ سُنکر اب بتاؤ کہ کیا اللہ کے ساتھ شریک عبادت ہونے کے لائق کوئی اور معبود ہے اور اگر وہ یہ سُنکر بھی کہیں کہ ہاں اور معبود بھی مستحق ہیں تو آپ کہیئے کہ اچھا تم ان کے استحقاق عبادت پر اپنی دلیل پیش کرو اگر تم اس دعوے میں سچے ہو۔

لہ الحمد

وَرَبُّكَ يَخْلُقُ مَا يَشَاءُ وَيَخْتَارُ ۗ مَا كَانَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ ۚ سُبْحَانَ اللَّهِ تَعَالَىٰ عَمَّا يُشْرِكُونَ ۝ وَرَبُّكَ يَعْلَمُ مَا تُكِنُّ صُدُورُهُمْ وَمَا يُعْلِنُونَ ۝ وَهُوَ اللَّهُ لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ ۖ لَهُ الْحَمْدُ فِي الْأُولَىٰ وَالْآخِرَةِ ۖ وَلَهُ الْحُكْمُ وَإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ ۝ قُلْ أَرَأَيْتُمْ إِنْ جَعَلَ اللَّهُ عَلَيْكُمُ اللَّيْلَ سَرْمَدًا إِلَىٰ يَوْمِ الْقِيَامَةِ مَنْ إِلَٰهٌ غَيْرُ اللَّهِ يَأْتِيكُمْ بِضِيَاءٍ ۖ أَفَلَا تَسْمَعُونَ

قُلْ اَرَاَيْتُمْ اِنْ جَعَلَ اللّٰهُ عَلَيْكُمُ النَّهَارَ سَرْمَدًا اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ مَنْ اِلٰهٌ غَيْرُ اللّٰهِ يَاْتِيْكُمْ بِلَيْلٍ تَسْكُنُوْنَ فِيْهِ اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ ۝ وَمِنْ رَّحْمَتِهٖ جَعَلَ لَكُمُ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ لِتَسْكُنُوْا فِيْهِ وَلِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۝ آپ کا رب جس چیز کو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے تو تکوینی اختیارات بھی اسی کو حاصل ہیں اور جس حکم کو چاہتا ہے پسند کرتا ہے اور انبیا کے ذریعہ سے نازل فرماتا ہے۔ پس تشریعی اختیارات بھی اسی کو حاصل ہیں۔ ان لوگوں کو تجویز احکام کا کوئی حق حاصل نہیں کہ جو حکم چاہیں تجویز کر لیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے شرک سے پاک اور برتر ہے اور آپ کا رب علم ایسا کامل رکھتا ہے کہ وہ سب چیزوں کی خبر رکھتا ہے جو ان کے دلوں میں پوشیدہ رہتی ہے اور جس کو یہ ظاہر کرتے ہیں۔ اللہ وہی ذات کامل الصفات ہے اس کے سوا کوئی معبود ہونے کے قابل نہیں حمد وثنا کے لائق آخرت میں وہی ہے۔ اور اختیارات سلطنت اس کے ایسے ہیں کہ حکومت بھی قیامت میں اوسی کی ہوگی اور قوت و وسعت سلطنت اس کی ایسی ہے کہ تم اسی کے پاس لوٹ کر جاؤ گے۔

آپ اُن لوگوں سے کہیے کہ بھلا یہ تو بتلاؤ کہ اگر اللہ تعالیٰ تم پر ہمیشہ کے لئے قیامت تک رات ہی رہنے دے تو خدا کے سوا وہ کونسا معبود ہے جو تمہارے لئے روشنی کو لے آوے۔ تو کیا تم توحید کے ایسے صاف دلائل کو سنتے نہیں اور اسی اظہار قدرت کے لئے آپ ان سے اس کے برعکس کی نسبت بھی کہیے کہ بھلا یہ تو بتلاؤ کہ اگر اللہ تعالیٰ تم پر ہمیشہ کے لئے قیامت تک دن ہی رہنے دے تو خدا کے سوا وہ کونسا معبود ہے جو تمہارے لئے رات کو لے آوے جس میں تم آرام کرو

اور تاکہ دن میں اس کی روزی تلاش کرو اور ان دونوں نعمتوں پر تم اللہ کا شکر بجا لاؤ

سُبحٰنَ اللہ

فَسُبۡحٰنَ اللّٰہِ حِیۡنَ تُمۡسُوۡنَ وَ حِیۡنَ تُصۡبِحُوۡنَ ۝ وَ لَہُ الۡحَمۡدُ فِی السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضِ وَ عَشِیًّا وَّ حِیۡنَ تُظۡہِرُوۡنَ ۝

سو تم اللہ کی تسبیح کیا کرو اور خصوصاً شام کے وقت اور صبح کے وقت اور اللہ کی تسبیح کرنے کا جو حکم ہوا ہے تو وہ واقعی اس کا مستحق بھی ہے کیونکہ تمام آسمان اور زمین میں اسی کی حمد ہوتی ہے اور بعد زوال بھی تسبیح کیا کرو اور ظہر کے وقت بھی تسبیح کیا کرو۔

نماز کے لئے یہی اوقات مقرر ہیں چنانچہ عشا میں مغرب و عشا آگئی اور عشی میں ظہر و عصر داخل تھے مگر صراحتہً بھی مذکور ہے اس لئے صرف عصر مراد رہ گئی اور صبح بھی تصریحاً مذکور ہے۔

اختلاف رنگ و زبان

وَ مِنۡ اٰیٰتِہٖۤ اَنۡ خَلَقَ لَکُمۡ مِّنۡ اَنۡفُسِکُمۡ اَزۡوَاجًا لِّتَسۡکُنُوۡۤا اِلَیۡہَا وَ جَعَلَ بَیۡنَکُمۡ مَّوَدَّۃً وَّ رَحۡمَۃً ؕ اِنَّ فِیۡ ذٰلِکَ لَاٰیٰتٍ لِّقَوۡمٍ یَّتَفَکَّرُوۡنَ ۝ وَ مِنۡ اٰیٰتِہٖ خَلۡقُ السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضِ وَ اخۡتِلَافُ اَلۡسِنَتِکُمۡ وَ اَلۡوَانِکُمۡ ؕ اِنَّ فِیۡ ذٰلِکَ لَاٰیٰتٍ لِّلۡعٰلِمِیۡنَ ۝ اور اسی کی قدرت کی نشانیوں میں سے یہ امر ہے کہ اس نے تمہارے فائدے کے واسطے تمہاری جنس کی بی بیاں بنائیں۔ اور وہ فائدہ یہ ہے کہ تم کو ان کے پاس جا کر آرام ملے۔ اور تم میاں بی بی میں محبت و ہمدردی پیدا کی اس

امر مذکور میں بھی ان لوگوں کے لئے قدرت کی نشانیاں ہیں جو فکر سے کام لیتے ہیں اور اُسی کی قدرت کی نشانیوں میں سے آسمان اور زمین کا بنانا ہے اور تمھارے لب و لہجہ اور رنگتوں کا الگ الگ ہونا ہے۔ اِس امر مذکور میں بھی سارے جہان کے لوگوں کے لئے خدا کی قدرت کی نشانیاں ہیں۔

زمین کا زندہ ہونا

فَانْظُرْ اِلٰی اٰثٰرِ رَحْمَتِ اللّٰهِ كَيْفَ يُحْيِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ط اِنَّ ذٰلِكَ لَمُحْيِ الْمَوْتٰى ج وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝ ذرا رحمت الٰہی یعنی بارش کے آثار کو تو دیکھو کہ اللہ تعالیٰ اُس کے ذریعہ سے زمین کو اس کے مردہ یعنی خشک ہونے کے بعد کس طرح زندہ یعنی تر و تازہ کرتا ہے۔ اور یہ بات نعمت اور دلیل حدۃ ہونے کے علاوہ دلیل قدرت علی البعث بھی ہے کہ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ جس نے مردہ زمین کو زندہ کر دیا کچھ شک نہیں کہ وہ مردوں کو زندہ کرنے والا ہے اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے۔

انسان کی مختلف حالتیں

اَللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ ضُعْفٍ ثُمَّ جَعَلَ مِنْۢ بَعْدِ ضُعْفٍ قُوَّةً ثُمَّ جَعَلَ مِنْۢ بَعْدِ قُوَّةٍ ضُعْفًا وَّشَيْبَةً ط يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ ج وَهُوَ الْعَلِيْمُ الْقَدِيْرُ ۝ اللہ ایسا ہے جس نے تم کو ناتوانی کی حالت میں بنایا پھر ناتوانی کے بعد توانائی عطا کی پھر توانائی کے بعد ضعف اور بڑھاپا کیا۔ غرض وہ جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے اور وہ جاننے والا اور قدرت رکھنے والا ہے۔

اللہ کی باتیں

لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيْدُ ۝ وَلَوْ اَنَّ مَا فِي الْاَرْضِ مِنْ شَجَرَةٍ اَقْلَامٌ وَّالْبَحْرُ يَمُدُّهٗ مِنْۢ بَعْدِهٖ سَبْعَةُ اَبْحُرٍ مَّا نَفِدَتْ كَلِمٰتُ اللّٰهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ۝ مَا خَلْقُكُمْ وَلَا بَعْثُكُمْ اِلَّا كَنَفْسٍ وَّاحِدَةٍ ۭ اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌۢ بَصِيْرٌ ۝

جو کچھ آسمان و زمین میں موجود ہے سب اللہ ہی کا ملک ہے۔ اور بیشک اللہ تعالیٰ خود اپنی ذات میں بھی بے نیاز اور سب خوبیوں والا ہے۔ اور اس کی خوبیاں بکثرت ہیں کہ جتنے درخت روئے زمین پر ہیں۔ اگر وہ سب قلم بن جائیں اور اسی طرح ایک ایک درخت میں آٹھوں قلم تیار ہوں اور یہ جو سمندر ہے یہ اس کے علاوہ سات سمندر روشنائی کی جگہ اور ہو جائیں۔ اور پھر ان قلموں اور اس روشنائی سے اللہ تعالیٰ کے کمالات لکھے جائیں تب بھی ختم نہ ہوں۔ بیشک خدا تعالیٰ زبردست حکمت والا ہے۔

خدا ایسا قادر ہے کہ تم سب کا پہلی بار پیدا کرنا اور دوسری بار زندہ کرنا اس کے نزدیک بس ایسا ہے جیسا ایک شخص کا پیدا کرنا اور زندہ کرنا۔ بیشک اللہ تعالیٰ سب کچھ سنتا سب کچھ دیکھتا ہے۔

کشتی کا دریا میں چلنا

اَلَمْ تَرَ اَنَّ الْفُلْكَ تَجْرِيْ فِي الْبَحْرِ بِنِعْمَتِ اللّٰهِ لِيُرِيَكُمْ مِّنْ اٰيٰتِهٖ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُوْرٍ ۝ وَاِذَا غَشِيَهُمْ مَّوْجٌ كَالظُّلَلِ دَعَوُا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ ڬ فَلَمَّا نَجّٰىهُمْ اِلَى الْبَرِّ فَمِنْهُمْ مُّقْتَصِدٌ ۭ وَمَا يَجْحَدُ بِاٰيٰتِنَآ اِلَّا كُلُّ خَتَّارٍ كَفُوْرٍ ۝

تجھ کو توحید کی یہ دلیل معلوم نہیں۔ کہ اللہ ہی کے فضل سے کشتی دریا میں چلتی ہے۔ تاکہ تم کو اپنی قدرت کی نشانیاں دکھلادے۔ اسی طور پر اس میں بھی ہر ایسے شخص کے لئے قدرت کی نشانیاں ہیں جو صابر و شاکر یعنی ایمان والا ہو۔

چنانچہ جب ان لوگوں کو موجیں سائبانوں یعنی بادلوں کی طرح محیط ہو کر گھیر لیتی ہیں تو اس وقت خالص اعتقاد کر کے اللہ ہی کو پکارنے لگتے ہیں۔ پھر جب ان کو نجات دیکر خشکی کی طرف لے آتا ہے تو بعضے ان میں اعتدال پر رہتے ہیں۔ اور بعضے پھر ہماری آیتوں کے منکر ہو جاتے ہیں۔ مگر ہماری آیتوں کے بس وہی منکر ہوتے ہیں جو بدعہد اور ناشکر ہیں۔

انسان کی تخلیق

اَلَّذِیۡۤ اَحۡسَنَ کُلَّ شَیۡءٍ خَلَقَہٗ وَ بَدَاَ خَلۡقَ الۡاِنۡسَانِ مِنۡ طِیۡنٍ ۚ ثُمَّ جَعَلَ نَسۡلَہٗ مِنۡ سُلٰلَۃٍ مِّنۡ مَّآءٍ مَّہِیۡنٍ ۚ ثُمَّ سَوّٰىہُ وَ نَفَخَ فِیۡہِ مِنۡ رُّوۡحِہٖ وَ جَعَلَ لَکُمُ السَّمۡعَ وَ الۡاَبۡصَارَ وَ الۡاَفۡـِٕدَۃَ ؕ قَلِیۡلًا مَّا تَشۡکُرُوۡنَ ۝ اللہ وہ ہے جس نے جو چیز بنائی خوب بنائی اور انسان کی پیدائش مٹی سے شروع کی۔ پھر اس انسان کی نسل کو خلاصہ اخلاط ایک بیقدر پانی یعنی نطفہ سے بنایا۔ پھر ماں کے رحم میں اس کے اعضا درست کئے اور اس میں اپنی طرف سے روح پھونکی۔ اور بعد تولد تم کو کان اور آنکھیں اور دل یعنی ادراکات ظاہرہ و باطنہ دیئے۔ جس کا اقتضا یہ تھا کہ انسان اس پر ایمان لاتا اور اس کی نعمتوں کا شکر ادا کرتا۔ مگر تم لوگ بہت کم شکر کرتے ہو۔

پہاڑوں کے مختلف حصے

أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللّٰهَ أَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً ۚ فَأَخْرَجْنَا بِهٖ ثَمَرٰتٍ
تَلِفًا أَلْوَانُهَا ۚ وَمِنَ الْجِبَالِ جُدَدٌۢ بِيضٌ وَّحُمْرٌ مُّخْتَلِفٌ أَلْوَانُهَا
رَابِيبُ سُودٌ ۝ وَمِنَ النَّاسِ وَالدَّوَآبِّ وَالْأَنْعَامِ مُخْتَلِفٌ
انُهٗ كَذٰلِكَ ۗ إِنَّمَا يَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمٰٓؤُا ۗ إِنَّ اللّٰهَ
ن عَزِيزٌ غَفُورٌ ۝ اے مخاطب کیا تو نے اس بات پر نظر نہیں کی کہ اللہ تعالیٰ نے آسمان
سے پانی اُتارا۔ پھر ہم نے اُس پانی کے ذریعہ سے مختلف رنگوں کے پھل نکالے اور
طرح پہاڑوں کے بھی مختلف حصے ہیں۔ بعضے سفید اور بعضے سُرخ کہ پھر خود ان
بد اور سُرخ کی بھی رنگتیں مختلف ہیں۔ کہ بعضے بہت سفید اور بہت سرخ ہیں اور بعضے
لے سفید اور ہلکے سُرخ اور بعضے نہ سفید نہ سُرخ بلکہ بہت گہرے سیاہ اور اسی طرح آدمیوں
ر جانوروں اور چارپایوں میں بھی بعضے ایسے ہیں کہ ان کی رنگتیں مختلف ہیں۔
بعض اوقات اختلاف اصناف کے ساتھ اور بعض اوقات ایک صنف میں بھی بس جو
ب ان دلائل قدرت میں غور کرتے ہیں۔ ان کو خدائے تعالیٰ کی عظمت کا علم ہوتا ہے
ر خدا سے اس کے وہی بندے ڈرتے ہیں جو اس کی اس عظمت کا علم رکھتے ہیں۔

جانوروں کی آٹھ قسمیں

خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ بِالْحَقِّ ۚ يُكَوِّرُ اللَّيْلَ عَلَى النَّهَارِ
يُكَوِّرُ النَّهَارَ عَلَى اللَّيْلِ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ۖ كُلٌّ يَّجْرِيْ لِأَجَلٍ
مُّسَمًّى ۗ أَلَا هُوَ الْعَزِيزُ الْغَفَّارُ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ ثُمَّ
جَعَلَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَأَنْزَلَ لَكُمْ مِّنَ الْأَنْعَامِ ثَمٰنِيَةَ أَزْوَاجٍ ۚ
يَخْلُقُكُمْ فِي بُطُونِ أُمَّهٰتِكُمْ خَلْقًا مِّنْ بَعْدِ خَلْقٍ فِي ظُلُمٰتٍ ثَلٰثٍ ۚ

ذٰلِکُمُ اللّٰہُ رَبُّکُمْ لَہُ الْمُلْکُ ؕ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ ۚ فَاَنّٰی تُصْرَفُوْنَ ○

اللہ وہ ہے جس نے آسمان اور زمین کو پیدا کیا۔ وہ رات کی ظلمت کو دن کی روشنی کے محل یعنی ہوا پر لپیٹتا ہے جس سے دن غائب اور رات آموجود ہوتی ہے۔ اور دن کی روشنی کو رات کی ظلمت کے محل یعنی ہوا پر لپیٹتا ہے جس سے رات غائب اور دن موجود ہوجاتا ہے۔ اور اُس نے سُورج اور چاند کو کام میں لگا رکھا ہے کہ ان میں ہر ایک وقتِ مقرر تک چلتا رہے گا۔ یاد رکھو کہ ان دلائل کے بعد انکار توحید سے اندیشہ عذاب ہے اور اللہ تعالیٰ اس پر قادر بھی ہے۔ کیونکہ وہ زبردست ہے۔ لیکن اگر بعد انکار کے بھی کوئی تسلیم کرلے تو انکار گزشتہ پر عذاب نہ دیگا۔ کیونکہ وہ بڑا بخشنے والا بھی ہے۔

اُس نے تم لوگوں کو تن واحد یعنی آدم علیہ السلام سے پیدا کیا۔ پھر اُسی سے اُس کا جوڑا بنایا۔ اور بعد حدوث کے تمھارے نفع نقارے کے لئے آٹھ نر و مادہ چارپایوں کے پیدا کئے۔ بھیڑ، بکری، اونٹ، اور گائے، نر اور مادہ وہ تم کو ماؤں کے پیٹ میں ایک کیفیت کے بعد دوسری کیفیت پر اور دوسری کیفیت کے بعد تیسری کیفیت پر وعلیٰ ہٰذا مختلف کیفیات پر بناتا ہے کہ اول نطفہ ہوتا ہے پھر علقہ پھر مضغہ اور یہ بنانا تین تاریکیوں میں ہوتا ہے۔ ایک تاریکی شکم کی دوسری رحم کی تیسری اس جھلی کی جس میں بچہ لپٹا ہوتا ہے۔ یہ ہے اللہ تمھارا رب جس کی صفات ابھی تم نے سنیں۔ اسی کی سلطنت ہے۔ اس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں سو ان دلائل کے بعد تم کہاں حق سے پھرے چلے جا رہے ہو۔

سواری

اَللّٰہُ الَّذِیْ جَعَلَ لَکُمُ الْاَنْعَامَ لِتَرْکَبُوْا مِنْھَا وَمِنْھَا تَاْکُلُوْنَ ○

وَلَكُمْ فِيهَا مَنَافِعُ وَلِتَبْلُغُوا عَلَيْهَا حَاجَةً فِي صُدُورِكُمْ وَعَلَيْهَا وَعَلَى الْفُلْكِ تُحْمَلُونَ ۝ وَيُرِيكُمْ آيَاتِهِ فَأَيَّ آيَاتِ اللَّهِ تُنْكِرُونَ

اللہ ہی ہے جس نے تمہارے لئے مواشی بنائے تاکہ اُن میں بعض سے سواری لو۔ اور ان میں بعض ایسے ہیں کہ ان کو کھاتے بھی ہو۔ اور تمہارے لئے اُن میں اور بھی بہت سے فائدے ہیں کہ ان کے بال اور اُون کام آتی ہے اور اس لئے بنائے تاکہ تم اُن پر سوار ہو کر اپنے مطلب تک پہنچو جو تمہارے دلوں میں ہے جیسے کسی سے ملنا، کسی ضرورت کے لئے جانا، تجارت کرنا وغیرہ اور سوار ہونے میں کچھ ان ہی کی تخصیص نہیں بلکہ ان پر بھی اور کشتی پر لدے لدے پھرتے ہو اور ان کے علاوہ تم کو اپنی قدرت کی اور بھی نشانیاں دکھلاتا رہتا ہے چنانچہ ہر مصنوع اس کی صنعت پر ایک نشان ہے سو تم اللہ کی کون کون سی نشانیوں کا انکار کرو گے۔

جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے

لِلَّهِ مُلْكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ يَخْلُقُ مَا يَشَاءُ يَهَبُ لِمَنْ يَشَاءُ إِنَاثًا وَيَهَبُ لِمَنْ يَشَاءُ الذُّكُورَ ۝ أَوْ يُزَوِّجُهُمْ ذُكْرَانًا وَإِنَاثًا وَيَجْعَلُ مَنْ يَشَاءُ عَقِيمًا إِنَّهُ عَلِيمٌ قَدِيرٌ ۝ وَمَا كَانَ لِبَشَرٍ أَنْ يُكَلِّمَهُ اللَّهُ إِلَّا وَحْيًا أَوْ مِنْ وَرَاءِ حِجَابٍ أَوْ يُرْسِلَ رَسُولًا فَيُوحِيَ بِإِذْنِهِ مَا يَشَاءُ إِنَّهُ عَلِيٌّ عَلِيمٌ

اللہ ہی کی ہے سب سلطنت آسمانوں کی اور زمین کی وہ جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے چنانچہ جس کو چاہتا ہے بیٹیاں عطا فرماتا ہے اور جس کو چاہتا ہے بیٹے عطا فرماتا ہے یا ان کو جس کے لئے چاہے جمع کر دیتا ہے، بیٹے بھی دیتا ہے اور بیٹیاں بھی اور جس کو

چاہے بے اولاد رکھتا ہے۔ بیشک وہ بڑا جاننے والا بڑی قدرت والا ہے۔

اور کسی بشر کی حالت موجودہ میں یہ شان نہیں کہ اللہ تعالیٰ اس سے کلام فرماوے مگر تین طریق سے یا تو الہام سے کہ قلب میں کوئی اچھی بات بلاواسطہ مدرکات طبعیہ کے ڈال دے یقظہ میں یہ منام میں خواہ وہ الہام قطعی ہو جیسا انبیاء کا الہام یا غیر قطعی ہو جیسا غیر انبیاء کا الہام پس ایک طریق تو یہ ہے! حجاب کے باہر سے کچھ کلام سنا دے جیسے موسیٰ علیہ السلام نے سنا تھا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے تجلی صفاتی کے حجاب سے ارشاد بلاواسطہ ہوا تھا یا کسی فرشتہ کو بھیجدے کہ وہ خدا کے حکم سے جو خدا کو منظور ہوتا ہے پیغام پہنچا دیتا ہے۔ وہ بڑا عالیشان بڑی حکمت والا ہے۔

زمین و آسمان کی ہر چیز انسان کیلئے ہے

اَللّٰهُ الَّذِيْ سَخَّرَ لَكُمُ الْبَحْرَ لِتَجْرِيَ الْفُلْكُ فِيْهِ بِاَمْرِهٖ وَلِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۚ وَسَخَّرَ لَكُمْ مَّا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا مِّنْهُ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ۝ اللہ ہی ہے جس نے تمہارے فائدے کے لئے دریا کو مسخر کر دیا تاکہ اس کے حکم سے اس میں کشتیاں چلیں اور تاکہ ان کشتیوں میں سفر کر کے تم اس کی روزی تلاش کرو۔ اور تاکہ وہ روزی حاصل کر کے تم شکر کرو اور اسی طرح جتنی چیزیں آسمانوں میں ہیں اور جتنی چیزیں زمین میں ہیں ان سب کو اپنی طرف سے یعنی اپنے حکم اور فضل سے مسخر کر دیا تاکہ تمہارے منافع کا سبب ہو بیشک ان باتوں میں ان لوگوں کے لئے دلائل قدرت ہیں۔ جو غور کرتے رہتے ہیں۔

ساری خوبیاں اللہ کے واسطے ہیں

فَلِلّٰهِ الْحَمْدُ رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَرَبِّ الْاَرْضِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝ وَلَهُ الْكِبْرِيَآءُ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۪ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝

ساری خوبیاں اللہ ہی کے لئے ثابت ہیں جو پروردگار ہے آسمانوں کا۔ اور پروردگار ہے زمین کا اور آسمان وزمین ہی کی کیا تخصیص ہے۔ وہ تو پروردگار ہے تمام عالم کا اور اسی کو بڑائی ہے۔ آسمان و زمین میں اور وہی زبردست ہے حکمت والا ہے۔

اللہ کی بیشمار نعمتیں

اَلرَّحْمٰنُ ۙ عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ ۗ خَلَقَ الْاِنْسَانَ ۙ عَلَّمَهُ الْبَيَانَ ۝ اَلشَّمْسُ وَالْقَمَرُ بِحُسْبَانٍ ۙ وَّالنَّجْمُ وَالشَّجَرُ يَسْجُدٰنِ ۝ وَالسَّمَآءَ رَفَعَهَا وَوَضَعَ الْمِيْزَانَ ۙ اَلَّا تَطْغَوْا فِي الْمِيْزَانِ ۝ وَاَقِيْمُوا الْوَزْنَ بِالْقِسْطِ وَلَا تُخْسِرُوا الْمِيْزَانَ ۝ وَالْاَرْضَ وَضَعَهَا لِلْاَنَامِ ۙ فِيْهَا فَاكِهَةٌ ۪ وَّالنَّخْلُ ذَاتُ الْاَكْمَامِ ۝ وَالْحَبُّ ذُو الْعَصْفِ وَالرَّيْحَانُ ۚ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝ خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ صَلْصَالٍ كَالْفَخَّارِ ۝ وَخَلَقَ الْجَآنَّ مِنْ مَّارِجٍ مِّنْ نَّارٍ ۚ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝ رَبُّ الْمَشْرِقَيْنِ وَرَبُّ الْمَغْرِبَيْنِ ۚ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝ مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ يَلْتَقِيٰنِ ۙ بَيْنَهُمَا بَرْزَخٌ لَّا يَبْغِيٰنِ ۚ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝ يَخْرُجُ مِنْهُمَا اللُّؤْلُؤُ وَالْمَرْجَانُ ۚ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝ وَلَهُ الْجَوَارِ الْمُنْشَئٰتُ فِي الْبَحْرِ كَالْاَعْلَامِ ۝ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ

رحمان کی بیشمار نعمتیں ہیں۔ اُن میں سے ایک روحانی نعمت یہ ہے کہ اُسی نے اپنے بندوںکو
احکام قرآن کی تعلیم دی۔ اور اس کی ایک نعمت جسمانی کہ موقوف علیہ روحانی کی ہے یہ ہے کہ اُسی
نے انسان کو پیدا کیا۔ پھر اُس کو گویائی سکھلائی جس پر ہزاروں منافع مرتب ہوتے ہیں منجملہ
ان کے قرآن کا دوسرے کی زبان سے پہنچنا اور دوسروں کو پہنچانا ہے اور ایک نعمت جسمانی
آفاقی یہ ہے کہ اس کے حکم سے سورج اور چاند حساب کے ساتھ چلتے ہیں اور بے تنہ کے درخت
اور تنہ دار درخت دونوں اللہ کے مطیع ہیں۔ سورج اور چاند کا چلنا تو اس لئے نعمت ہے
کہ اس پر رات دن سردی اور گرمی کا موسم اور دنوں اور مہینوں کا شمار ہوتا ہے اور ان کے
فائدے ظاہر ہیں۔ اور سجدہ نجم و شجر اس لئے نعمت ہے کہ اللہ تعالیٰ اُن میں منافع کی خاصیت
عطا فرماتا ہے اور وہ سجدۂ تکوینی یعنی تسخیری اطاعت سے اِن منافع کی خاصیت کو قبول
کرتے ہیں۔ پھر وہ منافع استعمال میں آتے ہیں۔

اور ایک نعمت یہ ہے کہ اُسی نے آسمان کو اونچا کیا جس سے علاوہ دوسرے منافع
کے بڑی منفعت اللہ تعالیٰ کے وجود کی پہچان ہے۔ اس لئے کہ صنعت سے صانع کا پتہ
چلتا ہے اور ایک نعمت یہ ہے کہ اسی نے دنیا میں ترازو رکھدی۔ تاکہ تم تولنے میں کمی
بیشی نہ کرو۔ چونکہ یہ ایسا ہی آلہ ہے جس سے بڑی منفعت ہے حقوق کی ادائیگی ہے۔ ہزاروں
قسم کے مفاسد ظاہری و باطنی کا سدِباب ہے تو تم اس نعمت کا خصوصیت کیساتھ شکر کرو
اور اس شکریہ میں سے یہ بھی ہے کہ انصاف اور حق رسانی کے ساتھ وزن کو ٹھیک رکھو
اور تول کو گھٹاؤ مت اور ایک نعمت یہ ہے کہ اُسی نے خلقت کے فائدے کے واسطے
زمین کو اُس کی جگہ رکھ دیا کہ اس میں میوے ہیں۔ اور کھجور کے درخت ہیں جن کے
پھل پر غلاف چڑھا ہوتا ہے اور اس میں غلہ ہے جس میں بھوسہ بھی ہوتا ہے اور اس میں

اور غذا کی چیز بھی ہے۔ جیسی بہت سی ترکاریاں وغیرہ اسے جن وانس تم اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کے منکر ہو جاؤ گے۔ یعنی منکر ہونا بڑی ہٹ دھرمی اور بدیہیات بلکہ حسیات کا انکار ہے۔ اور ایک نعمت یہ ہے کہ اسی نے انسان کی اصل اول یعنی آدم علیہ السلام کو ایسی مٹی سے جو ٹھیکری کی طرح کھن کھن بجتی تھی، پیدا کیا۔ جس کا اجمالاً چند آیت میں اوپر ذکر آیا ہے اور جنات کی اصل اول کو خالص آگ سے جس میں دھواں نہ تھا پیدا کیا اور پھر دونوں نوع میں توالد و تناسل کے ذریعہ سے نسل چلی تو اسے جن وانس باوجود اس کثرت وعظمت نعم کے تم اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کے منکر ہو جاؤ گے۔

وہ خدا دونوں مشرق اور دونوں مغرب کا مالک حقیقی ہے۔ مراد اس سے سورج اور چاند کے طلوع وغروب کا افق ہے۔ اس میں بھی وجہ نعمت ظاہر ہے کہ لیل ونہار کے افتتاح واختتام کے ساتھ بہت سے اغراض متعلق ہیں تو اسے جن وانس باوجود اس کثرت وعظمت نعم کے تم اپنے رب کی کون کون نعمتوں کے منکر ہو جاؤ گے اور ایک نعمت یہ ہے کہ اسی نے دو دریاؤں کو صورۃً ملا دیا۔ کہ ظاہر میں باہم ملے ہوئے ہیں اور حقیقۃً ان دونوں کے درمیان ایک حجاب قدرتی ہے۔ کہ اس کی وجہ سے دونوں اپنے اپنے موقع سے بڑھ نہیں سکتے۔ اس میں آبِ شور اور آبِ شیریں کے منافع بھی ظاہر ہیں لہٰذا ان دونوں میں نعمتِ استدلال بھی ہے تو اسے جنّ وانس باوجود اس کثرت وعظمت نعم کے تم اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کے منکر ہو جاؤ گے۔ اور بحرین کے متعلق ایک یہ نعمت ہے کہ ان دونوں سے موتی اور مونگا برآمد ہوتا ہے۔ موتی مونگے کے منافع اور وجہ نعمت ہونا ظاہر ہے۔ تو اے جن وانس باوجود اس کثرت وعظمت نعم کے تم اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کے منکر ہو جاؤ گے۔

اور ایک نعمت یہ ہے کہ اسی کے اختیار اور ملک میں جہاز ہیں جو سمندر میں پہاڑوں کی طرح اونچے کھڑے نظر آتے ہیں۔ ان کی منفعت بھی ظاہر۔ بلکہ اظہر ہے۔ تو اے جن وانس باوجود اس کثرت وعظمت نعم کے تم اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کے منکر ہو جاؤ گے۔

ظاہر و باطن کا خدا

سَبَّحَ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ ۚ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝ هُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ ۚ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ۝ هُوَ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ ۚ يَعْلَمُ مَا يَلِجُ فِي الْاَرْضِ وَمَا يَخْرُجُ مِنْهَا وَمَا يَنْزِلُ مِنَ السَّمَاءِ وَمَا يَعْرُجُ فِيْهَا ۚ وَهُوَ مَعَكُمْ اَيْنَ مَا كُنْتُمْ ۚ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ۝ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ وَاِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ ۝ يُوْلِجُ الَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَيُوْلِجُ النَّهَارَ فِي الَّيْلِ ۚ وَهُوَ عَلِيْمٌ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ۝

اللہ کی پاکی بیان کرتے ہیں سب جو کچھ آسمانوں اور زمین میں مخلوقات ہیں۔ خواہ قالاً خواہ حالاً وہ زبردست اور حکمت والا ہے۔ اسی کی سلطنت ہے آسمانوں اور زمین کی وہی حیات دیتا ہے اور وہی موت دیتا ہے اور وہی ہر چیز پر قادر ہے وہی سب مخلوق سے پہلے ہے اور وہی سب کے فنا ذاتی یا صفاتی سے پیچھے بھی رہے گا اور وہی مطلق وجود کے اعتبار سے دلائل سے نہایت ظاہر ہے اور وہی کنہ ذات کے اعتبار سے نہایت مخفی ہے۔ یعنی کوئی اس کی ذات کا ادراک نہیں کر سکتا۔ اور گو وہ خود تو ایسا ہے کہ مخلوق

من وجہ معلوم ہے اور من وجہ غیر معلوم لیکن مخلوق سب من کل الوجوہ اسکو معلوم ہے اور وہ ہر چیز کا خوب جاننے والا ہے اور وہ ایسا قادر ہے کہ اس نے آسمان اور زمین کو چھ روز کی مقدار زمانہ میں پیدا کیا۔ پھر تخت شاہی پر قائم ہوا۔ یعنی احکام کا نفاذ کیا وہ سب کچھ جانتا ہے جو زمین کے اندر داخل ہوتی ہے مثلاً بارش اور جو چیز اُس میں سے نکلتی ہے مثلاً نباتات اور جو چیز آسمان سے اُترتی ہے اور جو چیزیں اس میں چڑھتی ہیں مثلاً ملائکہ کہ نزول و عروج کرتے ہیں اور مثلاً احکام جن کا نزول ہوتا ہے اور اعمال جن کا صعود ہوتا ہے اور جس طرح اِن چیزوں کا اس کو علم ہے اسی طرح تمہارے تمام احوال کا بھی اس کو علم ہے۔ چنانچہ وہ علم و اطلاع کے اعتبار سے تمہارے ساتھ رہتا ہے خواہ تم لوگ کہیں بھی ہو یعنی تم کسی جگہ اس سے مخفی نہیں رہ سکتے اور وہ تمہارے سب اعمال کو بھی دیکھتا ہے۔ اسی کی سلطنت ہے آسمانوں اور زمین کی اور اللہ ہی کی طرف سب امور جوہریہ اور عرضیہ لوٹ جائیں گے۔

وہی رات کے اجزا کو دن میں داخل کرتا ہے جس سے دن بڑا ہو جاتا ہے اور وہی دن کے اجزا کو رات میں داخل کرتا ہے جس سے رات بڑی ہو جاتی ہے اور اس قدرت کے ساتھ اُس کا علم ایسا ہے کہ وہ دل کی باتوں تک کو جانتا ہے۔

اسمائے حُسنیٰ

يَآيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ لِغَدٍ ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ۚ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ○ وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ نَسُوا اللّٰهَ فَاَنْسٰهُمْ اَنْفُسَهُمْ ۚ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ○
لَا يَسْتَوِيْٓ اَصْحٰبُ النَّارِ وَاَصْحٰبُ الْجَنَّةِ ...

لَوْ اَنْزَلْنَا هٰذَا الْقُرْاٰنَ عَلٰى جَبَلٍ لَّرَاَيْتَهٗ خَاشِعًا مُّتَصَدِّعًا مِّنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ ؕ وَ تِلْكَ الْاَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ ۝ هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ عٰلِمُ الْغَيْبِ وَ الشَّهَادَةِ ۚ هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ ۝ هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ السَّلٰمُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَيْمِنُ الْعَزِيْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ ؕ سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ۝ هُوَ اللّٰهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى ؕ يُسَبِّحُ لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ۚ وَ هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝ اے ایمان والو تم نے نافرمانوں کا انجام سن لیا۔ سو تم اللہ سے ڈرتے رہو اور ہر ہر شخص دیکھ بھال لے کہ کل قیامت کے واسطے اس نے کیا ذخیرہ بھیجا ہے یعنی اعمال صالحہ میں کوشش کرو۔ جو کہ ذخیرہ آخرت ہیں اور جس طرح تحصیل طاعات و اعمال صالحہ میں تقوے کا حکم ہے اسی طرح سیئات و معاصی سے بچنے کے بارے میں بھی تم کو حکم ہے کہ اللہ سے ڈرتے رہو۔ بیشک اللہ تعالیٰ کو تمھارے اعمال کی سب خبر ہے پس معاصی کے ارتکاب سے اندیشۂ عقوبت ہے۔ تو پہلا اتقوا اللہ طاعات کے متعلق ہے جس کا قرینہ قدمت لغد ہے اور دوسرا اتقوا اللہ معاصی کے متعلق ہے جس کا قرینہ خبیر بما تعملون ہے اور آگے ان احکام کی مزید تاکید کے لئے ارشاد ہے کہ تم اُن لوگوں کی طرح مت ہو جنھوں نے اللہ کے احکام سے بے پروائی کی یعنی عمل بالاحکام کو ترک کر دیا۔ اس طرح کہ اوامر کے خلاف کیا اور نواہی کے مرتکب ہوئے تو اثر اس کا یہ ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے خود ان کی جان سے ان کو بے پروا بنا دیا یعنی ان کی ایسی عقل ماری گئی کہ خود اپنے نفع حقیقی کو نہ سمجھا۔ اور نہ حاصل کیا۔ یہی لوگ نافران ہیں اور نافرمانی کی سزا بھگتیں گے۔

اہلِ نار اور اہلِ جنّت باہم برابر نہیں۔ بلکہ جو اہلِ جنت ہیں وہ کامیاب لوگ ہیں اور اہلِ نار ناکام ہیں۔ جیسا اوپر اولٰئک ھم الفاسقون سے معلوم ہوا پس تم کو اصحاب الجنۃ میں سے ہونا چاہئے۔ اہلِ نار میں سے نہ ہونا چاہئے۔ اور مفید نصائح جس قرآن کے ذریعہ سے تم کو سنائے جاتے ہیں وہ ایسا ہے کہ اگر ہم اس قرآن کو کسی پہاڑ پر نازل کرتے اور اُس میں فہم کا مادہ رکھ دیتے اور شہوات کا مادہ نہ رکھتے تو اے مخاطب تو اُس کو دیکھتا کہ خدا کے خوف سے دب جاتا اور پھٹ جاتا یعنی قرآن فی نفسہٖ ایسا موثر اور قوی فاعل ہے مگر انسان میں بوجہ غلبۂ شہوات کے قابلیت فاسد ہو گئی جس کے سبب تاثر نہیں ہوتا پس انسان کو چاہئے کہ تحصیل طاعات و ترک معاصی سے اپنی شہوت کو مغلوب کرے تاکہ مواعظ قرآنیہ سے اس کو تاثر حاصل ہو اور احکام میں استقامت و استدامت اور ذکر و فکر نصیب ہو جس کا اوپر حکم ہوا ہے اور ان مضامین عجیبہ کو ہم لوگوں کے نفع کے لئے بیان کرتے ہیں تاکہ وہ سوچیں اور منتفع ہوں۔
وہ ایسا معبود ہے کہ اس کے سوا کوئی اور معبود بننے کے لائق نہیں وہ جاننے والا ہے پوشیدہ چیزوں کا اور ظاہر چیزوں کا۔ وہی بڑا مہربان رحم والا ہے۔ وہ ایسا معبود ہے کہ اس کے سوا کوئی اور معبود بننے کے لائق نہیں وہ بادشاہ ہے سب عیبوں سے پاک ہے۔ سب عیبوں سے سالم ہے یعنی نہ ماضی میں اس کو کوئی عیب ہوا کہ حاصل ہے قدوس کا اور نہ آئندہ ان کا احتمال ہے۔ کہ حاصل ہے سلام کا۔ اپنے بندوں کو خوف کی چیزوں سے امن دینے والا ہے۔ اپنے بندوں کی نگہبانی کرنے والا ہے یعنی آفت بھی نہیں آنے دیتا۔ اور آئی ہوئی کو بھی دور کر دیتا ہے زبردست ہے خرابی کا درست کر دینے والا ہے۔ بڑی عظمت والا ہے۔ اللہ تعالیٰ جس کی یہ شان ہے لوگوں کے

شرک سے پاک ہے۔ وہ معبودِ برحق ہے۔ پیدا کرنے والا ہے، ٹھیک ٹھیک بنانیوالا ہے یعنی ہر چیز کو حکمت کے موافق بناتا ہے۔ صورت شکل بنانے والا ہے۔ اُس کے اچھے اچھے نام ہیں جو اچھی اچھی صفتوں پر دال ہے۔ سب چیزیں اس کی تسبیح و تقدیس کرتی ہیں حالاً یا قالاً جو آسمانوں اور زمین میں ہیں۔ اور وہی زبردست حکمت والا ہے۔ پس ایسے باعظمت کے احکام کی بجا آوری ضرور اور نہایت ضرور ہے۔

صراط مستقیم کی التجا

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ۙ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۙ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ۠ اے خدا ہم کو سیدھا راستہ چلائیے۔ اُن لوگوں کا راستہ جن پر آپ کا فضل ہوا نہ اُن لوگوں کا راستہ جن پر آپ کا غضب ہوا اور نہ اُن لوگوں کا جو راستہ سے گم ہو گئے۔

مخلوق انسان کا سب سے پہلے اپنے خالق سے اس بات کی التجا کرنا کہ وہ اپنی زندگی میں جو کچھ کرے وہ خدا کی مرضی کے مطابق ہو۔ وہ ٹھیک ٹھیک وہی ہو جس سے فلاح و بہبود کا حصول یقینی ہو۔ کس درجہ اعلیٰ وارفع اخلاق کا تصور ہے پھر ساتھ ہی اُن اعلیٰ اخلاق والوں کی یاد سے روحانی اخلاق کی لہر دوڑائی گئی ہے جو پہلے گزر چکے ہیں۔

ہدایت اور فلاح

الٓمّٓ ۚ ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ ۚ فِيْهِ هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ وَيُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ وَالَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ ۚ وَبِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ ۙ اُولٰٓئِكَ عَلٰى هُدًى مِّنْ رَّبِّهِمْ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝

یہ کتاب ایسی ہے جس میں کوئی شبہ نہیں ۔ خدا سے ڈرنے والوں کو راہ بتلانے والی ہے ۔ وہ خدا سے ڈرنے والے لوگ ایسے ہیں کہ یقین لاتے ہیں غیب کی چیزوں پر اور قایم رکھتے ہیں نماز کو اور جو کچھ ہم نے ان کو دیا ہے اُس میں سے خرچ کرتے ہیں اور وہ لوگ ایسے ہیں کہ یقین رکھتے ہیں اس کتاب پر بھی جو آپ کی طرف اتاری گئی ہے اور اون کتابوں پر بھی جو آپ سے پہلے اتاری جاچکی ہیں اور آخرت پر بھی وہ لوگ یقین رکھتے ہیں پس یہ لوگ ٹھیک راہ پر ہیں جو ان کے پروردگار کی طرف سے ملی ہے اور یہی لوگ پورے کامیاب ہیں ۔

آیت شریف کی غرض متقی کی تعریف کرنا یعنی انسان کو متقی بنانا ہے ۔ اس کے لئے کہا جاتا ہے کہ غیب کی چیزوں پر یقین لانا ضرور ہے ۔ جس میں سب سے بڑی چیز خدا ہے ۔ یہ ظاہر ہے کہ مخلوق اگر اپنے خالق کو ہی نہ جانے بلکہ اپنے معبود سے ہی بے خبر ہو تو یہ سب سے بڑی بداخلاقی ہوگی ۔

اس کے بعد نماز کی شرط ہے ۔ اور نماز کی تعریف میں ایک جگہ ہے ۔ اِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ ۔ بے شک نماز روک دیتی ہے ہر برائی اور ہر ناپسندیدہ امر سے ۔

پھر ابنائے جنس کے ساتھ مالی سلوک کی شرط ہے ۔ اس کے لئے الفاظ ایسے لائے گئے ہیں جو ہر طرح کے انفاق کو شریک ہیں ۔ ظاہر ہے کہ یہ اُسی اخلاق کی تعلیم ہے جس کی حد سے زیادہ ضرورت ہے ۔ کیونکہ ایک شخص زبان سے بہت کچھ اخلاق کی تعریف کرتا ہے ۔ اور جسمانی اخلاق میں کمی نہیں کرتا ۔ مگر ننگے سردیوں کے مارے بھوکے فاقہ کش کے لئے تو کھانے کپڑے کی ضرورت ہے ۔ تو جو شخص اپنے مال کی محبت سے

غالب آگیا۔ اور اُس نے حاجتمندوں پر اس کو خرچ کیا۔ وہ یقیناً مالی اخلاق کی صفت سے بھی متصف ہو گیا۔ اس کے بعد قرآنی اخلاق پہ ایمان لانے کی تاکید ہے مگر ساتھ ہی یہ اشارہ بھی ہے کہ یہ کوئی نئی چیز نہیں۔ قرآنی اخلاق وہی ہیں جو اس سے پہلے کی آسمانی کتابوں میں تھے۔ اسی لئے کہا گیا کہ اُن کتابوں کا ماننا بھی ایک مسلمان کو ضروری ہے۔

دیکھنے کی بات ہے کہ کس عالمگیر اخلاق کا سبق دیا گیا ہے اور کس طرح کُل انسانوں کے ساتھ رشتہ قائم کرنے کی سبیل نکالی گئی ہے۔ اور کیونکر مذاہبِ عالم کی صداقت کا اظہار کر کے پیروانِ مذاہب کو وحدت کی تعلیم دی گئی۔ قرآنِ مجید کی اس وسعتِ اخلاق کی تعلیم کا ہر جگہ یہی حال ہے۔ اس کے بعد ارشاد باری ہے کہ آخرت کے دن کا یقین کرنا بھی ضروری ہے۔ یہی وہ مقام ہے جہاں سے مذہبی تعلیم کی اشد ضرورت ثابت ہوتی ہے۔ اور یہیں سے روئے زمین پر حکومت الٰہی کی حاجت معلوم ہوتی ہے۔

آخرت کا یقین ہر شخص کو مجبور کر دیتا ہے کہ وہ نیک و بد میں تمیز کرے۔ پھونک پھونک کر قدم رکھے۔ مسئولیت کا سوال اس بات کا مجاز باقی نہیں رکھتا کہ انسان شترِ بے مہار ہو کر جو جی میں آئے کرے۔ اور اخلاق ایسی چیز کو اختیاری شے سمجھے۔ بلکہ انسان کا یہ فرض ہے کہ وہ بد اخلاقی سے بچے اور اخلاق کی عادت ڈالے۔

چونکہ شروع میں سیدھے راستے کی خدا سے التجا کی گئی تھی تو اللہ تعالیٰ نے قرآنِ مجید اور اُس کے اُن اُصولی اخلاق کو پیش کیا جو جمیع اخلاق کے لئے بطور اساس کے ہیں۔ اور فرمایا کہ اس کتاب اور اُس کے ان اخلاق کے حاملین و جامعین ہی سیدھے راستہ پر ہیں اور کامیابی بھی انہی کے حصہ کی چیز ہے۔

منافقت کی بُرائی

فِیْ قُلُوْبِہِمْ مَّرَضٌ ان کے دلوں میں بڑا مرض ہے۔ منافق کو سوسائٹی کے لئے خطرہ سمجھا جاتا ہے اور منافقت کو ایک ایسی برائی سے تعبیر کیا جاتا ہے جو ایک گھر سے آگ لگ کر ساری بستی کو جلا کر خاک سیاہ کر دے۔ اسی لئے بعد کی آیت میں ارشاد ہوا وَاِذَا قِیْلَ لَھُمْ لَا تُفْسِدُوْا فِی الْاَرْضِ قَالُوْٓا اِنَّمَا نَحْنُ مُصْلِحُوْنَ ہ اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ فساد مت کرو زمین میں تو کہتے ہیں ہم اصلاح ہی کرنے والے ہیں۔

گویا منافقت وہ بد اخلاقی ہے جس سے زمین پر فساد پھیلایا جاتا ہے لہٰذا قرآن مجید نے سختی کے ساتھ اس کے انسداد کی طرف توجہ کی ہے اور طرح طرح سے اس کی برائی کو بیان کیا ہے۔

حق و باطل کا امتیاز

وَلَا تَلْبِسُوا الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ وَتَکْتُمُوا الْحَقَّ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ہ اور مخلوط مت کرو حق کو ناحق کے ساتھ اور پوشیدہ بھی مت کرو حق کو اس حالت میں کہ تم اس کو جانتے بھی ہو۔

برائیاں بڑھتے بڑھتے خوبیوں کے شمار میں ہو جاتی ہیں۔ آج اس کی مثال ہر طرف نظر آئے گی۔ وکالت خانوں کو جا کر دیکھو۔ عدالتوں میں اس کا پتہ لگاؤ۔ حالانکہ یہ وہ مقام ہے جہاں حق کو حق اور باطل کو باطل ہونا چاہئے تھا اس لئے حق و باطل میں امتیاز قائم رکھنے کی تاکید کی گئی۔ اور یہ بھی کہا گیا کہ حق کو چھپانا بھی گناہ ہے اور پھر جان بوجھ کر ایسا کرنا یہ تو اور بھی شدید ہے۔

دوسروں کو نصیحت اپنے کو فضیحت

اَتَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَتَنْسَوْنَ اَنْفُسَكُمْ ۝ کیا غضب ہے کہ دوسروں کو نیک کام کرنے کو کہتے ہو اور اپنی خبر نہیں لیتے۔

بعض وقت اپنے عیب چھپانے کے لئے بھی یہ کیا جاتا ہے کہ دوسروں کو نیک بات کی تعلیم دی جاتی ہے تاکہ لوگ اس کو بُرائی سے متہم نہ کریں۔ اس لئے کہا گیا۔ اخلاق کا وعظ کہنے والے کو بے عمل نہیں بننا چاہیے۔

عمل صالح

اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَالَّذِیْنَ هَادُوْا وَالنَّصٰرٰی وَالصَّابِئِیْنَ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَعَمِلَ صَالِحًا فَلَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَلَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَلَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ ۝ بہ تحقیق بات ہے کہ مسلمان اور یہودی اور نصاریٰ اور فرقہ صابئین ان میں سے جو بھی اللہ تعالیٰ اور روز قیامت پر یقین رکھتا ہو اور کام اچھے کرے تو ایسوں کے لئے اُن کا اجر ہے اُن کے پروردگار پر۔ اور ان پر کسی طرح کا اندیشہ بھی نہیں۔ اور نہ وہ مغموم ہوں گے۔

اس آیت شریف نے ہر قوم و ملک کے لئے بڑی عمومیت کا اظہار کیا ہے اور سب کو ایک ہی قسم کی دعوت دی ہے اور یہ بھی بتلا دیا ہے کہ پہلے سے کوئی کتنا ہی خراب ہو مگر جب اُس نے اپنی حالت کو بدلا تو اب وہ خدا کے دربار میں مقبول ہے۔

اللہ پر ایمان لانے، آخرت کا یقین کرنے کے ساتھ ہی عمل صالح کو بھی ضروری کر دیا گیا ہے۔ اس لزوم کا پتہ قرآن مجید میں ہر جگہ ملے گا۔ جو اخلاقیین کے لئے خاص طور پر قابل لحاظ ہے۔ اس اہتمام کے ساتھ ایمان اور عمل صالح کی جا بجا تکرار ہے اور ایسے لوگوں کو اصحاب الجنۃ ج هُمْ فِیْهَا خٰلِدُوْنَ ۝ کی خوشخبری سے نوازا گیا ہے۔

حق اللہ حق العباد

لَا تَعْبُدُوْنَ اِلَّا اللّٰهَ وَبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا وَّذِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَقُوْلُوْا لِلنَّاسِ حُسْنًا وَّاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ۔ عبادت نہ کرنا بجز اللہ تعالیٰ کے اور ماں باپ کی اچھی طرح خدمتگزاری کرنا اور اہلِ قرابت کی بھی اور بے باپ کے بچوں کی بھی۔ اور غریب محتاجوں کی بھی۔ اور عام لوگوں سے بات اچھی طرح کہنا اور پابندی رکھنا نماز کی اور ادا کرتے رہنا زکوٰۃ۔

یہ دین کی تعلیم ہے جس کو قرآنِ مجید نے اپنی زبان میں دُہرایا ہے۔ چند لفظوں میں کتنی باتوں کا بیان کر کے رکھ دیا ہے۔ حق اللہ اور حق العباد ہر دو کے ادا کرنے کی تاکید فرمائی۔ ایک عالمگیر برادرانہ حقوق کی ادائیگی کا سبق پڑھایا۔ وہ بھی زبانی نہیں بلکہ مالی اور عملی۔

عام لوگوں کے ساتھ اچھی طرح بات کرنے کی فہمائش کر کے حیوان صفت ہونے سے بچایا۔ انسانیت کے راز کو سمجھایا۔

یہ جو کچھ کہا گیا ہر حال میں لوازمات سے قرار پایا۔ یعنی زکوٰۃ کی خصوصیت اس کے علاوہ اُس کو اس سے کوئی سروکار نہیں۔ زکوٰۃ کا اخلاقی فلسفہ تو نہایت ہی

معافی اور درگزر

فَاعْفُوْا وَاصْفَحُوْا۔ معاف کرو اور درگزر کرو۔ معافی اور درگزر کرنے کے زرّین اُصول بڑے بڑے اہم افسوسناک واقعات کو مٹا دیتے۔ اور بڑی بڑی شکایتوں پر پانی پھیر دیتے ہیں۔ قانون اور ضابطہ۔ جرم اور سزا کی تاکید کرتا ہے

لیکن معافی اور درگزر کا استثناء بعض اوقات اس سے بھی بڑھ کر موثر حربہ اور زیادہ سود مند ہے۔
قرآن مجید نے جس مذہب کو پیش کیا۔ اور جن اوامر و نواہی عبادات اور اخلاق کی بجاآوری پر زور دیا وہ اس عقیدے کی وجہ سے کہیں سے کہیں پہنچ جاتا ہے وَمَا تُقَدِّمُوا لِأَنفُسِكُم مِّنْ خَيْرٍ تَجِدُوهُ عِندَ اللَّهِ اور جو کام بھی اپنی بھلائی کے واسطے جمع کرتے رہو گے۔ حق تعالیٰ کے پاس اس کو پاؤ گے۔

انسانی زندگی کی ہر حرکت کو اللہ کے رنگ میں رنگ کر اس کو کچھ سے کچھ کر دیا ہے۔ صِبْغَةَ اللَّهِ ۖ وَمَنْ أَحْسَنُ مِنَ اللَّهِ صِبْغَةً۔ اللہ کا رنگ اور اللہ کے رنگ سے کون سا رنگ خوبتر ہو سکتا ہے۔ کی صراحت کر کے انسانوں کو مجسم اخلاق بننے پر مجبور کر دیا ہے۔ ہر امر کو حقائق پر مبنی قرار دیکر صداقت کی مہیا دی ہے۔ رسول کو سمجھا کر اتباع کرنے والوں کو گویا سمجھا دیا ہے اور ان کو ہر قسم کے شک سے پاک کر دیا ہے۔ انسانوں کی نفسانی خواہشات سے ایک جگہ بچنے کو یوں کہا۔ وَلَئِنِ اتَّبَعْتَ أَهْوَاءَهُم مِّن بَعْدِ مَا جَاءَكَ مِنَ الْعِلْمِ ۙ إِنَّكَ إِذًا لَّمِنَ الظَّالِمِينَ ۝ اور اگر آپ ان کے نفسانی خیالات کو اختیار کر لیں۔ درآنحالیکہ آپ کے پاس علم آچکا ہے تو یقیناً آپ ظالموں میں شمار ہوں گے دوسری جگہ یوں ہے۔ الْحَقُّ مِن رَّبِّكَ ۖ فَلَا تَكُونَنَّ مِنَ الْمُمْتَرِينَ ۝ قرآنی احکام بیشک من جانب اللہ ہیں۔ سو آپ ہرگز شک و شبہ والوں میں سے نہ ہوں۔

اخلاقی کمزوری کا ایک بڑا سبب

وَتَخْشَى النَّاسَ ۖ وَاللَّهُ أَحَقُّ أَن تَخْشَاهُ۔ اور انسانوں سے ڈرتے ہو حالانکہ اللہ اس بات کا زیادہ حقدار ہے۔ کہ اُس سے ڈرا جائے۔ ایک جگہ اور فرمایا!

فَلَا تَخْشَوْهُمْ وَاخْشَوْنِیْ ہ ان سے نہ ڈرو اور مجھ سے ڈرتے رہو۔

حکومت کا خوف۔ قید و بند کا خوف۔ جاہ و منصب کا خوف۔ گویا ایک انسان

ہزاروں خوف میں گھر کر اخلاقی کمزوریوں کا اکثر مظاہرہ کرتا ہے۔ ان سب کا ایک

ہی علاج بتایا گیا کہ خدا سے ڈرنے لگو پھر سارے خوف دور ہو جائیں گے۔

عقائد۔ اعمال۔ اخلاق

لَیْسَ الْبِرَّ اَنْ تُوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَلٰكِنَّ الْبِرَّ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْمَلٰٓىٕكَةِ وَالْكِتٰبِ وَالنَّبِیّٖنَ ج وَاٰتَى الْمَالَ عَلٰى حُبِّهٖ ذَوِی الْقُرْبٰى وَالْیَتٰمٰى وَالْمَسٰكِیْنَ وَابْنَ السَّبِیْلِ وَالسَّآىٕلِیْنَ وَفِی الرِّقَابِ ج وَاَقَامَ الصَّلٰوةَ وَاٰتَى الزَّكٰوةَ ط وَالْمُوْفُوْنَ بِعَهْدِهِمْ اِذَا عٰهَدُوْا ج وَالصّٰبِرِیْنَ فِی الْبَاْسَآءِ وَالضَّرَّآءِ وَحِیْنَ الْبَاْسِ ط اُولٰٓىٕكَ الَّذِیْنَ صَدَقُوْا ط وَاُولٰٓىٕكَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ ہ

کچھ سارا کمال اسی میں نہیں ہے کہ تم اپنا منہ مشرق کو کر لو۔ یا مغرب کو لیکن کمال تو یہ ہے کہ کوئی شخص اللہ تعالیٰ پر یقین رکھے اور قیامت کے دن پر اور فرشتوں پر اور آسمانی کتابوں پر اور پیغمبروں پر۔ اور مال دیتا ہو اللہ کی محبت میں رشتہ داروں کو اور یتیموں کو اور محتاجوں کو اور مسافروں کو اور سوال کرنے والوں کو۔ اور گردن چھڑانے میں اور نماز کی پابندی رکھتا ہو اور زکوٰۃ بھی ادا کرتا ہو۔ اور جو اشخاص اپنے عہدوں کو پورا کرنے والے ہوں جب عہد کرلیں اور وہ لوگ مستقل رہنے والے ہوں تنگدستی میں اور بیماری میں اور قتال میں۔ یہ لوگ ہیں جو سچے ہیں اور یہی لوگ ہیں جو متقی ہیں۔

قرآنی احکام کا حاصل عقائد۔ اعمال۔ اور اخلاق ہیں۔ یہ بطور کلیات کے ہیں اور تمام جزئیات ان ہی کے تحت ہیں۔ آیت شریف میں ان ہی کا بیان ہوا۔ اور ایک خاص انداز میں زور دیا گیا۔ کہ حقیقت میں نیکی ان ہی کو سمجھنا چاہیئے۔

محسنین

وَاَنْفِقُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ وَلَا تُلْقُوْا بِاَیْدِیْکُمْ اِلَی التَّہْلُکَۃِ وَاَحْسِنُوْا ج اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الْمُحْسِنِیْنَ ہ اور تم لوگ خرچ کیا کرو اللہ کی راہ میں اور اپنے آپ کو اپنے ہاتھوں تباہی میں مت ڈالو۔ اور کام اچھے کیا کرو۔ بلاشبہ اللہ تعالےٰ اچھے کام کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔

اگرچہ آیت شریف خاص موقع کے لئے ہے۔ لیکن حکم عام ہے خدا کے راستے میں نہیں خرچ کرنا اپنے کو ہلاکت میں ڈالنا ہے۔ پھر خرچ کرنا بھی خوشی اور اچھی نیت کیساتھ ہو۔

یتیم کا حق

وَیَسْئَلُوْنَکَ عَنِ الْیَتٰمٰی ط قُلْ اِصْلَاحٌ لَّھُمْ خَیْرٌ ط اور لوگ آپ سے یتیم بچوں کا حکم پوچھتے ہیں۔ آپ فرما دیجئے کہ ان کی مصلحت کی رعایت رکھنا زیادہ بہتر ہے۔

یتیموں کا حق دینے کے بارے میں پوری احتیاط کی تاکید ہے۔ کہا گیا تھا کہ یتیموں کا مال کھانا ایسا ہے جیسا دوزخ کے انگارے پیٹ میں بھرنا۔ اب اس آیت میں کہا جاتا ہے کہ اصل مقصود ہمارا ان کے اموال کھانے کی ممانعت سے یہ ہے کہ ان کی مصلحت کو ضائع نہ کیا جائے۔

قسم

وَلَا تَجْعَلُوا اللّٰہَ عُرْضَۃً لِّاَیْمَانِکُمْ اَنْ تَبَرُّوْا وَتَتَّقُوْا

وَتُصْلِحُوْا بَیْنَ النَّاسِ ط وَاللّٰہُ سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ ہ اور اللہ کو اپنی قسموں کے
ذریعہ سے ان امور کا حجاب مت بناؤ کہ تم نیکی کے اور تقوے کے اور اصلاح فیما بین
خلق کے کام کرو۔ اور اللہ تعالیٰ سب کچھ سنتے ہیں جانتے ہیں۔

ممانعت اس بات کی کی جارہی ہے کہ اللہ کے نام کی قسم کھا کر کسی نیک کام سے
اپنے کو باز مت رکھو یعنی اللہ کے نام کی یہ قسم کھاؤ کہ ہم یہ نیک کام نہ کریں گے۔

جس بات سے آدمی قسم کھاتا ہے اس سے رک جاتا ہے تو جب اس نے ایسے
امور میں اللہ کی قسم کھائی تو گویا قسم کھا کر ان کاموں کا حجاب اللہ کے نام کو بنا دیا حالانکہ
اللہ کے نام سے تو نیک کام زیادہ کرنا چاہئے اس نے الٹا برتاؤ کیا۔ اس لئے ایسی بات
پر قسم کھانا اور زیادہ برا ہوا اور یوں نیک کام کا ترک کرنا ویسے بغیر قسم کے بھی برا ہے۔

احسان کی تاکید

وَاَنْ تَعْفُوْٓا اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰی ط وَلَا تَنْسَوُا الْفَضْلَ بَیْنَکُمْ ط
اور تمہارا معاف کر دینا تقوے سے زیادہ قریب ہے اور آپس میں احسان کرنے سے غفلت

معاف کرنے سے ثواب ملتا ہے۔ اور ثواب کا کام کرنا تقوے کی بات ہے
اور آپس میں احسان اور رعایت کرنے سے جو ایک سے دوسرے کو فائدہ پہنچتا ہے وہ ظاہر ہے

انفاق کا عوض

مَنْ ذَا الَّذِیْ یُقْرِضُ اللّٰہَ قَرْضًا حَسَنًا فَیُضٰعِفَہٗ لَہٗ
اَضْعَافًا کَثِیْرَۃً ط کون شخص ہے جو اللہ تعالیٰ کو قرض دے اچھے طور پر قرض دینا پھر
اللہ تعالیٰ اس کو بڑھا کر بہت سے حصے کر دیوے۔

اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کی بڑائی بیان کی جاتی ہے اور اس کو ایسا اہم اور

ضروری بتایا گیا گویا قرض دینا ہے۔ اور وہ بھی اللہ کو۔ یہ مجازاً اور اہمیت کے لئے ہے ورنہ انسان کے پاس جو کچھ ہے وہ خدا ہی کی ملک ہے۔ مطلب یہ ہے کہ جیسے قرض کا عوض ضروری دیا جاتا ہے اسی طرح تمھارے انفاق کا عوض ضروری ملیگا۔

قرض کی ادائگی ہی نہیں بلکہ اس کو بڑھاکر دیا جائے گا اور بڑھانے کا یہ حال ہوگا کہ اگر ایک خرما اللہ کی راہ میں خرچ کیا جائے تو خدا تعالیٰ اس کو اتنا بڑھاتا ہے کہ وہ اُحد پہاڑ سے بڑا ہو جاتا ہے۔

نیک کاموں پر خرچ کرنے کی تحریص

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ يَوْمٌ لَّا بَيْعٌ فِيْهِ وَلَا خُلَّةٌ وَّلَا شَفَاعَةٌ ؕ اے ایمان والو خرچ کرلو ان چیزوں سے جو ہم نے تم کو دی ہیں قبل اس کے کہ وہ دن آجائے جس میں نہ تو خرید و فروخت ہوگی اور نہ دوستی ہوگی اور نہ کوئی سفارش ہوگی۔

مرنے سے پہلے اللہ کا دیا اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کی تاکید ہے کیونکہ قیامت کے دن کوئی چیز اعمال خیر کا بدل نہ ہوسکیگی۔ وہ خرید و فروخت کا دن ہی نہیں کہ کوئی چیز دیکر اعمال خرید لوگے۔ اور نہ ایسی دوستی ہوگی کہ کوئی تم کو اپنے اعمالِ خیر دیدے اور نہ بلا اذنِ الٰہی کسی کی کوئی سفارش ہوگی جس سے اعمالِ خیر کی تم کو حاجت نہ رہے۔

مطلب یہ ہے کہ جو عمل خیر دنیا میں فوت ہوجائے گا پھر وہاں اس کا حصول ناممکن ہے اور جو کچھ آج تم کرلوگے حقیقت میں وہی تمھارا ہے۔

جس انداز میں انفاق فی سبیل اللہ کی طرف آیت شریف میں توجہ دلائی گئی ہے وہ قابلِ لحاظ ہے حقیقت کے سمجھ لینے کے بعد ممکن نہیں کہ قلوب میں اس کا اثر نہ ہو۔

خیرات میں اخلاص

مَثَلُ الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَمَثَلِ حَبَّةٍ
اَنْۢبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ فِيْ كُلِّ سُنْۢبُلَةٍ مِّائَةُ حَبَّةٍ ؕ وَاللّٰهُ
يُضٰعِفُ لِمَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ۝ اَلَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ
اَمْوَالَهُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ لَا يُتْبِعُوْنَ مَآ اَنْفَقُوْا مَنًّا وَّ
لَآ اَذًى ۙ لَّهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۚ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ
وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝ قَوْلٌ مَّعْرُوْفٌ وَّمَغْفِرَةٌ خَيْرٌ مِّنْ صَدَقَةٍ
يَّتْبَعُهَآ اَذًى ؕ وَاللّٰهُ غَنِيٌّ حَلِيْمٌ ۝ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُبْطِلُوْا
صَدَقٰتِكُمْ بِالْمَنِّ وَالْاَذٰى ۙ كَالَّذِيْ يُنْفِقُ مَالَهٗ رِئَآءَ النَّاسِ
وَلَا يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ فَمَثَلُهٗ كَمَثَلِ صَفْوَانٍ
عَلَيْهِ تُرَابٌ فَاَصَابَهٗ وَابِلٌ فَتَرَكَهٗ صَلْدًا ؕ لَا يَقْدِرُوْنَ
عَلٰى شَيْءٍ مِّمَّا كَسَبُوْا ؕ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكٰفِرِيْنَ ۝ وَمَثَلُ
الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمُ ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ وَتَثْبِيْتًا
مِّنْ اَنْفُسِهِمْ كَمَثَلِ جَنَّةٍۢ بِرَبْوَةٍ اَصَابَهَا وَابِلٌ فَاٰتَتْ
اُكُلَهَا ضِعْفَيْنِ ۚ فَاِنْ لَّمْ يُصِبْهَا وَابِلٌ فَطَلٌّ ؕ وَاللّٰهُ بِمَا
تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ۝ اَيَوَدُّ اَحَدُكُمْ اَنْ تَكُوْنَ لَهٗ جَنَّةٌ
مِّنْ نَّخِيْلٍ وَّاَعْنَابٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۙ لَهٗ فِيْهَا مِنْ
كُلِّ الثَّمَرٰتِ ۙ وَاَصَابَهُ الْكِبَرُ وَلَهٗ ذُرِّيَّةٌ ضُعَفَآءُ ۚ ۖ
فَاَصَابَهَآ اِعْصَارٌ فِيْهِ نَارٌ فَاحْتَرَقَتْ ؕ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ

لَكُمُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّكُمْ تَتَفَكَّرُوْنَ ۝ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْفِقُوْا
مِنْ طَيِّبٰتِ مَا كَسَبْتُمْ وَمِمَّآ اَخْرَجْنَا لَكُمْ مِّنَ الْاَرْضِ ۠ وَلَا
تَيَمَّمُوا الْخَبِيْثَ مِنْهُ تُنْفِقُوْنَ وَلَسْتُمْ بِاٰخِذِيْهِ اِلَّآ اَنْ
تُغْمِضُوْا فِيْهِ ۭ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ حَمِيْدٌ ۝ اَلشَّيْطٰنُ
يَعِدُكُمُ الْفَقْرَ وَيَاْمُرُكُمْ بِالْفَحْشَاۗءِ ۚ وَاللّٰهُ يَعِدُكُمْ مَّغْفِرَةً
مِّنْهُ وَفَضْلًا ۭ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ۔ بقرہ ۲۶ و ۲۷۔ جو لوگ اللہ کی
راہ میں اپنے مالوں کو خرچ کرتے ہیں ان کے خرچ کئے ہوئے مالوں کی حالت ایسی ہے
جیسے ایک دانہ کی حالت جس سے سات سات بالیاں جس میں ہر بال کے اندر سو دانے
ہوں اور یہ افزونی خدا تعالیٰ جس کو چاہتا ہے عطا فرماتا ہے اور اللہ تعالیٰ بڑی وسعت
والا ہے جاننے والا ہے۔ جو لوگ اپنا مال اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں پھر خرچ کرنے
کے بعد نہ تو احسان جتلاتے ہیں اور نہ آزار پہنچاتے ہیں۔ ان لوگوں کو ان کا ثواب ملیگا
ان کے پروردگار کے پاس اور نہ اُن پر کوئی خطرہ ہوگا اور نہ یہ مغموم ہوں گے۔

مناسب بات کہہ دینا اور درگذر کرنا بہتر ہے ایسی خیرات سے جس کے بعد آزار پہنچایا
جائے اور اللہ تعالیٰ غنی ہے اور حلیم ہے۔

اے ایمان والو تم احسان جتلا کر یا ایذا پہنچا کر اپنی خیرات کو برباد مت کرو جس طرح
وہ شخص جو اپنا مال خرچ کرتا ہے لوگوں کو دکھلانے کی غرض سے اور ایمان نہیں رکھتا اللہ پر
اور یوم قیامت پر سو اُس شخص کی حالت ایسی ہے جیسے ایک چکنا پتھر جس پر کچھ مٹی ہو
پھر اُس پر زور کی بارش پڑ جائے سو اُس کو بالکل صاف کر دے۔ ایسے لوگوں کو اپنی
کمائی ذرا بھی ہاتھ نہ لگے گی۔ اور اللہ تعالیٰ کافروں کو رستہ نہیں بتلائیگا۔

اور ان لوگوں کے خرچ کئے ہوئے مال کی حالت جو اپنے مالوں کو خرچ کرتے ہیں
اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی کی غرض سے اور اس غرض سے کہ اپنے نفسوں میں پختگی پیدا کریں۔
مثل حالت ایک باغ کے ہے۔ جو کسی ٹیکرے پر ہو کہ اس پر زور کی بارش پڑی ہو پھر وہ
دوگنا پھل لایا ہو۔ اور اگر ایسے زور کا مینہ نہ پڑے تو ہلکی پھوار بھی اس کو کافی ہے اور
اللہ تعالیٰ تمہارے کاموں کو خوب دیکھتا ہے۔
بھلا تم میں سے کسی کو یہ بات پسند ہے کہ اس کا ایک باغ ہو کھجوروں کا اور انگوروں کا
اس کے نیچے نہریں چلتی ہوں۔ اس شخص کے ہاں اس باغ میں اور بھی ہر قسم کے میوے ہو
اور اس شخص کا بڑھاپا آگیا ہو اور اس کے اہل و عیال بھی ہوں جن میں قوت نہیں۔
سو اس باغ پر ایک بگولہ آئے جس میں آگ ہو۔ پھر وہ باغ جل جائے۔ اللہ تعالیٰ تمہارے
لئے اسی طرح نظائر بیان کرتا ہے تاکہ تم سوچا کرو۔
اے ایمان والو خرچ کیا کرو عمدہ چیز کو اپنی کمائی میں سے اور اس میں سے جو کہ
ہم نے تمہارے لئے زمین سے پیدا کیا ہے اور ردّی چیز کی طرف نیت مت لیجایا کرو
کہ اس میں سے خرچ کرو حالانکہ تم کبھی اس کے لینے والے نہیں ہاں مگر چشم پوشی
کر جاؤ اور یہ یقین کر رکھو کہ اللہ کسی کا محتاج نہیں تعریف کے لائق ہے۔
شیطان تم کو محتاجی سے ڈراتا ہے اور تم کو بری بات کا مشورہ دیتا ہے اور اللہ
تم سے وعدہ کرتا ہے اپنی طرف سے گناہ معاف کر دینے کا اور زیادہ دینے کا اور اللہ
وسعت والا ہے خوب جاننے والا ہے۔

حکمت

وَمَنْ يُؤْتَ الْحِكْمَةَ فَقَدْ أُوتِيَ خَيْرًا كَثِيرًا ۚ اور جسکو

دین کا فہم مل جائے اُس کو بڑی خیر کی چیز مل گئی۔

دین کے معاملات کی سمجھ کا بیان ہوتا ہے مطلب یہ ہے کہ دائمی مسرت کا مقام دار آخرت ہے اور دین اس کے حصول کا سبب تو دنیا کی کوئی نعمت اُس کے مقابلہ کی نہیں ہو سکتی۔

غصے کا ضبط کرنا

اَلَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ فِي السَّرَّاۗءِ وَالضَّرَّاۗءِ وَالْكٰظِمِيْنَ الْغَيْظَ وَالْعَافِيْنَ عَنِ النَّاسِ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ۔ ایسے لوگ جو کہ خرچ کرتے ہیں فراغت میں اور تنگی میں اور غصہ کے ضبط کرنے والے اور لوگوں سے درگذر کرنے والے۔ اور اللہ تعالیٰ ایسے نیکو کاروں کو محبوب رکھتا ہے۔

ظلم

وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ الظّٰلِمِيْنَ ۔ اور اللہ ظلم کرنے والوں سے محبت نہیں رکھتا۔

مستقل مزاجی

وَاللّٰهُ يُحِبُّ الصّٰبِرِيْنَ ۔ اللہ تعالیٰ مستقل مزاجوں کو دوست رکھتا ہے۔

عورت کا حق

وَاٰتُوا النِّسَاۗءَ صَدُقٰتِهِنَّ نِحْلَةً ۔ اور تم لوگ بی بیوں کا مہر خوشی دلی سے دیا کرو

خوبی کیساتھ گذران

وَعَاشِرُوْهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ ۚ فَاِنْ كَرِهْتُمُوْهُنَّ فَعَسٰٓى اَنْ تَكْرَهُوْا شَـيْـــًٔـا وَّيَجْعَلَ اللّٰهُ فِيْهِ خَيْرًا كَثِيْرًا ۔ اور ان عورتوں کے ساتھ خوبی کے ساتھ گذران کیا کرو۔ اور اگر وہ تم کو ناپسند ہوں تو ممکن ہے کہ تم ایک شے کو ناپسند کرو۔ اور اللہ تعالیٰ اُس کے اندر کوئی بڑی منفعت رکھ دے۔

مال دیکر لینا

وَاِنْ اَرَدْتُّمُ اسْتِبْدَالَ زَوْجٍ مَّكَانَ زَوْجٍ ۙ وَّاٰتَيْتُمْ اِحْدٰىهُنَّ قِنْطَارًا فَلَا تَاْخُذُوْا مِنْهُ شَيْـًٔا ؕ

اور اگر تم بجائے ایک بیوی کے دوسری بیوی کرنا چاہو اور تم اُس ایک کو انبار کا انبار مال دے چکے ہو تو تم اُس میں سے کچھ بھی مت لو۔

حرام مال

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَاْكُلُوْٓا اَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ

اے ایمان والو آپس میں ایک دوسرے کا مال ناحق طور پر مت کھاؤ۔

حرام مال کی ہر ایک قسم پر یہ حکم حاوی ہے اور منع کر دیا گیا ہے کہ ناجائز طریقے پر حصولِ مال اور حصول روزی سے نیچے رہنا چاہیئے۔ چوری۔ رشوت۔ بے ایمانی۔ غاصبانہ قبضہ۔ اور زور و ظلم کی ہر قسم کو ممنوع قرار دیدیا گیا ہے۔

ہمسایے کا حق

وَاعْبُدُوا اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْـًٔا وَّبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا وَّبِذِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَالْجَارِ ذِي الْقُرْبٰى وَالْجَارِ الْجُنُبِ وَالصَّاحِبِ بِالْجَنْۢبِ وَابْنِ السَّبِيْلِ ۙ وَمَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ مَنْ كَانَ مُخْتَالًا فَخُوْرَا ۙ اور تم اللہ تعالیٰ کی عبادت اختیار کرو۔ اور اُس کے ساتھ کسی چیز کو شریک مت کرو۔ اور والدین کے ساتھ اچھا معاملہ کرو۔ اور اہلِ قرابت کے ساتھ بھی اور یتیموں کے ساتھ بھی اور غریب غرباء کے ساتھ بھی اور پاس والے پڑوسی کے ساتھ بھی اور دور والے پڑوسی کے ساتھ بھی اور ہم مجلس کے ساتھ بھی اور راہگیر کے

ساتھ بھی۔ اور اُن کے ساتھ بھی جو تمہارے مالکانہ قبضہ میں ہیں۔ بیشک اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں سے محبت نہیں رکھتا جو اپنے کو بڑا سمجھتے ہوں، شیخی باز ہوں۔

امانت داری

اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُكُمْ اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمٰنٰتِ اِلٰٓى اَهْلِهَا ۙ وَاِذَا حَكَمْتُمْ بَيْنَ النَّاسِ اَنْ تَحْكُمُوْا بِالْعَدْلِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ نِعِمَّا يَعِظُكُمْ بِهٖ ۭ بیشک تم کو اللہ تعالیٰ اس بات کا حکم دیتا ہے کہ اہل حقوق کو اُن کے حقوق پہنچایا کرو۔ اور یہ کہ جب لوگوں کا تصفیہ کیا کرو تو عدل سے تصفیہ کیا کرو۔ بیشک اللہ تعالیٰ جس بات کی تم کو نصیحت کرتا ہے وہ بات بہت اچھی ہے۔

سرگوشیاں

لَا خَيْرَ فِيْ كَثِيْرٍ مِّنْ نَّجْوٰىھُمْ اِلَّا مَنْ اَمَرَ بِصَدَقَةٍ اَوْ مَعْرُوْفٍ اَوْ اِصْلَاحٍۢ بَيْنَ النَّاسِ ۔ عام لوگوں کی اکثر سرگوشیوں میں خیر نہیں ہوتی ہاں مگر جو لوگ ایسے ہیں کہ خیرات کی یا اور کسی نیک کام کی یا لوگوں میں باہم اصلاح کر دینے

صلح

وَالصُّلْحُ خَيْرٌ ۭ اور صلح بہتر ہے۔ عام لفظ ہے جس سے صلح کی خوبی بیان کی جاتی ہے اور ترغیب دلائی جاتی۔ نیز اس کی حکمتوں کی طرف اشارہ کیا جاتا ہے۔

بُری بات

لَا يُحِبُّ اللّٰهُ الْجَــهْرَ بِالسُّوْۗءِ مِنَ الْقَوْلِ ۔ اللہ تعالےٰ بُری بات زبان پر لانے کو پسند نہیں کرتا ہے۔

ایفائے عہد

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَوْفُوْا بِالْعُقُوْدِ۔ اے ایمان والو عہدوں کو پورا کرو۔
ایمان لانے کا لازمی فائدہ اور خاصہ بتایا جاتا ہے کہ ایفائے عہد ہے یعنی ایمان کا تقضا
ہے کہ جو عہد کیا جائے وہ پورا بھی کیا جائے۔

تعاون

وَتَعَاوَنُوْا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى ص وَلَا تَعَاوَنُوْا عَلَى الْاِثْمِ
وَالْعُدْوَانِ ص اور نیکی اور تقویٰ میں ایک دوسرے کی اعانت کرتے رہو اور گناہ
اور زیادتی میں ایک دوسرے کی اعانت مت کرو۔
مطلب یہ ہے کہ اچھے کام خود بھی کرو اور دوسروں کو بھی اس کے کرنے کی ترغیب
دو اور اگر اُن کی رغبت ادھر ہو تو اپنی طرف سے ایسی کوشش کرو کہ اُن کو مدد ملے۔
اسی طرح بُرے کام خود بھی نہ کرو اور نہ کسی کو کرنے دو۔ بُرے کام کرنے والوں
کے ساتھ کسی قسم کا تعاون نہ کرو۔

گواہی

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُوْنُوْا قَوّٰمِيْنَ لِلّٰهِ شُهَدَآءَ بِالْقِسْطِ
وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَاٰنُ قَوْمٍ عَلٰٓى اَلَّا تَعْدِلُوْا ط اے ایمان
والو اللہ تعالیٰ کے لئے پوری پابندی کرنے والے انصاف کے ساتھ شہادت ادا کرنے
والے رہو۔ اور کسی خاص لوگوں کی عداوت تم کو اس پر باعث نہ ہو جائے کہ تم عدل نہ کرو

قتل نفس

مَنْ قَتَلَ نَفْسًۢا بِغَيْرِ نَفْسٍ اَوْ فَسَادٍ فِى الْاَرْضِ
فَكَاَنَّمَا قَتَلَ النَّاسَ جَمِيْعًا ط وَمَنْ اَحْيَاهَا فَكَاَنَّمَآ اَحْيَا النَّاسَ

جمیع علماء جو شخص کسی شخص کو بلا معاوضہ دوسرے شخص کے یا بغیر کسی فساد کے جو زمین میں
اس سے پھیلا ہو قتل کر ڈالے تو گو یا اُس نے تمام آدمیوں کو قتل کر ڈالا۔ اور جو شخص کسی
شخص کو بچا لیوے تو گو یا اُس نے تمام آدمیوں کو بچا لیا۔
ایک طرف قتلِ ناحق کو گناہِ عظیم فرمایا۔ تو دوسری طرف قتل غیر واجب سے بچا لینے
کو ثوابِ عظیم قرار دیا۔ شاید اس سے زیادہ خوبی اور اہتمام کے ساتھ جامع مانع طور پر
قتل ناحق کی برائی دوسری جگہ نظر نہ آئیگی۔ قانونی پہلو سے دیکھا جائے یا اخلاقی
پہلو سے ہر حیثیت سے عجیب و غریب تعلیم ہے۔

بُرے کاموں سے روکنے پر شدّت

لُعِنَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا مِنْ بَنِیْٓ اِسْرَآئِیْلَ عَلٰی لِسَانِ دَاوٗدَ وَ عِیْسَی ابْنِ مَرْیَمَ ؕ ذٰلِکَ بِمَا عَصَوْا وَّ کَانُوْا یَعْتَدُوْنَ ۝ کَانُوْا لَا یَتَنَاهَوْنَ عَنْ مُّنْکَرٍ فَعَلُوْهُ ؕ لَبِئْسَ مَا کَانُوْا یَفْعَلُوْنَ ۝۔ بنی اسرائیل میں جو لوگ کافر تھے اُن پر لعنت کی گئی تھی۔ داؤد اور
عیسیٰ بن مریم کی زبان سے یہ لعنت اس سبب سے ہوئی کہ انہوں نے حکم کی مخالفت کی
اور حد سے نکل گئے۔ جو برا کام انہوں نے کر رکھا تھا۔ اُس سے باز نہ آتے تھے
واقعی اُن کا فعل بیشک برا تھا۔

اکلِ حلال

وَکُلُوْا مِمَّا رَزَقَکُمُ اللّٰهُ حَلٰلًا طَیِّبًا ص اور خدا تعالیٰ نے جو چیزیں
تم کو دی ہیں اُن میں سے حلال مرغوب چیزیں کھاؤ۔
حلال کی قید لگا کر ہر طرح کی حرام ملازمت، حرام تجارت، حرام چیز کی کاشتکاری

غرض ہر طریقے کے حرام و ناجائز رزق کے حصول سے روک دیا گیا ہے

شیطانی کام

یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَیْسِرُ وَالْاَنْصَابُ وَالْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّیْطٰنِ فَاجْتَنِبُوْهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝ اِنَّمَا یُرِیْدُ الشَّیْطٰنُ اَنْ یُّوْقِعَ بَیْنَكُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَآءَ فِی الْخَمْرِ وَالْمَیْسِرِ وَیَصُدَّكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَعَنِ الصَّلٰوةِ ۚ فَهَلْ اَنْتُمْ مُّنْتَهُوْنَ ۝ اے ایمان والو بات یہی ہے کہ شراب اور جوا اور بت وغیرہ اور قرعہ کے تیر یہ سب گندی باتیں شیطانی کام ہیں۔ سو اس سے بالکل الگ رہو۔ تاکہ تم کو فلاح ہو۔ شیطان تو یوں چاہتا ہے کہ شراب اور جوئے کے ذریعے سے تمہارے آپس میں عداوت اور بغض واقع کردے اور اللہ تعالیٰ کی یاد سے اور نماز سے تم کو باز رکھے کیا اب بھی باز آؤ گے۔

مذکورہ بالا شیطانی کاموں سے دینی اور دنیاوی ہر دو مضرتوں کا بیان مقصود ہے اور یہ چیزیں عقل سلیم کے سامنے ہمیشہ سے بری رہی ہیں اور انشاء اللہ قیامت تک بری سمجھی جاتی رہیں گی۔

پاک و ناپاک برابر نہیں

قُلْ لَّا یَسْتَوِی الْخَبِیْثُ وَالطَّیِّبُ وَلَوْ اَعْجَبَكَ كَثْرَةُ الْخَبِیْثِ۔ آپ فرما دیجئے کہ ناپاک اور پاک برابر نہیں گو تجھ کو ناپاک کی کثرت تعجب میں ڈالتی ہو۔ پاک مقبول ہے اور ناپاک مردود۔ تو اب ان کی کثرت و قلت کی وجہ سے حکم برعکس نہیں لگایا جاسکتا۔ کثرت جو کسی حکمت سے محمود ہونے کی دلیل نہیں اور قلت

جو یہ بھی کسی حکمت سے ہی ہے نامحمود نہیں ہو سکتی۔ چاہے کسی کو اس پر تعجب ہی ہو۔

دارِ آخرت

وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ اِلَّا لَعِبٌ وَّلَهْوٌ ؕ وَلَلدَّارُ الْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لِّلَّذِيْنَ يَتَّقُوْنَ ؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ۝ اور دنیاوی زندگانی تو کچھ بھی نہیں بجز لہو و لعب کے اور پچھلا گھر متقیوں کے لئے بہتر ہے۔ کیا تم سوچتے سمجھتے نہیں ہو۔

بات یہ ہے کہ جب تک انسان خدا پر ایمان نہ لائے خدا سے نہ ڈرے ایک دوسری زندگی کا قائل نہ ہو اور اپنے اعمال کی جزا سزا پر یقین نہ رکھے۔ اس وقت تک دنیا کے اندر بھی وہ اپنے اور اپنے ابنائے جنس کے لئے مفید نہیں ہو سکتا۔ اس کے علاوہ یہ تو بالکل ظاہر ہے کہ دنیا کے اندر نہ تو دائمی مسرت ہے اور نہ دائمی زندگی۔ پس صرف اسی کا ہو رہنا کسی طرح عقلمندی کی بات بھی تو نہیں۔ لہٰذا حقیقت یہی ہے کہ جو کچھ کیا جائے وہ دائمی دوسری زندگی اور دوسری مسرت کا خیال کر کے کیا جائے۔

اللہ

وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖٓ ؕ اور لوگوں نے اللہ تعالیٰ کی جیسی قدر پہچاننا واجب تھی ویسی قدر نہ پہچانی۔

قرآن مجید اللہ کا اعلیٰ تصور جس طرح پیدا کراتا ہے اور اللہ کی توحید کو بیان کرتا ہے وہ حقیقۃً آپ اپنی مثال ہے۔ اوپر کے جملہ میں اسی قسم کے ایک خاص امر کا اعادہ کیا گیا ہے۔ سچ ہے ناقص سے عبادت بھی ناقص ہی ظہور میں آئے گی۔ ناقص جو کچھ کریگا وہ بھی یقیناً ناقص ہی ہوگا۔

قتلِ اولاد اور فواحش

وَلَا تَقْتُلُوْٓا اَوْلَادَكُمْ مِّنْ اِمْلَاقٍ ؕ نَحْنُ نَرْزُقُكُمْ وَاِيَّاهُمْ ۚ وَلَا تَقْرَبُوا الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ ۚ اور اپنی اولاد کو افلاس کے سبب قتل مت کیا کرو۔ ہم اُن کو اور تم کو دونوں کو رزق دینگے۔ اور بیحیائی کے جتنے طریقے ہیں اُن کے پاس بھی مت جاؤ۔

ناپ تول

وَاَوْفُوا الْكَيْلَ وَالْمِيْزَانَ بِالْقِسْطِ ۚ اور ناپ اور تول پوری پوری کیا کرو انصاف کے ساتھ۔

تکلیف مالایطاق

لَا نُكَلِّفُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا ۚ ہم کسی شخص کو اس کے امکان سے زیادہ تکلیف

اس چھوٹے سے ٹکڑے نے عجب اخلاقی سبق دیا ہے اگر ہر شخص اپنی وسعت اور ساتھ ہی دوسرے کی وسعت کا خیال رکھے تو دنیا عدل و انصاف سے بھر جائے اور ہر چیز اعتدال پر آجائے۔

فضول خرچی

وَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا وَلَا تُسْرِفُوْا ۚ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِيْنَ ۚ اور کھاؤ اور پیو اور فضول خرچی نہ کرو۔ بیشک اللہ تعالی فضول خرچی

لباس تقوی

وَلِبَاسُ التَّقْوٰى ذٰلِكَ خَيْرٌ ۚ اور تقوے کا لباس سب سے بہتر ہے

یعنی اللہ تعالی نے لباس پیدا کیا ہے جو بدن کو چھپاتا اور جسم کے لئے زینت کی چیز ہے۔ مگر اس ظاہری لباس کے علاوہ ایک معنوی لباس بھی تمھارے لئے تجویز کیا ہے

وہ تقوے کا لباس ہے۔ جو اس ظاہری لباس سے بڑھ کر ہے

فواحش

قُلْ اِنَّمَا حَرَّمَ رَبِّیَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَالْاِثْمَ وَالْبَغْیَ بِغَیْرِ الْحَقِّ ہ آپؐ فرمائیے کہ البتہ میرے رب نے صرف حرام کیا ہے تمام فحش باتوں کو۔ ان میں جو اعلانیہ ہیں۔ وہ بھی اور ان میں جو پوشیدہ ہیں وہ بھی اور ہر گناہ کی بات کو اور ناحق کسی پر ظلم کرنے کو۔

فلسفۂ موت

وَلِكُلِّ اُمَّةٍ اَجَلٌ ۚ فَاِذَا جَآءَ اَجَلُهُمْ لَا یَسْتَاْخِرُوْنَ سَاعَةً وَّلَا یَسْتَقْدِمُوْنَ ہ اور ہر گروہ کے لئے ایک میعاد معین ہے سو جس وقت اُن کی میعاد معین آجائے گی اس وقت ایک ساعت پیچھے ہٹ سکیں گے اور نہ آگے بڑھ سکیں گے۔

اصلاح حال

فَمَنِ اتَّقٰی وَاَصْلَحَ فَلَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَلَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ سو جو شخص بُری باتوں سے بچے اور اپنے کو سنوارے۔ تو ایسے لوگوں پر کچھ اندیشہ ہے اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔

حد سے باہر ہونا

اِنَّهٗ لَا یُحِبُّ الْمُعْتَدِیْنَ ہ بے شک اللہ تعالیٰ اُن لوگوں کو پسند نہیں فرماتا۔ جو حد سے باہر ہو جاتے ہیں۔

فساد فی الارض

وَلَا تُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ بَعْدَ اِصْلَاحِهَا ٥ اور دنیا میں بعد اس کے کہ اسکی درستگی کر دی گئی ہے فساد مت پھیلاؤ۔

مطلب یہ ہے کہ آسمانی کتاب اور خدائی قوانین کی موجودگی میں اپنی یا کسی دوسرے انسانوں کی خواہشات کے تابع نہ ہو۔ اس لئے کہ وحی آسمانی کے ذریعہ سے زمین کی اصلاح مقصود ہے۔ اور اگر تم نے اس کے برعکس کیا تو یہی فساد فی الارض کا مرتکب ہونا ہے۔

رحمت الٰہی

وَرَحْمَتِيْ وَسِعَتْ كُلَّ شَيْءٍ ٥ اور میری رحمت تمام اشیاء کو محیط ہو رہی ہے۔ ارشاد یہ ہو رہا ہے کہ میری رحمت عام ہے باوجودیکہ لوگ میری نافرمانیوں میں بھی مبتلا ہیں جو اس کے مستحق نہیں۔ مگر ان پر ایک گونہ رحمت کا ہر وقت اظہار ہو رہا ہے گو دنیا ہی میں سہی۔ پس جب میری رحمت غیر مستحقین کے لئے بھی عام ہے تو پھر مستحقین کے لئے تو اس کا استحقاق کامل طور پر ضروری ہے۔

حیوان صفت انسان

لَهُمْ قُلُوْبٌ لَّا يَفْقَهُوْنَ بِهَا وَلَهُمْ اَعْيُنٌ لَّا يُبْصِرُوْنَ بِهَا وَلَهُمْ اٰذَانٌ لَّا يَسْمَعُوْنَ بِهَا ۭ اُولٰٓئِكَ كَالْاَنْعَامِ بَلْ هُمْ اَضَلُّ ۭ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْغٰفِلُوْنَ ٥ جن کے دل ایسے ہیں جن سے نہیں سمجھتے اور جن کی آنکھیں ایسی ہیں جن سے نہیں دیکھتے اور جن کے کان ایسے ہیں جن سے نہیں سنتے۔ یہ لوگ چوپایوں کی طرح ہیں بلکہ اُن سے بھی بدتر۔ یہی لوگ غافل ہیں۔

حقیقت میں غافل وہی ہیں جو سمجھنے کی بات کو نہیں سمجھتے۔ حقیقت میں اندھے وہی لوگ ہیں جو دیکھنے کی چیز کو نہیں دیکھتے۔ اور حقیقت میں بہرے وہی لوگ ہیں

جو سُننے کی بات کو نہیں سُنتے۔

حیوان سے زیادہ گمراہ یہ اس لئے ہیں کہ ہر حیوان فطری طور پر وہی کرتا ہے جس کے لئے وہ پیدا کیا گیا ہے مگر یہ انسان جس کام کے لئے پیدا کیا گیا جب اُسی کو نہیں سمجھتا اُسی کو نہیں دیکھتا اور اُسی کو نہیں سُنتا تو ثابت ہوا کہ حیوان سے بھی بدتر ہے۔

قرآن

فَبِاَيِّ حَدِيْثٍ بَعْدَهٗ يُؤْمِنُوْنَ ہ پھر قرآن کے بعد کون سی بات پر یہ لوگ ایمان لائیں گے۔ وَمَا بَعْدَ الْحَقِّ اِلَّا الضَّلٰلُ ہ اور حق کے چھوڑنے کے بعد گمراہی کے سوا اور کیا ہاتھ آسکتا ہے۔

یہ اس لئے کہا گیا کہ احکم الحاکمین خدا کے آخری حکمنامہ کو کوئی شخص نہ مانے اور اپنی بدقسمتی سے اُس کا انکار کر بیٹھے تو اب اُس کے تباہ و برباد ہو جانے میں کیا شک ہے۔ کیونکہ یہ تو آخری چیز تھی۔

اس سے قرآن مجید کے بے مثل اور اعلٰے اور ارفع تعلیم کا خزانہ ہونا بھی ثابت ہے کہ ایسی چیز کے بعد اور ایمان لانے کی کیا چیز ہو سکتی ہے۔

اصنام

اَيُشْرِكُوْنَ مَا لَا يَخْلُقُ شَيْئًا وَّهُمْ يُخْلَقُوْنَ ۞ وَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ لَهُمْ نَصْرًا وَّلَآ اَنْفُسَهُمْ يَنْصُرُوْنَ ہ وَاِنْ تَدْعُوْهُمْ اِلَى الْهُدٰى لَا يَتَّبِعُوْكُمْ ؕ سَوَآءٌ عَلَيْكُمْ اَدَعَوْتُمُوْهُمْ اَمْ اَنْتُمْ صَامِتُوْنَ ہ اِنَّ الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ عِبَادٌ اَمْثَالُكُمْ فَادْعُوْهُمْ فَلْيَسْتَجِيْبُوْا لَكُمْ

نْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ○ اَلَهُمْ اَرْجُلٌ يَّمْشُوْنَ بِهَآ اَمْ لَهُمْ
يْدٍ يَّبْطِشُوْنَ بِهَآ اَمْ لَهُمْ اَعْيُنٌ يُّبْصِرُوْنَ بِهَآ اَمْ لَهُمْ
اٰذَانٌ يَّسْمَعُوْنَ بِهَا ○ کیا ایسوں کو شریک ٹھہراتے ہیں جو کسی چیز کو بنا نہ سکیں اور
وہی بنائے جاتے ہوں۔ اور وہ اُن کو کسی قسم کی مدد نہیں دے سکتے۔ اور وہ خود اپنی بھی مدد نہیں
کر سکتے۔ اور اگر تم ان کو کوئی بات بتلانے کو پکارو تو تمھارے کہنے پر نہ چلیں۔ تمھارے اعتبار
سے دونوں امر برابر ہیں۔ خواہ تم اُن کو پکارو۔ اور یا تم خاموش رہو۔ واقعی تم خدا کو چھوڑ کر
جن کی عبادت کرتے ہو وہ بھی تم ہی جیسے بندے ہیں۔ سو تم اُن کو پکارو پھر اُن کو چاہئے
کہ تمھارا کہنا کریں اگر تم سچے ہو کیا اُن کے پاؤں ہیں جن سے وہ چلتے ہوں یا اُن کے
ہاتھ ہیں۔ جن سے کسی چیز کو تھام سکیں یا ان کی آنکھیں ہیں جن سے وہ دیکھتے ہوں
یا ان کے کان ہیں جن سے وہ سُنتے ہیں۔

نیک بندوں کی مدد

وَهُوَ يَتَوَلَّى الصّٰلِحِيْنَ ○ اور خدا نیک بندوں کی مدد کیا کرتا ہے۔

نیک کام کی تعلیم

خُذِ الْعَفْوَ وَاْمُرْ بِالْعُرْفِ وَاَعْرِضْ عَنِ الْجٰهِلِيْنَ ○
سرسری برتاؤ کو قبول کر لیا کیجئے اور نیک کام کی تعلیم کر دیا کیجئے۔ اور جاہلوں سے
ایک کنارا ہو جایا کیجئے۔

خدا کی یاد

وَاذْكُرْ رَّبَّكَ فِيْ نَفْسِكَ تَضَرُّعًا وَّخِيْفَةً وَّدُوْنَ الْجَهْرِ
مِنَ الْقَوْلِ بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ وَلَا تَكُنْ مِّنَ الْغٰفِلِيْنَ ○

اور اے شخص اپنے رب کی یاد کیا کر۔ اپنے دل میں عاجزی کے ساتھ اور خوف کے ساتھ اور زور کی آواز کی نسبت کم آواز کے ساتھ صبح اور شام اور اہلِ غفلت میں شمار مت ہونا۔

باہمی تعلقات

فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَصْلِحُوْا ذَاتَ بَيْنِكُمْ ع، سو تم اللہ سے ڈرو اور اپنے باہمی تعلقات کی اصلاح کرو۔

خائن

اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْخَآئِنِيْنَ ٥ اللہ خیانت کرنے والوں کو ہرگز پسند نہیں کرتا۔

صدقین

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَكُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِيْنَ ٥ اے ایمان والو اللہ تعالیٰ سے ڈرو۔ اور سچوں کے ساتھ رہو۔

آیت شریف میں سچوں کے ساتھ رہنے کی تعلیم ہے سچا ہو کر سچوں کے ساتھ ہو جانے کی تاکید ہے اگر انسان فطرت کے اندر اس سنہری اصول کا سلسلہ قائم ہو جائے تو انسانیت

مجرم

اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الْمُجْرِمُوْنَ ٥ مجرموں کو ہرگز فلاح نہ ہوگی۔ (بلکہ وہ ہمیشہ ہمیشہ کو نامراد ہو رہیں گے۔)

دنیا کی مثال

اِنَّمَا مَثَلُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا كَمَآءٍ اَنْزَلْنٰهُ مِنَ السَّمَآءِ فَاخْتَلَطَ بِهٖ نَبَاتُ الْاَرْضِ مِمَّا يَاْكُلُ النَّاسُ وَالْاَنْعَامُ حَتّٰٓى اِذَآ اَخَذَتِ الْاَرْضُ زُخْرُفَهَا وَازَّيَّنَتْ وَظَنَّ اَهْلُهَآ اَنَّهُمْ

قَدِرُوْنَ عَلَيْهَا أَتٰهَا أَمْرُنَا لَيْلًا أَوْ نَهَارًا فَجَعَلْنٰهَا حَصِيْدًا كَاَنْ لَّمْ تَغْنَ بِالْاَمْسِ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ٥ پ

دنیوی زندگی کی حالت تو ایسی ہے جیسے ہم نے آسمان سے پانی برسایا۔ پھر اُس سے زمین کی نباتات جن کو آدمی اور چوپائے کھاتے ہیں۔ خوب گنجان ہوکر نکلے۔ یہاں تک کہ جب وہ زمین اپنی رونق کا پورا حصہ لے چکی اور اُس کی خوب زیبائش ہو گئی۔ اور اس کے مالکوں نے سمجھ لیا کہ اب ہم اس پر بالکل قابض ہو چکے تو دن میں یا رات میں اس پر ہماری طرف سے کوئی حادثہ پڑا۔ سو ہم نے اُس کو ایسا صاف کر دیا۔ کہ گویا کل وہ موجود ہی نہ تھی۔ ہم اسی طرح آیات کو صاف صاف بیان کرتے ہیں ایسے لوگوں کیلئے جو

حق و ناحق

اِنَّ اللّٰهَ لَا يُصْلِحُ عَمَلَ الْمُفْسِدِيْنَ ٥ وَيُحِقُّ اللّٰهُ الْحَقَّ بِكَلِمٰتِهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْمُجْرِمُوْنَ ٥ ہرگز اللہ تعالیٰ فسادیوں کے کام کو بننے نہیں دیتا۔ اور اللہ تعالیٰ حق کو اپنے وعدوں کے مطابق حق ثابت کر دیتا ہے گو مجرمین

رزق

وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ فِي الْاَرْضِ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ رِزْقُهَا وَيَعْلَمُ مُسْتَقَرَّهَا وَمُسْتَوْدَعَهَا ط اور کوئی جاندار روئے زمین پر چلنے والا ایسا نہیں کہ اُس کی روزی اللہ کے ذمے نہ ہو اور وہ ہر ایک کی زیادہ رہنے کی جگہ کو اور چند روزہ رہنے کی جگہ کو جانتا ہے

عمل غیر صالح

وَنَادٰى نُوْحٌ رَّبَّهٗ فَقَالَ رَبِّ اِنَّ ابْنِيْ مِنْ اَهْلِيْ ج

وَاِنَّ وَعْدَكَ الْحَقُّ وَاَنْتَ اَحْكَمُ الْحٰكِمِيْنَ ۝ قَالَ یٰنُوْحُ اِنَّهٗ لَیْسَ مِنْ اَهْلِكَ ۚ اِنَّهٗ عَمَلٌ غَیْرُ صَالِحٍ ۖ فَلَا تَسْـَٔلْنِ مَا لَیْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ ؕ اِنِّیْۤ اَعِظُكَ اَنْ تَكُوْنَ مِنَ الْجٰهِلِیْنَ ۝ قَالَ رَبِّ اِنِّیْۤ اَعُوْذُ بِكَ اَنْ اَسْـَٔلَكَ مَا لَیْسَ لِیْ بِهٖ عِلْمٌ ؕ وَاِلَّا تَغْفِرْ لِیْ وَتَرْحَمْنِیْۤ اَكُنْ مِّنَ الْخٰسِرِیْنَ ۝ اور نوح نے اپنے رب کو پکارا اور عرض کی کہ اے میرے رب میرا یہ بیٹا میرے گھر والوں میں سے ہے اور آپ کا وعدہ بالکل سچا ہے اور آپ احکم الحاکمین ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ اے نوح یہ شخص تمہارے گھر والوں میں نہیں۔ یہ تباہ کار ہے سو مجھ سے ایسی چیز کی درخواست مت کرو جس کی تم کو خبر نہیں۔ میں تم کو نصیحت کرتا ہوں۔ بلکہ تم نادان نہ بن جاؤ۔ انھوں نے عرض کی کہ اے میرے رب میں اس امر سے آپ کی پناہ مانگتا ہوں۔ کہ آپ سے ایسے امر کی درخواست کروں، جس کی مجھ کو خبر نہ ہو۔ اور اگر آپ میری مغفرت نہ فرمائیں گے اور مجھ پر رحم نہ کریں گے تو میں بالکل تباہ ہی ہو جاؤں گا۔

یہ قصہ طوفانِ نوح کا ہے جو خدا کے نافرمانوں کو تباہ و برباد کر دینے کے لئے عذاب الٰہی کی صورت میں واقع ہوا تھا۔ اللہ تعالیٰ کا وعدہ تھا کہ اے نوح تمہارے اہل اس عذاب سے محفوظ رہیں گے۔ حضرت نوح کا بیٹا جو خدا کے نافرمانوں میں سے تھا وہ کشتی میں سوار نہ ہوا اور پہاڑ کی پناہ پکڑنے پر آمادہ ہوا تو حضرت نوح جو جانتے تھے کہ یہ عذاب الٰہی ہے۔ سوا کشتی نوح کے اور کہیں کسی کا ٹھکانا نہیں۔ شفقتِ پدری سے بے چین ہو کر بیٹے کے بچانے کی دعا کرنے لگے۔ جس کے جواب میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اے نوح یہ تمہارا اہل نہیں۔ کیونکہ اس کا عمل غیر صالح ہے۔

پسرِ نوح بابدان بنشست خاندانِ نبوتش گم شد

پیغمبر آخر الزماں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی لختِ جگر بیٹی حضرت فاطمہ زہرا کو فرمایا تھا

گفت پیغمبر بزہرا خوش دختر دل بندگی باید پیمبر زادگی در کار نیست

سٹہ بازی

وَيٰقَوْمِ اَوْفُوا الْمِكْيَالَ وَالْمِيْزَانَ بِالْقِسْطِ وَلَا تَبْخَسُوا النَّاسَ اَشْيَآءَهُمْ وَلَا تَعْثَوْا فِي الْاَرْضِ مُفْسِدِيْنَ ۝ بَقِيَّتُ اللّٰهِ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝ اور اے میری قوم تم ناپ اور تول پوری پوری کیا کرو اور لوگوں کا اُن کی چیزوں میں نقصان مت کیا کرو۔ اور زمین میں فساد کرتے ہوئے حد سے مت نکلو۔ اللہ کا دیا جو کچھ بچ جائے وہ تمہارے لئے بدرجہا بہتر ہے اگر تم کو یقین آئے۔

حضرت شعیبؑ کی امت کا حال بیان ہوا جو سٹہ بازی میں بڑی مشاق تھی۔ جس نے اِس عیب کو ہنر بنا رکھا تھا گویا حضرت شعیب علیہ السلام خاص طور پر اس مرض کے دور کرنے کے لئے اِس قوم کے اندر مبعوث فرمائے گئے تھے۔

حسنات

اِنَّ الْحَسَنٰتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّاٰتِ ۝ ذٰلِكَ ذِكْرٰى لِلذّٰكِرِيْنَ ۝ بیشک نیک کام مٹا دیتے ہیں بُرے کاموں کو۔ یہ بات ایک نصیحت ہے نصیحت ماننے والوں کے لئے۔

تکبر

فَلَبِئْسَ مَثْوَى الْمُتَكَبِّرِيْنَ ۝ غرض تکبر کرنیوالوں کا بُرا ٹھکانہ ہے۔

عدل واحسان

اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِيْتَآءِ ذِي الْقُرْبٰى وَيَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ ج يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ

بیشک اللہ تعالیٰ اس قرآن میں اعتدال اور احسان اور اہلِ قرابت کو دینے کا حکم فرماتا ہے اور کھلی برائی اور مطلق برائی اور کسی پر ظلم و زیادتی کرنے سے منع فرماتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ تم کو امورِ مذکورہ کی اس لئے نصیحت فرماتا ہے کہ تم نصیحت قبول کرو۔

نقض عہد

وَاَوْفُوْا بِعَهْدِ اللّٰهِ اِذَا عَاهَدْتُّمْ وَلَا تَنْقُضُوا الْاَيْمَانَ بَعْدَ تَوْكِيْدِهَا وَقَدْ جَعَلْتُمُ اللّٰهَ عَلَيْكُمْ كَفِيْلًا ط اِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا تَفْعَلُوْنَ ٥ وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّتِيْ نَقَضَتْ غَزْلَهَا مِنْ بَعْدِ قُوَّةٍ اَنْكَاثًا ط تَتَّخِذُوْنَ اَيْمَانَكُمْ دَخَلًا بَيْنَكُمْ اَنْ تَكُوْنَ اُمَّةٌ هِيَ اَرْبٰى مِنْ اُمَّةٍ ط اِنَّمَا يَبْلُوْكُمُ اللّٰهُ بِهٖ ط وَلَيُبَيِّنَنَّ لَكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مَا كُنْتُمْ فِيْهِ تَخْتَلِفُوْنَ ٥

اور تم اللہ کے عہد کو یعنی جس عہد کے پورا کرنے کا شرعاً حکم ہے اس کو پورا کرو جبکہ تم اسکو اپنے ذمہ کرلو۔ بالخصوص جن عہود میں قسم بھی کھائی ہے وہ زیادہ قابلِ اہتمام ہیں سو ان قسموں کو بعد ان کے مستحکم کرنے یعنی اللہ کا نام لینے سے مت توڑو اور تم جو ان قسموں کی وجہ سے ان عہود میں اللہ تعالیٰ کو گواہ بھی بنا چکے ہو بیشک اللہ تعالیٰ کو معلوم ہے جو کچھ تم کرتے ہو خواہ وفا یا نقض پس اسی کے موافق تم کو جزا و سزا دیگا اور تم نقض عہد کر کے اس دیوانی عورت کے مشابہ مت بنو جس نے اپنا سُوت کاتے

پیچھے ٹکڑے ٹکڑے کر کے توڑ ڈالا کر اُسکی طرح تم بھی اپنی قسموں کو عہد دستی کے
توڑ کر ان کو آپس میں فساد ڈالنے کا ذریعہ بنانے لگو۔ کیونکہ قسم و عہد کے توڑنے سے
موافقین کو بے اعتباری اور مخالفین کو برانگیختی پیدا ہوتی ہے اور یہ اصل ہے فساد کی
اور تو نا بھی محض اس وجہ سے کہ ایک گروہ دوسرے گروہ سے کثرت یا ثروت میں
بڑھ جاتا ہے۔ پس اس زائد ہونے سے اللہ تعالیٰ تمھاری آزمائش کرتا ہے کہ دیکھیں
وفا عہد کرتے ہو یا جھکتا پلہ دیکھ کر اُدھر کو ڈھل جاتے ہو۔ اور جن چیزوں میں تم
اختلاف کرتے رہے اور مختلف راہیں چلتے رہے قیامت کے دن اُن سب کی
حقیقت کو تمھارے سامنے عملاً ظاہر کر دیگا۔ کہ حق والوں کو جزا اور باطل والوں کو سزا دی۔

اچھائی اور بُرائی

اِنْ اَحْسَنْتُمْ اَحْسَنْتُمْ لِاَنْفُسِكُمْ وَاِنْ اَسَاْتُمْ
فَلَهَا ہ اگر اچھے کام کرتے رہو گے تو اپنے نفع کے لئے اچھے کام کرو گے اور
اگر تم بُرے کام کرو گے تو بھی اپنے ہی لئے۔

ہدایت اور گمراہی

مَنِ اهْتَدٰى فَاِنَّمَا يَهْتَدِىْ لِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ ضَلَّ
فَاِنَّمَا يَضِلُّ عَلَيْهَا ؕ جو شخص راہ پر چلتا ہے وہ اپنے نفع کے لئے راہ پر چلتا ہے
اور جو شخص گمراہی اختیار کرتا ہے سو وہ بھی اپنے ہی نقصان کے لئے گمراہی اختیار کرتا ہے۔

جس کا گناہ اُسی کے سر

وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى ہ اور کوئی شخص کسی کا بوجھ نہ اٹھائیگا

والدین کی خدمت

إِمَّا يَبْلُغَنَّ عِندَكَ الْكِبَرَ أَحَدُهُمَا أَوْ كِلَاهُمَا فَلَا تَقُل لَّهُمَا أُفٍّ وَلَا تَنْهَرْهُمَا وَقُل لَّهُمَا قَوْلًا كَرِيمًا ۝ وَاخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ وَقُل رَّبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيَانِي صَغِيرًا ۝ رَّبُّكُمْ أَعْلَمُ بِمَا فِي نُفُوسِكُمْ ۚ إِن تَكُونُوا صَالِحِينَ فَإِنَّهُ كَانَ لِلْأَوَّابِينَ غَفُورًا ۝ تیرے رب نے حکم کر دیا ہے کہ بجز اس معبود برحق کے کسی کی عبادت مت کر۔ اور تم اپنے ماں باپ کے ساتھ حسن سلوک کیا کرو۔ اگر وہ تیرے پاس ہوں اور ان میں سے ایک یا دونوں کے دونوں بڑھاپے کی عمر کو پہنچ جاویں جس کی وجہ سے محتاج خدمت ہو جاویں۔ اور جبکہ طبعاً ان کی خدمت کرنا ثقیل معلوم ہو سو اُس وقت بھی اتنا ادب کرو کہ اُن کو کبھی ہاں سے ہوں بھی مت کہنا اور نہ اُن کو جھڑکنا۔ اور اُن سے خوب ادب سے بات کرنا اور اُن کے سامنے شفقت سے انکساری کے ساتھ جھکے رہنا اور اُن کے لئے حق تعالیٰ سے یوں دعا کرتے رہنا کہ اے میرے پروردگار ان دونوں پر رحمت فرمائیے جیسا انھوں نے مجھ کو بچپن کی عمر میں پالا پرورش کیا ہے اور صرف اس ظاہری توقیر و تعظیم پر اکتفا مت کرنا دل میں بھی اُن کا ادب اور قصد اطاعت رکھنا کیونکہ تمھارا رب تمھارے ما فی الضمیر کو خوب جانتا ہے اگر تم حقیقت میں دل سے سعادتمند ہو اور غلطی یا تنگ مزاجی یا دل تنگی سے کوئی ظاہری فروگذاشت ہو جائے اور پھر نادم ہو کر معذرت کر لو۔ تو وہ توبہ کرنیوالوں کی خطا معاف کر دیتا ہے۔

ناداری کے اندیشہ سے قتل

وَلَا تَقْتُلُوا أَوْلَادَكُمْ خَشْيَةَ إِمْلَاقٍ ۖ نَّحْنُ نَرْزُقُهُمْ

وَلَا تَقْتُلُوْٓا اَوْلَادَكُمْ ... وَاِيَّاكُمْ ط اور اپنی اولاد کو ناداری کے اندیشے سے قتل مت کرو۔ ہم اِن کو بھی رزق دیتے ہیں اور تم کو بھی۔

یتیم کا مال

وَلَا تَقْرَبُوْا مَالَ الْيَتِيْمِ ط اور یتیم کے مال کے پاس بھی مت جاؤ یعنی اُس میں تصرف نہ کرو۔

زنا

وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنٰٓى اِنَّهٗ كَانَ فَاحِشَةً ط وَسَآءَ سَبِيْلًا ه اور زنا کے پاس بھی مت پھٹکو۔ بلاشبہ وہ بڑی بےحیائی کی بات ہے اور بُری راہ ہے

عہد کی بازپرس

وَاَوْفُوْا بِالْعَهْدِ ج اِنَّ الْعَهْدَ كَانَ مَسْئُوْلًا ه اور عہد شروع کو پورا کیا کرو۔ بیشک ایسے عہد کی قیامت میں بازپرس ہونیوالی ہے۔

صحیح ترازو

وَاَوْفُوا الْكَيْلَ اِذَا كِلْتُمْ وَزِنُوْا بِالْقِسْطَاسِ الْمُسْتَقِيْمِ ط ذٰلِكَ خَيْرٌ وَّاَحْسَنُ تَاْوِيْلًا ه اور ناپنے کی چیزوں کو جب ناپ کر دو تو پورا ناپو اور تولنے کی چیزوں کو صحیح ترازو سے تول کر دو۔ یہ فی نفسہ بھی اچھی بات ہے اور انجام بھی اس کا اچھا ہے یعنی آخرت میں تو ثواب حاصل ہوگا۔ اور دنیا میں قابلِ اعتبار

عمل درآمد

وَلَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ ط اِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ كُلُّ اُولٰٓئِكَ كَانَ عَنْهُ مَسْئُوْلًا ه اور جس بات کی تجھ کو

تحقیق نہ ہو اس پر عمل درآمد کیا کر کیونکہ کان اور آنکھ اور دل ہر شخص سے ان سب کی قیامت کے دن پوچھ ہوگی۔ کہ آنکھ کا استعمال کہاں کیا کان کا کہاں استعمال کیا دل سے بے دلیل بات کا کیوں خیال جمایا تھا۔ اس لئے بے تحقیق بات پر وثوق کر کے اس پر عمل درآمد نہ کر۔

شیخی

وَلَا تَمْشِ فِي الْأَرْضِ مَرَحًا ۚ إِنَّكَ لَن تَخْرِقَ الْأَرْضَ وَلَن تَبْلُغَ الْجِبَالَ طُولًا ۝ كُلُّ ذَٰلِكَ كَانَ سَيِّئُهُ عِندَ رَبِّكَ مَكْرُوهًا ۝ اور زمین پر اتراتا ہوا مت چل کیونکہ تو زمین پر زور سے پاؤں رکھ کر نہ زمین کو پھاڑ سکتا ہے نہ بدن کو تان کر پہاڑوں کی لمبائی کو پہنچ سکتا ہے۔ شیخی اور اترانا عبث ہے۔ یہ سارے مذکورہ برے کام تیرے رب کے نزدیک بالکل ناپسند ہیں۔

حسن کلام

وَقُل لِّعِبَادِي يَقُولُوا الَّتِي هِيَ أَحْسَنُ ۚ إِنَّ الشَّيْطَانَ يَنزَغُ بَيْنَهُمْ ۚ إِنَّ الشَّيْطَانَ كَانَ لِلْإِنسَانِ عَدُوًّا مُّبِينًا ۝ اور آپ میرے بندوں سے کہہ دیجئے کہ اگر دشمن کو جواب دیں تو ایسی بات کیا کریں جو اخلاق کے اعتبار سے بہتر ہو یعنی اس میں سب و شتم اور خشونت اور اشتعال نہ ہو کیونکہ شیطان سخت جواب کہلوا کر لوگوں میں فساد ڈلوا دیتا ہے۔ واقعی شیطان انسان کا صریح دشمن ہے۔

الدنیا مزرعۃ الآخرۃ

وَمَن كَانَ فِي هَٰذِهِ أَعْمَىٰ فَهُوَ فِي الْآخِرَةِ أَعْمَىٰ وَأَضَلُّ

سَبِیْلاً ٥ اور جو شخص دنیا میں راہِ نجات دیکھنے سے اندھا رہے گا سو وہ آخرت میں بھی منزلِ نجات تک پہنچنے سے اندھا رہے گا۔ اور بلکہ بنسبت دنیا کے وہاں اور زیادہ راہ گم کردہ ہوگا۔ کیونکہ دنیا میں تو ضلالت کا تدارک ممکن تھا اور وہاں یہ بھی ممکن نہ ہوگا۔

جنّت کے مالک

وَلَقَدْ كَتَبْنَا فِي الزَّبُوْرِ مِنْ بَعْدِ الذِّكْرِ اَنَّ الْاَرْضَ يَرِثُهَا عِبَادِيَ الصّٰلِحُوْنَ ٥ ہم سب آسمانی کتابوں میں لوحِ محفوظ میں لکھنے کے بعد لکھ چکے ہیں۔ کہ اس زمین کے مالک میرے نیک بندے ہوں گے۔

دغابازی

اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ كُلَّ خَوَّانٍ كَفُوْرٍ ٥ بیشک اللہ تعالیٰ کسی دغاباز کفر کرنے والے کو نہیں چاہتا۔ بلکہ ایسوں سے ناخوش ہے۔

عبرت پذیری

اَفَلَمْ يَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَتَكُوْنَ لَهُمْ قُلُوْبٌ يَّعْقِلُوْنَ بِهَاۤ اَوْ اٰذَانٌ يَّسْمَعُوْنَ بِهَا ۚ فَاِنَّهَا لَا تَعْمَى الْاَبْصَارُ وَلٰكِنْ تَعْمَى الْقُلُوْبُ الَّتِيْ فِي الصُّدُوْرِ ٥ سو یہ کیا منکر لوگ ملک میں چلے پھرے نہیں جس سے ان کے دل ایسے ہو جائیں کہ اس سے سمجھنے لگیں۔ یا ان کے کان ایسے ہو جائیں جس سے سننے لگیں بات یہ ہے کہ نہ سمجھنے والوں کی کچھ آنکھیں اندھی نہیں۔ بلکہ ان کے سینوں کے اندر دل اندھے ہو گئے ہیں۔

فلاح پانیوالے

قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ ۙ الَّذِيْنَ هُمْ صَلَاتِهِمْ خَاشِعُوْنَ ۙ وَالَّذِيْنَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُوْنَ ۙ وَالَّذِيْنَ هُمْ لِلزَّكٰوةِ فَاعِلُوْنَ ۙ وَالَّذِيْنَ هُمْ لِفُرُوْجِهِمْ حٰفِظُوْنَ ۙ اِلَّا عَلٰى اَزْوَاجِهِمْ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ فَاِنَّهُمْ غَيْرُ مَلُوْمِيْنَ ۚ فَمَنِ ابْتَغٰى وَرَآءَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْعٰدُوْنَ ۚ وَالَّذِيْنَ هُمْ لِاَمٰنٰتِهِمْ وَعَهْدِهِمْ رَاعُوْنَ ۙ وَالَّذِيْنَ هُمْ عَلٰى صَلَوٰتِهِمْ يُحَافِظُوْنَ ۘ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْوَارِثُوْنَ ۙ الَّذِيْنَ يَرِثُوْنَ الْفِرْدَوْسَ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝ بالتحقیق ان مسلمانوں نے آخرت میں فلاح پائی جو تصحیح عقائد کے ساتھ صفاتِ ذیل کے ساتھ بھی موصوف ہیں۔ یعنی وہ اپنی نماز میں خضوع وخشوع کرنے والے ہیں۔ اور جو لغو باتوں سے خواہ قولی ہوں یا فعلی الگ الگ رہنے والے ہیں اور جو اعمال واخلاق میں اپنے کو پاک کرنے والے ہیں اور جو اپنی شرم گاہوں کی حرام شہوت رانی سے حفاظت کرنے والے ہیں۔ لیکن ان بی بیوں سے یا اپنی شرعی لونڈیوں سے کیونکہ اُن پر اِس میں کوئی الزام نہیں۔ ہاں جو اس کے علاوہ اور جگہ شہوت رانی کا طلبگار ہو ایسے لوگ حدِ شرعی سے نکلنے والے ہیں۔ اور جو اپنی سپردگی میں لی ہوئی امانتوں اور اپنے عہد کا خیال رکھنے والے ہیں۔ اور جو اپنی فرض نمازوں کی پابندی کرتے ہیں۔ بس ایسے ہی لوگ وارث ہونے والے ہیں جو فردوسِ بریں کے وارث ہونگے اور وہ اس میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے۔

انسان کی پیدائش عبث نہیں

اَفَحَسِبْتُمْ اَنَّمَا خَلَقْنٰكُمْ عَبَثًا وَّ اَنَّكُمْ اِلَيْنَا لَا تُرْجَعُوْنَ ۝ کیا تم نے یہ خیال کیا تھا کہ ہم نے تم کو یوں ہی مہمل خالی از حکمت پیدا کر دیا ہے اور یہ سمجھ رکھا تھا کہ تم ہمارے پاس لائے نہیں جاؤ گے۔

عورتوں کی عزت

وَالَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ الْمُحْصَنٰتِ ثُمَّ لَمْ يَاْتُوْا بِاَرْبَعَةِ شُهَدَآءَ فَاجْلِدُوْهُمْ ثَمٰنِيْنَ جَلْدَةً وَّلَا تَقْبَلُوْا لَهُمْ شَهَادَةً اَبَدًا ۚ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ۝ اور جو لوگ زنا کی تہمت لگائیں۔ پاکدامن عورتوں کو جن کا زانیہ ہونا کسی دلیل یا قرینہ شرعیہ سے ثابت نہیں اور پھر چار گواہ اپنے دعوے پر نہ لاسکیں تو ایسے لوگوں کو اسّی درّے لگاؤ اور ان کی گواہی قبول مت کرو۔ کہ یہ بھی متمم حد ہے۔ خواہ وہ گواہی کسی معاملہ میں ہو یہ تو دنیا میں ان کی سزا ہوئی اور یہ لوگ آخرت میں بھی مستحق سزا ہیں۔ اس وجہ سے کہ وہ فاسق ہیں۔

کسی کے گھر میں داخل ہونیکی اجازت

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا بُيُوْتًا غَيْرَ بُيُوْتِكُمْ حَتّٰى تَسْتَاْنِسُوْا وَتُسَلِّمُوْا عَلٰٓى اَهْلِهَا ۭ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ۝ فَاِنْ لَّمْ تَجِدُوْا فِيْهَآ اَحَدًا فَلَا تَدْخُلُوْهَا حَتّٰى يُؤْذَنَ لَكُمْ ۚ وَاِنْ قِيْلَ لَكُمُ ارْجِعُوْا فَارْجِعُوْا هُوَ اَزْكٰى لَكُمْ ۭ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ عَلِيْمٌ ۝ اے ایمان والو تم اپنے خاص

رہنے کے گھروں کے سوا دوسرے گھروں میں جس میں دوسرے لوگ رہتے ہوں خواہ بطور ملک کے یا بطور رعایت یا اجارہ کے داخل مت ہو۔ جب تک کہ اُن سے اجازت حاصل نہ کرلو۔ اور اجازت لینے کے قبل اُن کے رہنے والوں کو سلام نہ کرلو یعنی اول سلام کرکے اُن سے پوچھو کہ کیا ہم آسکتے ہیں اور ویسے ہی بے اجازت لئے ہوئے مت گھس جاؤ۔ اور گو اجازت لینے کو بعضے آدمی خلاف شان اور موجب ذلت سمجھتے ہیں اور اس لئے اجازت نہ لینے کو مستحسن سمجھتے ہیں لیکن واقع میں یہ اجازت لیکر اندر جانا ہی تمہارے لئے بے پوچھے چلے جانے سے بہتر ہے یہ بات تم کو اس لئے بتائی ہے تاکہ تم اس کا خیال رکھو اس پر عمل کرو۔ اور بہتر اس وجہ سے ہے کہ بے پوچھے چلے جاتے ہیں احتمال ہے ناجائز موقع پر نظر پڑ جانے کا۔ یا گھر والوں کی کسی ایسی حالت پر مطلع ہونے کا جس پر مطلع ہونا ان کو ناگوار ہے اور اس احتمال پر جو مفاسد مرتب ہوسکتے ہیں وہ اس ذلت وہمیہ سے جو اجازت میں سمجھی جاتی ہے کہیں زائد ہیں۔ نیز یہ حکم عام ہے مرد، عورت، اور اندھے سب کے لئے۔

پھر اگر ان گھروں میں تم کو کوئی آدمی معلوم نہ ہو تو بھی اُن گھروں میں نہ جاؤ جب تک کہ تم کو اجازت نہ دی جائے۔ کیونکہ اول تو اس میں آدمی کے ہونے کا احتمال ہے اور اگر یقین ہی ہوجائے کہ اس میں کوئی نہیں تب بھی پرائے گھر میں بے اجازت جانے میں تصرف ہے۔ ملک غیر میں بغیر اس کے اذن کے جو کہ حرام ہے۔ اور اگر اجازت لینے کے وقت تم سے کہدیا جائے کہ اس وقت لوٹ جاؤ تو تم لوٹ آیا کرو یہ بات تمہارے لئے اس سے بہتر ہے کہ وہیں جم جاؤ کیونکہ یہ پوری ذلت اور دوسرے شخص کے قلب پر گرانی ڈالنا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کو تمہارے اعمال کی سب خبر ہے۔ اگر خلاف حکم

کرو گے سزا کے مستحق ہو گے۔ (حدیث شریف میں ہے کہ تین بار پوچھنے پر اجازت نہ ملے تو لوٹ آنا چاہئے)

حفظ ماتقدم کی بہترین تدبیر

قُلْ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ وَيَحْفَظُوْا فُرُوْجَهُمْ ذٰلِكَ اَزْكٰى لَهُمْ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌ بِمَا يَصْنَعُوْنَ ۝ وَقُلْ لِّلْمُؤْمِنٰتِ يَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ وَيَحْفَظْنَ فُرُوْجَهُنَّ وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلٰى جُيُوْبِهِنَّ وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا لِبُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اٰبَآئِهِنَّ اَوْ اٰبَآءِ بُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اَبْنَآئِهِنَّ اَوْ اَبْنَآءِ بُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اِخْوَانِهِنَّ اَوْ بَنِيْٓ اِخْوَانِهِنَّ اَوْ بَنِيْٓ اَخَوٰتِهِنَّ اَوْ نِسَآئِهِنَّ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُنَّ اَوِ التّٰبِعِيْنَ غَيْرِ اُولِى الْاِرْبَةِ مِنَ الرِّجَالِ اَوِ الطِّفْلِ الَّذِيْنَ لَمْ يَظْهَرُوْا عَلٰى عَوْرٰتِ النِّسَآءِ وَلَا يَضْرِبْنَ بِاَرْجُلِهِنَّ لِيُعْلَمَ مَا يُخْفِيْنَ مِنْ زِيْنَتِهِنَّ وَتُوْبُوْٓا اِلَى اللّٰهِ جَمِيْعًا اَيُّهَ الْمُؤْمِنُوْنَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝

آپ مسلمان مردوں سے کہہ دیجئے کہ اپنی نگاہیں نیچی رکھیں یعنی جس عضو کی طرف مطلقاً دیکھنا ناجائز ہے اس کو بالکل نہ دیکھیں اور جس کو فی نفسہٖ دیکھنا جائز ہے مگر شہوت سے جائز نہیں اس کو شہوت سے نہ دیکھیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں یعنی ناجائز محل میں شہوت رانی نہ کریں جس میں زنا اور لواطت سب داخل ہے یہ ان کے لئے زیادہ صفائی کی بات ہے اور اس کے خلاف میں آلودگی ہے زنا یا مقدمہ زنا میں بیشک

اللہ تعالیٰ کو سب خبر ہے۔ جو کچھ یہ لوگ کیا کرتے ہیں پس خلاف کرنے والے سزا الٰہی کے مستحق ہو نگے
اور اسی طرح مسلمان عورتوں سے کہدیجئے کہ وہ بھی اپنی نگاہیں نیچی رکھیں اور
اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں۔ یعنی ناجائز محل میں شہوت رانی نہ کریں۔ جس میں
زنا اور سحاق سب داخل ہے۔ اور اپنی زینت کے مواقع کو ظاہر نہ کریں۔ زینت سے
مراد لباس، وزیورات وغیرہ ہیں۔ اور مواقع سے مراد ہاتھ، پنڈلی، بازو، گردن، سر،
سینہ، کان، وغیرہ ہیں۔ پھر ان کے علاوہ دوسرے اعضاء کا چھپانا تو اور بھی ضروری
ہے حاصل یہ کہ سر سے پاؤں تک تمام بدن اپنا پوشیدہ رکھیں مگر جو اس مواقع زینت
میں سے غالباً کھلا ہی رہتا ہے۔ جس کے چھپانے میں ہر وقت ہرج ہے۔ جیسے وجہ
اور کفین اور قدمیں جو قدرتی طور پر مجمع زینت ہے خصوصاً سر اور سینہ ڈھکنے کا بہت
اہتمام کریں۔ اور اپنے دوپٹے جو سر ڈھانکنے کے لئے موضوع ہیں۔ اپنے سینہ پر
ڈالے رہا کریں۔ گو سینہ قمیص سے ڈھنک جاتا ہے لیکن اگر قمیص میں سامنے سے
گریبان کھلا رہتا ہے اس لئے اس اہتمام کی ضرورت ہوئی یا اپنی زینت کے مواقع
مذکورہ کو کسی پر ظاہر نہ ہونے دیں مگر اپنے شوہروں پر یا اپنے محارم پر یعنی اپنے
باپ پر یا اپنے شوہر کے باپ پر یا اپنے بیٹوں پر یا اپنے شوہر کے بیٹوں پر یا اپنے
حقیقی و علاتی و اخیافی بھائیوں پر نہ کہ چچا زاد، ماموں زاد، وغیرہ پر یا اپنے مذکورہ
بھائیوں کے بیٹوں پر یا اپنی حقیقی و علاتی و اخیافی بہنوں کے بیٹوں پر نہ کہ
چچا زاد، خالہ زاد، بہنوں کی اولاد پر یا اپنی دین کی شریک عورتوں پر کیونکہ کافر عورت
کا حکم مثل اجنبی مرد کے ہے۔ یا ان مردوں پر جو محض کھانے پینے کے واسطے
طفیلی کے طور پر رہتے ہوں۔ اور ان کو حس و حواس نہ ہو۔ یعنی عورتوں کی طرف۔

ذرا توجہ نہ ہو یا ایسے لڑکوں پر جو عورتوں کے پردے کی باتوں سے ابھی واقف نہیں ہوئے پس ان سب کے سامنے وجہ وکفین اور قدمین کے ساتھ زینت کے مواقع مذکورہ کا ظاہر کرنا بھی جائز ہے۔ اور پردہ کا یہاں تک اہتمام رکھیں کہ چلنے میں اپنے پاؤں زور سے نہ رکھیں کہ ان کا مخفی زیور معلوم ہو جائے اور مسلمانو تم سے جو ان احکام میں کوتاہی ہو گئی ہو تو تم سب اللہ تعالیٰ کے سامنے توبہ کرو تاکہ تم فلاح پاؤ۔

نکاح

وَاَنْكِحُوا الْاَيَامٰى مِنْكُمْ وَالصّٰلِحِيْنَ مِنْ عِبَادِكُمْ وَاِمَآئِكُمْ ط جو بے نکاح ہوں خواہ مرد خواہ عورت اور خواہ ابھی نکاح ہی نہ ہوا ہو یا وفات وطلاق سے اب تجرد ہو گیا ہو تم ان کا نکاح کر دیا کرو اور اسی طرح تمھارے غلام اور لونڈیوں میں جو اس نکاح کے لائق ہو یعنی حقوق زوجیت کو ادا کر سکے اس کا بھی نکاح کر دیا کرو اور محض اپنی مصلحت کے خیال سے باوجود غلام لونڈیوں کو ضرورت ہونے کے ان کی اس مصلحت کو فوت مت کیا کرو۔

عباد الرحمٰن

وَعِبَادُ الرَّحْمٰنِ الَّذِيْنَ يَمْشُوْنَ عَلَى الْاَرْضِ هَوْنًا وَّاِذَا خَاطَبَهُمُ الْجٰهِلُوْنَ قَالُوْا سَلٰمًا ہ وَالَّذِيْنَ يَبِيْتُوْنَ لِرَبِّهِمْ سُجَّدًا وَّقِيَامًا ہ وَالَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اصْرِفْ عَنَّا عَذَابَ جَهَنَّمَ صلے اِنَّ عَذَابَهَا كَانَ غَرَامًا ق اِنَّهَا سَآءَتْ مُسْتَقَرًّا وَّمُقَامًا ہ وَالَّذِيْنَ اِذَآ اَنْفَقُوْا لَمْ يُسْرِفُوْا وَلَمْ يَقْتُرُوْا وَكَانَ بَيْنَ ذٰلِكَ قَوَامًا ہ وَالَّذِيْنَ لَا يَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ وَلَا

يقتلون النفس التي حرم الله الا بالحق ولا يزنون ومن يفعل
ذلك يلق اثاما ۝ يضعف له العذاب يوم القيمة ويخلد فيه
مهانا ۝ الا من تاب وامن وعمل صالحا فاولئك يبدل الله
سياتهم حسنت وكان الله غفورا رحيما ۝ ومن تاب وعمل
صالحا فانه يتوب الى الله متابا ۝ والذين لا يشهدون الزور
واذا مروا باللغو مروا كراما ۝ والذين اذا ذكروا بايت ربهم
لم يخروا عليها صما وعميانا ۝ والذين يقولون ربنا هب لنا
من ازواجنا وذريتنا قرة اعين واجعلنا للمتقين اماما ۝
اولئك يجزون الغرفة بما صبروا ويلقون فيها تحية وسلما
خلدين فيها حسنت مستقرا ومقاما ۝ اور حضرت رحمان کے خاص بندے
وہ ہیں جو زمین پر عاجزی کے ساتھ چلتے ہیں مطلب یہ ہے کہ ان کے مزاج میں تواضع
ہے۔ تمام امور میں اور اُسی کا اثر چلنے میں بھی ظاہر ہوتا ہے اور خاص چال کی ہیئت
بیان کرنا مقصود نہیں کیونکہ دماغ داری کے ساتھ نرم رفتاری موجب مدح نہیں اور یہ
تواضع تو ان کا طرز خاص اپنے اعمال میں ہے اور دوسروں کے ساتھ اُن کا طرز یہ ہے
کہ جب اُن سے جہالت والے لوگ جہالت کی بات چیت کرتے ہیں تو وہ رفع شر کی
بات کہتے ہیں مطلب یہ ہے کہ اپنے نفس کے لئے انتقام قولی یا فعلی نہیں لیتے اور جو
خشونت تادیب و اصلاح و سیاست شرعیہ یا اعلاء کلمۃ اللہ کے لئے ہو اُس کی نفی مقصود
نہیں۔ اور جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ اپنا یہ طرز رکھتے ہیں کہ راتوں کو اپنے رب کے آگے
سجدہ اور قیام یعنی نماز میں لگے رہتے ہیں۔ اور جو باوجود ادائے حقوق اللہ و حقوق العباد

اللہ تعالیٰ سے اس قدر ڈرتے ہیں کہ دعا مانگیں کہ اے ہمارے پروردگار ہم سے جہنم کے عذاب کو دور رکھ۔ کیونکہ اس کا عذاب پوری تباہی ہے۔ بیشک وہ جہنم بُرا ٹھکانا اور بُرا مقام ہے۔ یہ تو ان کی حالت طاعات بدنیہ میں ہے اور طاعات مالیہ میں ان کا یہ طریقہ ہے کہ وہ جب خرچ کرنے لگتے ہیں تو نہ فضول خرچی کرتے ہیں کہ معصیت میں صرف کرنے لگیں اور نہ تنگی کرتے ہیں کہ طاعات ضروریہ میں بھی خرچ کی کوتاہی کریں۔ غرض وہ انفاق میں افراط و تفریط دونوں سے مبرا ہیں اور ان کا خرچ کرنا اس افراط و تفریط کے درمیان اعتدال پر ہوتا ہے اور ترک معاصی میں یہ شان رکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی اور معبود کی پرستش نہیں کرتے کہ یہ معصیت متعلق عقائد کے ہے اور جس شخص کے قتل کرنے کو اللہ تعالیٰ نے قواعد شرعیہ کی رُو سے حرام فرمایا ہے اس کو قتل نہیں کرتے ہاں مگر حق پر اور وہ زنا نہیں کرتے کہ یہ قتل و زنا معاصی متعلقہ اعمال میں سے ہیں اور جو شخص ایسے کام کریگا کہ شرک کرے یا شرک کے ساتھ قتل ناحق بھی کرے یا زنا بھی کرے تو سزا سے اُس کو سابقہ پڑے گا کہ قیامت کے روز اُس کا عذاب بڑھتا چلا جائے گا اور وہ اس عذاب میں ہمیشہ ہمیشہ ذلیل و خوار ہو کر رہے گا مگر جو شرک و معاصی سے توبہ کرے اور اسی توبہ کے قبول ہونے کی شرط یہ ہے کہ ایمان بھی لائے اور نیک کام کرتا رہے اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کے گزشتہ گناہوں کو محو کر کے اُن کی جگہ آئندہ نیکیاں عنایت فرمائے گا۔ اور یہ محو سیئات و ثبت حسنات اس لئے ہوا کہ اللہ تعالیٰ غفور ہے اس نے سئیات کو محو کر دیا اور رحیم ہے اس لئے حسنات کو ثبت فرمایا اور جو شخص معصیت سے توبہ کرتا ہے اور نیک کام کرتا ہے یعنی آئندہ معصیت سے بچتا ہے تو وہ بھی عذاب سے بچا رہیگا کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کی طرف خاص طور پر رجوع کر رہا

اور عباد الرحمن میں یہ بات بھی ہے کہ وہ بیہودہ باتوں میں جیسے لہو ولعب خلاف شرع
میں شامل نہیں ہوتے اور اگر اتفاقاً بلا قصد بیہودہ مشغلوں کے پاس ہو کر گذریں تو سنجیدگی
و متانت کے ساتھ گذر جاتے ہیں یعنی نہ اس کی طرف مشغول ہوتے ہیں اور نہ اُن کے
آثار سے عاصیوں کی تحقیر اور اپنا ترفع اور تکبر ظاہر ہوتا ہے اور وہ ایسے ہیں کہ جس وقت
اُن کو اللہ کے احکام کے ذریعہ سے نصیحت کی جاتی ہے تو اُن احکام پر بہرے، اندھے ہو کر
نہیں گرتے بلکہ عقل و فہم کے ساتھ قرآن پر متوجہ ہوتے اور اس کی طرف دوڑتے ہیں
جس کا ثمرہ زیادہ ایمان و عمل بالاحکام ہے۔ اور وہ ایسے ہیں کہ خود جیسے دین کے عاشق
ہیں اسی طرح اپنے اہل و عیال کے لئے بھی اس کے ساعی و داعی ہیں۔ چنانچہ عملی کوشش
کے ساتھ حق تعالیٰ سے بھی دعا کرتے رہتے ہیں کہ اے ہمارے پروردگار ہم کو ہماری بی بیوں
اور ہماری اولاد کی طرف سے آنکھوں کی ٹھنڈک یعنی راحت عطا فرما۔ یعنی ان کو دیندار بنا دے۔
اور ہم کو ہماری اس کی دینداری میں کامیاب فرما۔ کہ اُن کو دینداری کی حالت میں دیکھ کر
راحت اور مسرور ہو اور تو نے ہم کو ہمارے خاندان کا افسر تو بنا یا ہی ہے مگر ہماری دعا ہے کہ
ان سب کو متقی کر کے ہم کو متقیوں کا افسر بنا دے۔ ایسے لوگوں کو بہشت میں رہنے کو بالاخانے
ملیں گے۔ بوجہ ان کے دین و طاعت پر ثابت قدم رہنے کے اور ان کو اسی بہشت میں
فرشتوں کی جانب سے شعار کی دعا اور سلام ملے گا اور اس بہشت میں وہ ہمیشہ ہمیشہ
رہیں گے وہ کیسا اچھا ٹھکانہ اور مقام ہے۔

اہل کتاب کو دوہرا ثواب

اَلَّذِیْنَ اٰتَیْنٰھُمُ الْکِتٰبَ مِنْ قَبْلِهٖ هُمْ بِهٖ یُؤْمِنُوْنَ ۝ وَ
اِذَا یُتْلٰی عَلَیْهِمْ قَالُوْٓا اٰمَنَّا بِهٖٓ اِنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّنَآ اِنَّا كُنَّا

مِنْ قَبْلِهٖ مُسْلِمِيْنَ ۝ اُولٰٓئِكَ يُؤْتَوْنَ اَجْرَهُمْ مَّرَّتَيْنِ بِمَا صَبَرُوْا وَيَدْرَءُوْنَ بِالْحَسَنَةِ السَّيِّئَةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ۝ وَاِذَا سَمِعُوا اللَّغْوَ اَعْرَضُوْا عَنْهُ وَقَالُوْا لَنَآ اَعْمَالُنَا وَلَكُمْ اَعْمَالُكُمْ سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ لَا نَبْتَغِي الْجٰهِلِيْنَ۔ جن لوگوں کو ہم نے قرآن سے پہلے آسمانی کتابیں دی ہیں ان میں جو انصاف والے ہیں وہ اس قرآن پر ایمان لاتے ہیں۔ اور جب قرآن ان کے سامنے پڑھا جاتا ہے تو کہتے ہیں کہ ہم اس پر ایمان لائے بیشک یہ حق ہے جو ہمارے رب کی طرف سے نازل ہوا ہے اور ہم تو اس کے آنے سے پہلے بھی اس کو اپنی کتاب کی بشارت کی بناء پر مانتے تھے اب نزول کے بعد تجدید عہد کرتے ہیں۔ اِن لوگوں کو ان کی پختگی کی وجہ سے کہ پہلی کتاب پر ایمان رکھنے کے ضمن میں بھی قرآن پر ایمان رکھتے تھے۔ اور بعد نزول قرآن کے بھی اس پر قائم رہے اور اس کی تجدید کی دوہرا ثواب ملیگا۔ اور ان کے اعمال واخلاق کا یہ حال ہے کہ وہ لوگ نیکی اور تحمل سے بدی اور ایذاء کا دفعیہ کر دیتے ہیں۔ اور ہم نے جو کچھ ان کو دیا ہے اس میں سے اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں۔ اور جس طرح فعلی ایذاء پر تحمل کرتے ہیں اسی طرح جب کسی سے اپنی نسبت لغو بات سُنتے ہیں۔ جو ایذاء قولی ہے۔ تو اس کو بھی ٹال جاتے ہیں اور سلامت روی کے طور پر کہہ دیتے ہیں کہ ہم کچھ جواب نہیں دیتے۔ ہمارا کیا ہمارے سامنے آئیگا اور تمہارا کیا تمہارے سامنے آئیگا بھائی ہم تم کو سلام کرتے ہیں ہم کو جھگڑے سے معاف رکھو ہم بے سمجھ لوگوں سے الجھنا نہیں چاہتے۔

احسان

وَابْتَغِ فِيْمَآ اٰتٰىكَ اللّٰهُ الدَّارَ الْاٰخِرَةَ وَلَا تَنْسَ نَصِيْبَكَ

مِنَ الدُّنْيَا وَاَحْسِنْ كَمَآ اَحْسَنَ اللّٰهُ اِلَيْكَ وَلَا تَبْغِ الْفَسَادَ فِي الْاَرْضِ
اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْمُفْسِدِيْنَ ٥ اور تجھ کو خدا نے جتنا دیرکھا ہے اس میں عالم آخرت
کی بھی جستجو کیا کر ۔ اور دنیا سے اپنا حصۂ آخرت میں لیجانا فراموش مت کر اور جس طرح
خدا تعالیٰ نے تیرے ساتھ احسان کیا ہے تو بھی بندوں کے ساتھ احسان کیا کر ۔ اور خدا کی
نافرمانی اور حقوق واجبہ ضائع کر کے دنیا میں فساد کا خواہاں مت ہو ۔ بیشک اللہ تعالیٰ
اہل فساد کو پسند نہیں کرتا ۔

عبرت

اَوَلَمْ يَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَيَنْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ
الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۭ كَانُوْٓا اَشَدَّ مِنْهُمْ قُوَّةً وَّاَثَارُوا الْاَرْضَ
وَعَمَرُوْهَآ اَكْثَرَ مِمَّا عَمَرُوْهَا وَجَاۗءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ ۭ
فَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيَظْلِمَهُمْ وَلٰكِنْ كَانُوْٓا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ٥ ثُمَّ
كَانَ عَاقِبَةَ الَّذِيْنَ اَسَاۗءُوا السُّوْۗآٰى اَنْ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَ
كَانُوْا بِهَا يَسْتَهْزِءُوْنَ ٥ کیا یہ لوگ کبھی گھر سے نہیں نکلے اور زمین میں چلے پھرے
نہیں جس میں دیکھتے بھالتے کہ جو منکر لوگ ان سے پہلے ہو گذرے ہیں ۔ ان کا آخری
انجام کیا ہوا ۔ کیفیت ان کی یہ تھی کہ وہ ان سے قوت میں بھی بڑھے ہوئے تھے اور
انھوں نے زمین کو بھی ان سے زیادہ بویا جوتا تھا اور جتنا انھوں نے سامان اور مکان سے
اس کو آباد کر رکھا تھا اس سے زیادہ انھوں نے اس کو آباد کیا تھا اور ان کے پاس بھی ان
کے پیغمبر معجزے لیکر آئے تھے جن کو انھوں نے نہیں مانا ۔ اور عذاب سے ہلاک ہوئے
جن کی ہلاکت کے آثار ان کے دیار سے نمودار ہیں ۔ سو اس ہلاکت میں خدا تعالےٰ نے

ایسا نہ تھا کہ اُن پر ظلم کرتا۔ لیکن وہ تو خود ہی اپنی جانوں پر ظلم کر رہے تھے کہ رسولوں کا انکار کر کے ہلاکت کے مستحق ہوئے یہ تو ان کی حالت دنیا میں ہوئی اور پھر آخرت میں ایسے لوگوں کا انجام جنہوں نے ایسا بُرا کام کیا تھا بڑا ہی ہوا محض اس وجہ سے کہ انھوں نے اللہ تعالیٰ کی آیتوں کا یعنی احکام و اخبار کو جھٹلایا تھا اور تکذیب سے بڑھ کر یہ کہ اُن کی ہنسی اڑاتے تھے وہ انجام سزا ہے دوزخ ہے۔

حضرت لقمان کی طرف سے بیٹے کو اخلاقی تعلیم

وَلَقَدْ اٰتَيْنَا لُقْمٰنَ الْحِكْمَةَ اَنِ اشْكُرْ لِلّٰهِ ؕ وَمَنْ يَّشْكُرْ فَاِنَّمَا يَشْكُرُ لِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ كَفَرَ فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ حَمِيْدٌ ۝ وَاِذْ قَالَ لُقْمٰنُ لِابْنِهٖ وَهُوَ يَعِظُهٗ يٰبُنَيَّ لَا تُشْرِكْ بِاللّٰهِ ؕ اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيْمٌ ۝ وَوَصَّيْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ ۚ حَمَلَتْهُ اُمُّهٗ وَهْنًا عَلٰى وَهْنٍ وَّفِصٰلُهٗ فِيْ عَامَيْنِ اَنِ اشْكُرْ لِيْ وَلِوَالِدَيْكَ ؕ اِلَيَّ الْمَصِيْرُ ۝ وَاِنْ جَاهَدٰكَ عَلٰى اَنْ تُشْرِكَ بِيْ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ فَلَا تُطِعْهُمَا وَصَاحِبْهُمَا فِي الدُّنْيَا مَعْرُوْفًا ۫ وَّاتَّبِعْ سَبِيْلَ مَنْ اَنَابَ اِلَيَّ ۚ ثُمَّ اِلَيَّ مَرْجِعُكُمْ فَاُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝ يٰبُنَيَّ اِنَّهَاۤ اِنْ تَكُ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ فَتَكُنْ فِيْ صَخْرَةٍ اَوْ فِي السَّمٰوٰتِ اَوْ فِي الْاَرْضِ يَاْتِ بِهَا اللّٰهُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَطِيْفٌ خَبِيْرٌ ۝ يٰبُنَيَّ اَقِمِ الصَّلٰوةَ وَاْمُرْ بِالْمَعْرُوْفِ وَانْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَاصْبِرْ عَلٰى مَاۤ اَصَابَكَ ؕ اِنَّ ذٰلِكَ مِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ ۝ وَلَا تُصَعِّرْ خَدَّكَ لِلنَّاسِ وَلَا تَمْشِ فِي الْاَرْضِ

مَرَحًا ؕ اِنَّ اللّٰہَ لَا یُحِبُّ کُلَّ مُخْتَالٍ فَخُوْرٍ ۚ وَاقْصِدْ فِیْ مَشْیِکَ وَاغْضُضْ مِنْ صَوْتِکَ ؕ اِنَّ اَنْکَرَ الْاَصْوَاتِ لَصَوْتُ الْحَمِیْرِ ۠

اور ہم نے لقمان کو دانشمندی جس کی حقیقت علم مع العمل ہے۔ عطا فرمائی۔ اور ساتھ ہی یہ حکم دیا کہ سب نعمتوں پر عموماً اور اس نعمت حکمت پر کہ افضل النعم ہے خصوصاً اللہ تعالیٰ کا شکر کرتے رہو اور جو شخص شکر کرے گا وہ اپنے ذاتی نفع کے لئے شکر کرتا ہے یعنی اسکا نفع یہ ہے کہ اس سے نعمت میں ترقی ہوتی ہے۔ اور جو ناشکری کریگا تو اپنا ہی نقصان کرے گا کیونکہ اللہ تعالیٰ تو بے نیاز اور سب خوبیوں والا ہے۔

لقمان نے اپنے بیٹے کو نصیحت کرتے ہوئے کہا کہ بیٹا خدا کے ساتھ کسی کو شریک مت ٹھہرانا بیشک شرک کرنا بڑا بھاری ظلم ہے۔ (درمیان قصہ کے تاکید امر توحید کیلئے حق تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ ہم نے انسان کو اُس کے ماں باپ کے متعلق تاکید کی ہے کہ اُن کی اطاعت و خدمت کرے۔ کیونکہ انھوں نے اس کے لئے بڑی مشقتیں جھیلی ہیں۔ بالخصوص ماں نے۔ چنانچہ اسکی ماں نے ضعف پر ضعف اُٹھا کر اُس کو پیٹ میں رکھا کیونکہ جوں جوں حمل بڑھتا جاتا ہے حاملہ کا ضعف بڑھتا جاتا ہے۔ اور پھر دو برس میں اُس کا دودھ چھوٹتا ہے۔ اِن دنوں میں بھی وہ ہر طرح کی خدمت کرتی ہے۔ اِسی طرح اپنی حالت کے موافق باپ بھی مشقت اٹھاتا ہے۔

اسلئے ہمنے اپنی حقوق کیساتھ ماں باپ کے بھی حقوق ادا کرنے کا حکم فرمایا۔ چنانچہ یہ ارشاد کیا کہ تو میری اور اپنے ماں باپ کی شکرگزاری کیا کر۔ حق تعالیٰ کی شکرگزاری تو عبادت و طاعت حقیقیہ کے ساتھ اور ماں باپ کی خدمت و ادائی حقوق شرعیہ کے ساتھ کیونکہ میری ہی طرف سب کو لوٹ کر آنا ہے۔ اُس وقت میں اعمال کی جزا و سزا دوں گا۔ اِسلئے

احکام کی بجا آوری ضروری ہے اور باوجودیکہ ماں باپ کا اتنا بڑا حق ہے جیسا ابھی معلوم ہوا لیکن امر توحید ایسا عظیم الشان ہے کہ اگر تجھ پر ماں باپ دونوں بھی اس بات کا زور ڈالیں کہ تو میرے ساتھ ایسی چیز کو شریک ٹھہرائے جس کے شریک الوہیت ہونے کی تیرے پاس کوئی دلیل اور سند نہ ہو اور اگر وہ کسی چیز کو بھی شریک الوہیت ٹھہرانے کا تجھ پر زور دیں تو تو اُن کا کہنا نہ ماننا اور ہاں یہ ضرور ہے کہ دنیا کے حوائج و معاملات جیسے انفاق و خدمت وغیرہ میں اُن کے ساتھ خوبی کے ساتھ بسر کرنا اور دین کے بارے میں صرف اُس شخص کی راہ پر چلنا جو میری طرف رجوع ہو یعنی میرے احکام کا معتقد اور مائل ہو۔ پھر تم سب کو میرے پاس آنا ہے۔ پھر آنے کے وقت میں تم کو جتلا دوں گا جو جو کچھ تم کرتے تھے اس لئے کسی امر میں میرے حکم کے خلاف مت کرو۔ (یہاں سے پھر قصہ شروع ہوتا ہے) لقمان نے اپنے بیٹے کو اور نصیحتیں بھی کیں۔ چنانچہ توحید و عقائد کے بارے میں یہ بھی نصیحت کی کہ بیٹا حق تعالیٰ کا علم اور قدرت اس درجہ ہے کہ اگر کسی کا کوئی عمل کیسا ہی مخفی ہو مثلاً فرض کرو کہ وہ رائی کے دانہ کے برابر مقدار میں ہو اور پھر فرض کرو کہ وہ کسی پتھر کے اندر چھپا رکھا ہو یا وہ آسمان کے اندر ہو یا وہ زمین کے اندر تب بھی قیامت کے دن حساب کے وقت اُس کو اللہ تعالیٰ حاضر کر دے گا۔ بیشک اللہ تعالیٰ بڑا باریک بین اور باخبر ہے۔ اور اعمال کے باب میں یہ نصیحت کی کہ بیٹا نماز پڑھا کرو۔ بعد تصحیح عقائد کے اعلیٰ درجہ کا عمل ہے اور جیسا تصحیح عقائد و اعمال سے اپنی تکمیل کی ہے۔ اسی طرح دوسروں کی تکمیل کی بھی کوشش کرنی چاہئے پس لوگوں کو اچھے کاموں کی نصیحت کیا کر اور بُرے کاموں سے منع کیا کر اور اس امر بالمعروف و نہی عن المنکر میں بالخصوص اور ہر حالت میں بالعموم تجھ پر جو مصیبت واقع ہو اس پر صبر کیا کر کہ یہ صبر کرنا ہمت کے کاموں میں سے ہے اور اخلاق و عادات سے

بارے میں یہ نصیحت کی کہ بیٹا لوگوں سے اپنا رُخ مت پھیر۔ اور زمین پر اترا کر مت چل۔ بیشک اللہ تعالیٰ کسی تکبر کرنے والے، فخر کرنے والے کو پسند نہیں کرتا۔ اور اپنی رفتار میں اعتدال اختیار کر اور بولنے میں اپنی آواز کو پست کر بیشک آوازوں میں سب سے بُری آواز گدھوں کی آواز ہوتی ہے تو آدمی ہو کر گدھوں کی طرح چیخنا چلانا کیا مناسب ہے۔

راستی کی بات

یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَ قُوْلُوْا قَوْلًا سَدِیْدًاۙ یُّصْلِحْ لَكُمْ اَعْمَالَكُمْ وَ یَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْؕ وَ مَنْ یُّطِعِ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِیْمًا○ اے ایمان والو اللہ سے ڈرو یعنی ہر امر میں اس کی اطاعت کرو اور بالخصوص کلام کرنے میں اس کی بہت رعایت رکھو کہ جب بات کرنا ہو تو راستی کی بات کہو جس میں اعتدال اور اعتدال سے تجاوز نہ ہو۔ اللہ تعالیٰ اس کے صلہ میں تمھارے اعمال کو قبول کرے گا۔ اور تمھارے گناہ معاف کردے گا۔ اور یہ ثمرات مذکورہ اطاعت پر ہیں اور اطاعت وہ چیز ہے کہ جو شخص اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کریگا سو وہ بڑی کامیابی کو پہنچے گا۔

نیکی کا نیک صلہ

لِلَّذِیْنَ اَحْسَنُوْا فِیْ هٰذِهِ الدُّنْیَا حَسَنَةٌؕ وَ اَرْضُ اللّٰهِ وَاسِعَةٌ○

جو لوگ اس دنیا میں نیکی کرتے ہیں ان کے لئے نیک صلہ ہے۔ اگر وطن میں کوئی نیکی کرنے سے مانع ہو تو ہجرت کرکے دوسری جگہ چلے جاؤ کیونکہ اللہ کی زمین فراخ ہے۔

صدق

وَ الَّذِیْ جَآءَ بِالصِّدْقِ وَ صَدَّقَ بِهٖۤ اُولٰٓىٕكَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ○

لَهُمْ مَّا يَشَاءُوْنَ عِنْدَ رَبِّهِمْ ؕ ذٰلِكَ جَزَآءُ الْمُحْسِنِيْنَ ۝ جو لوگ سچی بات لے کر آئے اور خود بھی اُس کو سچ جانا تو یہ لوگ پرہیزگار ہیں۔ اِن کا فیصلہ یہ ہوگا کہ یہ جو کچھ چاہیں گے اِن کے لئے ان کے پروردگار کے پاس سب کچھ ہے یہ صلہ ہے نیک کاروں کا۔

صاحب نصیب

وَلَا تَسْتَوِى الْحَسَنَةُ وَلَا السَّيِّئَةُ ؕ اِدْفَعْ بِالَّتِىْ هِىَ اَحْسَنُ فَاِذَا الَّذِىْ بَيْنَكَ وَبَيْنَهٗ عَدَاوَةٌ كَاَنَّهٗ وَلِىٌّ حَمِيْمٌ وَمَا يُلَقّٰهَآ اِلَّا الَّذِيْنَ صَبَرُوْا وَمَا يُلَقّٰهَآ اِلَّا ذُوْ حَظٍّ عَظِيْمٍ ۝

نیکی اور بدی برابر نہیں ہوتی بلکہ ہر ایک کا اثر جدا ہے جب یہ بات محقق ہو گئی تو اب آپ نیک برتاؤ سے بدی کو ٹال دیا کیجئے۔ پھر یکایک دیکھ لینا کہ آپ میں اور جس شخص میں عداوت تھی وہ ایسا ہو جائے گا جیسا کوئی دلی دوست ہوتا ہے۔ یعنی بدی کی مکافات بدی سے کرنے میں تو عداوت بڑھتی ہے اور نیکی کرنے سے بشرط سلامت طبع عدو کی عداوت گھٹتی ہے حتیٰ کہ اکثر بالکل عداوت جاتی رہتی ہے اور اس امر میں دوست کے مشابہ ہو جاتا ہے۔ گو دل سے دوست نہ ہو۔ اور یہ بات اُن ہی لوگوں کو نصیب ہوتی ہے جو اخلاق کے اعتبار سے بڑے مستقل مزاج ہیں اور یہ بات اسی کو نصیب ہوتی ہے جو ثواب کے اعتبار سے بڑا صاحب نصیب ہے۔

اصلاح

وَجَزٰٓؤُا سَيِّئَةٍ سَيِّئَةٌ مِّثْلُهَا ج فَمَنْ عَفَا وَاَصْلَحَ فَاَجْرُهٗ عَلَى اللّٰهِ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الظّٰلِمِيْنَ ۝ وَلَمَنِ انْتَصَرَ بَعْدَ ظُلْمِهٖ فَاُولٰٓئِكَ

مَا عَلَیْھِمْ مِّنْ سَبِیْلٍ ۝ اِنَّمَا السَّبِیْلُ عَلَی الَّذِیْنَ یَظْلِمُوْنَ النَّاسَ وَیَبْغُوْنَ فِی الْاَرْضِ بِغَیْرِ الْحَقِّ ط اُولٰٓئِکَ لَھُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ ۝ وَلَمَنْ صَبَرَ وَغَفَرَ اِنَّ ذٰلِکَ لَمِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ ۝ برائی کا بدلہ برائی ہے بشرطیکہ وہ فعل فی نفسہٖ معصیت نہ ہو پھر بعد اجازت انتقام کے جو شخص معاف کردے اور باہمی معاملہ کی اصلاح کرلے جس سے عداوت جاتی رہے اور دوستی ہوجائے کہ یہ دوستی سے بھی بڑھ کر ہے۔ تو اس کا ثواب حسب وعدہ اللہ کے ذمّہ ہے اور جو بدلہ لینے میں زیادتی کرنے لگے۔ تو یہ سُن رکھے کہ واقعی اللہ تعالیٰ ظالموں کو پسند نہیں کرتا اور جو زیادتی نہ کرے۔ بلکہ اپنے اُوپر ظلم ہوچکنے کے بعد برابر کا بدلہ لے لے۔ تو ایسے لوگوں پر کوئی الزام نہیں۔ الزام صرف اُن لوگوں پر ہے جو لوگوں پر ظلم کرتے ہیں خواہ ابتدائً یا انتقام کے وقت اور ناحق دنیا میں سرکشی اور تکبر کرتے پھرتے ہیں۔ اور یہی کبر سبب ظلم کا ہوجاتا ہے ایسوں کے لئے دردناک عذاب مقرر ہے اور جو شخص دوسرے کے ظلم پر صبر کرے اور معاف کردے تو یہ البتہ بڑے ہمت کے کاموں میں سے ہے یعنی ایسا کرنا بہتر ہے اور اولوالعزمی ہے۔

عیسائی اور ہنود کیلئے ایک کتاب

ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ فِيْهِ ۛ یہ وہ کتاب ہے جس میں کوئی شبہ نہیں۔

یہ قرآن بے شک و شبہ وہی کتاب ہے جس کی اس سے پہلی کتابوں میں بھیجے جانے کی اطلاع دی گئی تھی اور حقیقت میں یہ وہ کتاب ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے اس لئے نازل فرمایا ہے کہ اس کے اندر جو کچھ ہے وہی حق ہے۔

دعوٰے

وَاِنْ كُنْتُمْ فِيْ رَيْبٍ مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلٰى عَبْدِنَا فَاْتُوْا بِسُوْرَةٍ مِّنْ مِّثْلِهٖ ۠ وَادْعُوْا شُهَدَآءَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا وَلَنْ تَفْعَلُوْا فَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِيْ وَقُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ ۚ

اور اگر تمہیں اس کتاب کے آخری آسمانی پیغام ہونے میں شک ہے جس کو ہم نے اپنے بندۂ خاص کے ذریعے تم لوگوں کے لئے نازل کیا ہے تو اچھا پھر تم ایک محدود ٹکڑا جو اس کا ہم پلہ ہو بنا لاؤ۔ اور خدا کے سوا اپنی مدد کے لئے اس کام میں اپنی حمایتوں کی مدد بھی حاصل

غور کرو

اَفَلَا يَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْاٰنَ ۭ وَلَوْ كَانَ مِنْ عِنْدِ غَيْرِ اللّٰهِ لَوَجَدُوْا فِيْهِ اخْتِلَافًا كَثِيْرًا ۔ قرآن میں یہ لوگ غور نہیں کرتے۔ اگر یہ اللہ کے سوا کسی اور کی طرف سے ہوتا تو اس میں بکثرت اختلاف پائے جاتے

جمیع آسمانی کتابوں کی تصدیق کرنیوالی کتاب

وَاَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ الْكِتٰبِ

وَمُهَيْمِنًا عَلَيْهِ اور ہم نے یہ کتاب آپ کے پاس بھیجی ہے جو خود بھی سچائی کے موصوف ہے اور اس سے پہلے کی جو کتابیں ہیں اُن کی بھی تصدیق کرتی ہے۔ اور کتابوں کی حقیقی تعلیمات کی محافظ بھی ہے۔

قرآن انسانی دستبرد سے محفوظ

اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ ہم نے قرآن کو نازل کیا ہے اور ہم

قرآن نوع انسان کے ہر فرد کیلئے ہے

اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِيْنَ لِمَنْ شَآءَ مِنْكُمْ اَنْ يَّسْتَقِيْمَ

قرآن سارے عالم کے لئے ایک بڑا نصیحت نامہ ہے ایسے شخص کے لئے جو تم میں سے سیدھا چلے

قولِ فیصل

اِنَّهٗ لَقَوْلٌ فَصْلٌ وَّمَا هُوَ بِالْهَزْلِ بیشک یہ قرآن حق و باطل فیصلہ کر دینے والی کتاب ہے اور کوئی بیکار چیز نہیں۔

قرآن کے نازل ہونے کی غرض

اِنَّآ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ لِتَحْكُمَ بَيْنَ النَّاسِ بِمَآ اَرٰىكَ اللّٰهُ

بیشک ہم نے قرآن کو آپ کے پاس واقع کے مطابق بھیجا ہے تاکہ آپ انسان کے درمیان اس کے مطابق مقدمات کا فیصلہ کریں جو کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو بتلا دیا ہے۔

قرآن عربی زبان میں کیوں نازل ہوا

اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ قُرْءٰنًا عَرَبِيًّا لَّعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ بے شک ہم نے قرآن کو عربی زبان میں اس لئے نازل کیا ہے تاکہ تم سمجھو۔

چونکہ قرآن انسانی دستبرد سے قیامت تک کے لئے محفوظ ہے۔ اس لئے عربی زبان بھی

زندۂ جاوید بن گئی ہے۔ اس کے علاوہ عربی زبان ایک مکمل زبان بھی ہے۔ نیز اس کے اندر دنیا کی مشترکہ زبان بننے کی صلاحیت بھی موجود ہے۔ اس سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ خدا کے آخری پیغام کی حامل عربی زبان ہی ہوسکتی تھی جس سے خدا کے احکام اچھی طرح

تفقہ

قَدْ فَصَّلْنَا الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّفْقَهُوْنَ ٥ بیشک ہم نے قرآن مجید میں خوب صاف صاف دلائل بیان کردیے ہیں۔ اُن لوگوں کے لئے جو سمجھ بوجھ رکھتے ہیں۔

تفکر

لَوْ اَنْزَلْنَا هٰذَا الْقُرْاٰنَ عَلٰى جَبَلٍ لَّرَاَيْتَهٗ خَاشِعًا مُّتَصَدِّعًا مِّنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ ۭ وَتِلْكَ الْاَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ ٥

اگر ہم اس قرآن کو کسی پہاڑ پر نازل کرتے تو اے انسان تو دیکھتا کہ خدا کے خوف سے دب جاتا اور پھٹ جاتا اور ان مضامین عجیبہ کو ہم لوگوں کے لئے بیان کرتے ہیں تاکہ وہ سوچیں

تعقل

هٰذَا بَلٰغٌ لِّلنَّاسِ وَلِيُنْذَرُوْا بِهٖ وَلِيَعْلَمُوْٓا اَنَّمَا هُوَ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ وَّلِيَذَّكَّرَ اُولُوا الْاَلْبَابِ ۝ یہ لوگوں کے لئے احکام پہنچانا ہے اور تاکہ اس کے ذریعہ سے ڈرائے جائیں اور تاکہ اس بات کا یقین کرلیں کہ وہی ایک معبودِ برحق ہے۔ اور تاکہ دانشمند لوگ نصیحت حاصل کریں

ظلمت و نور

الٓرٰ ۣ كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ اِلَيْكَ لِتُخْرِجَ النَّاسَ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ

یہ ایک کتاب ہے جس کو ہم نے آپ پر نازل فرمایا ہے تاکہ آپ لوگوں کو اُنکے پروردگار کے حکم سے تاریکیوں سے

اطمینانِ قلب والی چیز

أَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ ۝ خوب سمجھ لو کہ قرآن ہی سے دلوں کا اطمینان ہوتا ہے۔

بصائر

قَدْ جَآءَكُمْ بَصَآئِرُ مِنْ رَّبِّكُمْ ۚ فَمَنْ أَبْصَرَ فَلِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ عَمِيَ فَعَلَيْهَا ۝ اب بلاشبہ تمہارے پاس تمہارے رب کی جانب سے حق بینی کے ذرائع پہنچ چکے ہیں، سو جو شخص بصیرت پیدا کر لیگا وہ اپنا فائدہ کریگا اور جو شخص اندھا رہیگا وہ اپنا [illegible]

تاکہ تم پر اللہ کی رحمت ہو

وَهٰذَا كِتٰبٌ أَنْزَلْنٰهُ مُبٰرَكٌ فَاتَّبِعُوْهُ وَاتَّقُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ۝

اور یہ ایک کتاب ہے جس کو ہم نے بھیجا بڑی خیر و برکت والی سو اس کے حکموں پر چلو اور اس کی خلاف ورزی سے ڈرو تاکہ تم پر اللہ کی رحمت ہو۔

شفاء

يٰٓأَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَتْكُمْ مَّوْعِظَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَشِفَآءٌ لِّمَا فِي الصُّدُوْرِ ۙ وَهُدًى وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ۝ اے لوگو تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے ایک ایسی چیز آئی ہے جو نصیحت ہے اور دلوں میں جو روگ ہیں ان کے لئے شفا ہے اور رحمت ہے ایمان [illegible]

موصل الی المطلوب

إِنَّ الَّذِيْ فَرَضَ عَلَيْكَ الْقُرْاٰنَ لَرَآدُّكَ إِلٰى مَعَادٍ ۝ بیشک جس خدا نے آپ پر قرآن کو فرض کیا ہے وہ آپ کو اس کے ذریعہ سے منزل مقصود تک پہنچا دے گا۔

آخری چیز

فَبِأَيِّ حَدِيْثٍ بَعْدَهٗ يُؤْمِنُوْنَ ۝ پھر قرآن کے بعد کون سی بات پر یہ لوگ ایمان لائیں گے۔

ابو محمد مصلح

قرآن مجید کی تعلیم کا نیا طریقہ

اگر مسلمان اپنی آئندہ نسل کی بہتری کے خواہاں ہیں تو اُن کا فرض ہے کہ اپنی آنیوالی نسل کی حالت کو بہتر بناویں۔ میں مسلمانانِ عالم سے کہونگا کہ خدارا وہ اپنی اپنی اولاد کو وہ چیز دیں جس کا نام قرآن ہے۔ وہ اس کو کائنات کی دولت سمجھیں، وہ اس کو خدائی طاقت خیال کریں اور وہ اس کو دین دنیا کی بادشاہت تصور کریں۔

قرآن مجید اصل دین ہے، قرآن مجید اتحاد عالم کا حامی ہے۔ قرآن مجید پستی سے اٹھا کر ترقی کے بام پر پہنچا دینے کا ضامن ہے۔

قرآن مجید زندگی ہے، قرآن مجید حیات ہے، قرآن مجید خدا کا آخری پیغام ہے۔ اس لئے عموماً ہر انسان کی اور خصوصاً ہر مسلمان کی زندگی کا دستور العمل ہے۔

آفتاب قرآن نے طلوع ہو کر صحرائے عرب کے ذرہ ذرہ کو روشن کر دیا تھا اور تاریخ شاہد ہے کہ دنیا کی بدترین قوم کو اعلیٰ ترین بنا دیا تھا۔ پس آج بھی جبتک قرآن کا چراغ دوبارہ روشن نہ ہوگا تاریکی دور نہ ہوگی۔ مسلمانوں نے قرآن کو چھوڑ دیا ہے اس لئے انکو خدا نے چھوڑ دیا ہے اور پھر جبتک قرآن مجید کو اختیار نہیں کرتے آسمانی تائید حاصل نہیں ہوتی۔

میں کتاب کے تاجروں سے، مذہبی اداروں سے اور قوم کی ہر مخیر ہستی سے درخواست کرتا ہوں کہ اس قسم کی تفسیر کو کثرت سے بطور ہدیہ کے لیکر ہر گھر ہر مدرسہ ہر مسجد اور ملک کے ہر گوشے میں پہنچا دیں۔

یہ پارہ عم کی تفسیر بچوں کیلئے لکھی گئی ہے۔ مگر نوجوان اور بوڑھوں کے فائدے کی بھی ہے۔ اس میں قرآن مجید کی تعلیم کا نیا طریقہ بتایا گیا ہے جس سے چار یا پانچ برس کے بچے اور بچیاں بھی قرآن مجید کو معنی و مطلب کے ساتھ یاد کر سکینگے۔ اس میں روزہ نماز حج زکوٰۃ اور قربانی وغیرہ کے ارکان اور مسائل بھی بیان کر دیئے گئے ہیں جو اس قسم کی دوسری کتابوں سے بے نیاز کر دیتے ہیں۔

اس کے اندر ایک مبسوط مقدمہ بھی ہے جو پڑھنے والے کو قرآنی علم و عمل پر آمادہ کر دینے کیلئے تیار ہے۔ بچوں کی تفسیر ایکسو اٹھائیس (۱۲۸) صفحات پر مشتمل ہے اور مجلد ہے۔ اس کا ہدیہ ایکروپیہ ہے۔ یہ اس لائق ہے کہ ہر مسلمان کے ہاتھ میں ہو۔

میری التجا ہے کہ تمام بزرگ برتر بچوں کی تفسیر کو قبول عام عطا فرمائیں، اور مسلمانوں کی آئندہ نسل علمدار قرآن ہو کر روئے زمین پر حکومت الٰہی، عبدیت الٰہی اور محبت الٰہی کا دور دورہ کرے۔ آمین۔

ابو محمد مصلح

مطبوعہ اعظم اسٹیم پریس

دفتر قرانی تحریک حیدرآباد دکن